اسلام اور عورت

مولانا محمود الرشید حدوٹی
استاذ جامعہ اشرفیہ لاہور

مرکز تحقیق و تصنیف، جامعہ اشرفیہ مسلم ٹاؤن، فیروز پور روڈ، لاہور

اسلام اور عورت

مولانا محمود الرشید حدوٹی
استاذ جامعہ اشرفیہ لاہور
مدیر اعلیٰ ماہنامہ آب حیات لاہور

رابطہ: مرکز تحقیق وتصنیف جامعہ اشرفیہ مسلم ٹاؤن لاہور

marfat.com

جملہ حقوق محفوظ ہیں

☆☆☆

نام کتاب	اسلام اور عورت
مولف	مولانا محمود الرشید حدوٹی
اشاعت اول	۲۰۰۰ء
اشاعت دوم	۲۰۰۱ء
تعداد	پانچ سو
ناشر	مرکز تحقیق وتصنیف، لاہور
قیمت	70 روپے

رابطہ: مرکز تحقیق وتصنیف جامعہ اشرفیہ مسلم ٹاؤن لاہور
علم وعرفان پبلشر، لوتھر سٹریٹ، اردو بازار لاہور

marfat.com

فہرست مضامین

عنوان	صفحہ
اسلام کا عورتوں پر احسان	۶
جین مذہب	۷
عورت اور مسیحیت کا تخیل	۷
کرائی سر سسٹم کا نظریہ	۷
ویدک دھرم اور عورت	۸
اہل یونان اور عورت کا مقام	۸
اہل روما اور عورت	۹
فرانسیسی قانون اور عورت	۹
انگلستان کی آزادی اور عورت	۱۰
اسپارٹ کی مخلوق اور عورت	۱۰
ایران اور عورت	۱۱
ہندوستان سماج میں عورت	۱۳
حمورابی کی شریعت اور عورت	۱۴
اہل مصر اور عورت	۱۵
بدھ مت اور عورت	۱۵
چینی مذہب اور عورت	۱۶
جاہلی زمانہ میں عورت کا مقام	۱۶
عرب اور عورت	۱۷
لیبیا اور عورت	۱۷
افغانستان اور عورت	۱۷
پاکستان اور عورت	۱۸
کشمیر اور عورت	۱۹

عنوان	صفحہ
مختلف طبقات میں عورت	۱۹
رومن کیتھولک اور عورت	۲۰
اسلام کا خواتین سے سلوک	۲۰
عورت اسلام اور دیگر مذاہب	۲۵
جز و انسان	۲۶
عورت رب تعالیٰ کی نظر میں	۲۶
عورت کے حقوق	۲۹
عورت اور میراث	۲۹
عورت اور حق مہر	۳۰
عورت باعث سکون	۳۰
عورتوں کی کفالت مرد کے ذمہ	۳۱
عورت اور تبرج جاہلیت	۳۳
عورت اور حکم جلباب	۳۳
عورت کی بیعت	۳۳
مرد اور عورت کی فضیلت	۳۴
عورتوں سے حسن سلوک	۳۴
عورت رسول اللہ ﷺ کی نظر میں	۳۵
عورت و مرد کی مساوات	۳۵
عورت اور بہتری کا سبق	۳۶
عورت اور اجازت نکاح	۳۷
عورت کا زبردستی نکاح	۳۷
عورت اور امان	۳۷
عورت اور تعلیم و تربیت	۳۸

marfat.com

عنوان	صفحہ
عورت کی جواب دہی	۳۸
عورت اور نقصان دین	۳۸
عورت اور متاع خیر	۳۹
عورت کا حق	۳۹
رسم بد کا خاتمہ	۳۹
عورت اور خوشبو	۴۰
عورت کے ساتھ نرمی	۴۰
عورت کا دل	۴۰
عورت آبگینہ	۴۰
عورت اور جنت	۴۰
عورت اور دوزخ	۴۱
عورت اور اس کی آنکھ	۴۱
عورت اور خدمت شوہر	۴۱
عورت اور خوبصورتی	۴۱
عورت درجہ شہادت پر	۴۲

عنوان	صفحہ
عورت اور مہربانی خداوندی	۴۲
عورت اور اس کا کام	۴۲
عورت اور حضورؐ کو خوشی	۴۲
ایک عورت کی وفات	۴۲
عورت کے بارہ میں	۴۳
عورت اور حضورؐ کی سفارش	۴۳
عورت جنت، دوزخ	۴۳
عورت اور ثواب	۴۳
عورت اور شوہر کی رضا	۴۴
عورت اور مشابہت رجال	۴۵
عورت اور سربراہی	۴۵
عورت اور کسب معاش	۴۶
لڑکی کی پرورش	۴۶
عورت بحیثیت ماں	۴۶

marfat.com

نگاہ اوّلین

الحمد للّٰہ و الصلوۃ و السلام علی رسول اللّٰہ

اسلام نے عورت کو وہ مقام دیا جس کا دوسرے مذاہب میں تصور بھی نہیں کیا جا سکتا، قرآن وسنت کی نورانی تعلیمات کا مطالعہ بھی کیا جائے اور دوسرے مذاہب کا بھی بغور جائزہ لیا جائے تو انسان کو اندازہ ہوتا ہے کہ اسلام نے عورتوں کے ساتھ جس حُسن سلوک کا درس دیا دوسرے مذاہب اس سے قاصر ہیں، اسلام کی آمد سے پہلے بچیوں کو زندہ درگور کرنے کے بھیانک اور رُلا دینے والے واقعات تاریخ کے سینہ میں آج بھی موجود ہیں، جن سے پتہ چلتا ہے کہ عورت کا معاشرہ میں کیا مقام تھا، اور اسے کس نگاہ سے دیکھا جاتا تھا۔

عصر حاضر میں یہود و نصاریٰ کی تگ و تاز سے عورت کو ایک کھلونا بنا کر پیش کیا جارہا ہے، ٹی وی اور اخباری اشتہارات میں اس کو نمایاں کیا جارہا ہے۔ جو صنف نازک کی توہین ہے، راقم الحروف نے کافی عرصہ پہلے چند مضامین لکھے تھے، جن میں یہود و نصاریٰ کی اس حرکت پر کاری ضرب لگائی تھی، ارادہ تھا کہ ان کو کتابی شکل میں شائع کیا جائے گا، لیکن حالات کی ناسازگاری نے یہ کام نہ کرنے دیا، اب سوچ نے پھر انگڑائی لی کہ کسی نہ کسی طرح چاروناچار ان مضامین کو منظر عام پر لایا جائے، اللہ تعالیٰ نے ہماری دستگیری کی تو ان کو زیور طباعت سے آراستہ کیا جارہا ہے۔

مسلمان بہنوں سے اپیل کروں گا کہ وہ ناچیز کے ان مضامین کا بغور مطالعہ کریں اور سوچیں کہ وہ کس طرح معاشرہ میں اسلامی تعلیمات کے مطابق زندگی بسر کریں اور دوسری بہنوں کو اس سمت لائیں۔ اللہ تعالیٰ آسانی فرمائے۔

محمود الرشید حدوٹی

استاد جامعہ اشرفیہ

۱۳ ستمبر ۲۰۰۰ء

marfat.com

اسلام کا عورتوں پر احسان

اللہ تعالیٰ نے عورت و مرد کے باہمی رشتہ کو مضبوط کر دیا، مرد کو عورت کے لئے لباس، اور عورت کو مرد کے لئے لباس قرار دیا، انسانی رشتہ میں دونوں مساوی اور برابر ہیں۔ اسلام، اور پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مرد و زن کو باہمی زندگی گذارنے کا ڈھنگ سکھایا، تاکہ گھر کی گاڑی کے دو پہیے گاڑی کو صحیح سمت چلا سکیں، اور یہ اسلام کا احسان عظیم ہے، اسلام نے انہیں کامیابی و کامرانی کے گر بتائے، اسلام نے انہیں باہمی نفرت سے احتراز کرنے، اور ایک دوسرے سے وفور محبت کا درس دیا۔

اسلام کے مقابلہ میں دوسرے مذاہب عالم کا مطالعہ کیا جائے، بعض غیر مسلم اقوام تو روز اول سے گھر کی گاڑی کے ایک پہیے کو تسلیم نہیں کرتیں، ان کے فرسودہ اذہان میں یہ بات سمائی ہوئی ہے، کہ گاڑی ایک پہیے پر چل سکتی ہے۔ حالانکہ تجربات، مشاہدات اور تحقیقات کی روشنی میں ایک انسانی ذہن اس کو تسلیم نہیں کر سکتا کہ گاڑی ایک پہیے پر چلے، اس کے بعد اگر زمانہ نے ترقی کی اور مزید آگے بڑھا تو شاید کوئی ایسی اختراع کی جائے، لیکن تا حال ذہن میں بات نہیں آسکتی۔ بعض غیر مسلم مذاہب اور غیر مسلم اقوام نے تو آج تک عورت کو انسانوں کی فہرست میں شمار ہی نہیں کیا۔ اور نہ وہ اسے انسان سمجھتے ہیں، وہ لوگ عورت کو سامان تعیش و عشرت سمجھتے آئے ہیں، اور سمجھتے چلے جا رہے ہیں ...... عورت کو طائفہ انسان سے باہر سمجھ کر اس کے حقوق پر شبخون مارنے کا درس دے رہے ہیں، تاریخ عالم پڑھنے اور مطالعہ کرنے سے یہ بات محسوس ہوتی ہے، کہ صرف اسلام ایسا دین ہے، جو حق کو حق اور باطل کو باطل قرار دیتا ہے، جس کی بنیاد حقائق کو تسلیم کرنے اور حقائق کو منوانے پر ہے، اسلام کے محل کی بناء بودی اور مصنوعی باتوں پر نہیں ہے، اور نہ ہی اسلام ایسی باتوں کا پرچار کرتا ہے، جو بے بال و پر ہوں .... اسلام کے علاوہ دوسرے مذاہب عورت کو

marfat.com

انسان ہی تصور نہیں کرتے، حالانکہ اللہ تعالیٰ عورت اور مرد دونوں کو انسان قرار دے رہے ہیں۔اب ذیل میں ان مذاہب کی جھلک دکھائی جاتی ہے، جو عورت کے بارہ میں مختلف الخیالات کے حامل ہیں۔

جین مذہب اور عورت : جین مذہب عورت کا نقشہ کیسے پیش کرتا ہے۔اس کے نزدیک عورت خیر سے عاری اور خالی ہے۔اور عورت تمام منکرات اور برائیوں کی اصل اور جڑ ہے، اس لئے اس مذہب کی تعلیم ہے کہ مرد عورت کے ساتھ کسی بھی نوع کے تعلقات استوار نہ کرے، نہ عورت کی طرف دیکھے، نہ اس سے محو گفتگو ہو، اور نہ ہی اس کا کوئی کام سنوارے۔

عورت اور مسیحیت کا ابتدائی تخیل : عورت کے بارہ میں ''ترتولیان'' جو مسیحیت کے ابتدائی دور کا امام ہے، مسیحی تصور پیش کرتے ہوئے رقمطراز ہے، ''وہ شیطان کے آنے کا دروازہ ہے، وہ شجر ممنوعہ کی طرف لے جانے والی، خدا کے قانون توڑنے والی، خدا کی تصویر، مرد کو غارت کرنے والی ہے۔(بحوالہ عورت کا مقام ص ۲)

کرائی سوسٹم کا نظریہ : ذوالقرنین اپنی کتاب ''عورت کا مقام'' میں سوسٹم جو کہ ایک بڑا مسیحی امام شمار ہوتا ہے، اس کا نظریہ پیش کرتے ہوئے۔عورت سے متعلق لکھتا ہے۔ ''ایک ناگزیر برائی، ایک پیدائشی وسوسہ، ایک مرغوب آفت، ایک خانگی خطرہ، ایک غارت گر دل ربائی، اور ایک آراستہ مصیبت ہے۔

ان افکار کی پشت پر ایک طویل تاریخی حقیقت کارفرما نظر آتی ہے، مغرب نے سینٹ پال کی عیسائیت قبول کر کے فطرت کے قانون سے بغاوت کی، عورت کو سفلی خواہشات کا کھلونا بنایا، اس دھوکہ بازی پر ''عورت کی آزادی'' کا غلاف چڑھایا اور بھولے بھالے مشرق نے ایمان بالغیب لا کر کہہ دیا کہ یورپ نے عورت کو آزادی دی، حقوق دیئے، حالانکہ مغرب نے عورت کو کچھ نہیں دیا، بلکہ جو کچھ دیا وہ مرد ہی کو دیا، عورت پر تو یورپ نے مرد کا بوجھ بھی لاد دیا، اس کا سکون چھن گیا، گھر ویران ہو گئے۔(عورت کا مقام ص ۳)

marfat.com

ویدک دھرم اور عورت: ویدک دھرم میں عورت کا کیا مقام ہے اس کا اندازہ درجہ ذیل بیان سے بخوبی لگایا جا سکتا ہے۔ منشی عبدالرحمان خان صاحب لکھتے ہیں ''ویدک دھرم یعنی ہندوؤں میں عورت کو کوئی اختیار اور حق نہیں ہے، یہاں تک کہ اگر وہ بیوہ ہو جائے تو اسے دوسری شادی کرنے کا حق نہیں ہے، اس کی گواہی قبول نہیں ہوتی، اس کی عبادت صرف خاوند کی خدمت کرنا ہے، اسے غلام بنا کر رکھنا ہے، اس کی بات پر اعتماد نہیں کرنا، اور اسے صرف سامان تعیش کے طور پر استعمال کرنا ہے۔ (ماخوذ از ماہنامہ ''الخیر'' ملتان'')

تفسیر بیان القرآن کے مفسر محمد علی لاہوری آنجہانی لکھتے ہیں ''طلاق کے مسئلہ پر ایک بڑا بھاری ظلم جو ہندوستان میں عورتوں پر ہو رہا ہے، وہ یہ ہے کہ عورت کا حق طلاق حاصل کرنے کا سوائے بہت ہی محدود صورتوں کے تسلیم نہیں کیا گیا، عورتوں کے ان حقوق سے جو قرآن شریف نے ان کو دیئے ہیں محروم کرنے کا یہ نتیجہ ہے، کہ ہزار ہا عورتیں بلکہ لاکھوں، مصیبت اور درماندگی کی حالت میں ہیں، جن کو خاوند نہ بساتے ہیں نہ چھوڑتے ہیں، پھر سینکڑوں عیسائی اور آریہ بن جاتی ہیں یا کوئی اور مذہب اختیار کر لیتی ہیں، محض اس لئے کہ خاوند کے ظلم سے نجات حاصل ہو، مگر ہمارے علماء اور لیڈروں کے کان پر جوں تک نہیں رینگتی، اور مسلمانوں کو اپنی آنکھوں سے تباہ ہوتا دیکھ کر خاموش ہیں، حالانکہ اللہ تعالیٰ نے عورت کے حق طلاق کے بد کس قدر زجر کے الفاظ بھی فرمائے ہیں، یہ اللہ کی حدیں ہیں ان سے آگے نہ بڑھو، اور ان سے آگے بڑھنے والے ظالم ہیں۔ (بیان القرآن از محمد علی ص ۱۳۷)

اس کے برعکس دیکھا جائے تو ہمیں پتہ چلتا ہے کہ ''اسلام نے جہاں عورت کی عزت و حرمت کا جائز اعتراف کیا ہے، وہاں اس نے اس کی نفسیات کا بھی گہرا مطالعہ کیا ہے، اور جو بات کہی ہے، عین فطرت نسوانی کے لئے مفید ہے۔ اسلام نے عورت کو جس کام کا حکم دیا ہے، وہ اس کے لئے مفید عام ہے، اور جس سے روکا اور منع کیا وہ عورت کے لئے نقصان دہ ہے، اللہ تعالیٰ حکیم ذات ہیں، وہ کسی قوم کی اونچ نیچ، نفع وضرر کو بہت خوب جانتے ہیں، مگر یہ مقام جو عورت کو اسلام نے دیا، دیگر مذاہب اس کی مثال پیش کرنے سے قاصر اور عاجز ہیں، بلکہ دیگر مذاہب نے تو عورت کو ایک ڈراؤنی چیز اور عجوبہ بنا کر پیش کیا ہے۔

اہل یونان اور عورت کا مقام: یونان میں عورت تمام حقوق سے محروم تھی، عورت

marfat.com

محض ظاہری طور پر عورت تھی، ورنہ بازاروں اور شہروں میں کھلے عام خرید و فروخت ہوتی تھی، یعنی مال کی طرح، اشیاء ضرورت کی طرح بکتی بکاتی تھی، عورت اتنی بے بس اور مجبور تھی کہ اسے کسی چیز کا کوئی اختیار نہ تھا، حتی کہ اپنے نجی اور ذاتی معاملات میں کسی نوع کا معمولی تصرف بھی کرنے کی مجاز نہ تھی، عورت دوسروں کی دست نگر تھی، یونانی سوسائٹی میں عورت کی کوئی وقعت اور کوئی مقام اس کی شایان شان نہ تھا۔ بخلاف اس کے اسلام نے عورت کو وقار بھی دیا، اس کو شان بھی دی، اور اس کو ذاتی اور نجی معاملات میں آزادی بھی دی، کہ وہ اپنے معاملات میں کسی اور کو دخیل نہ ہونے دے، مگر دوسرے مذاہب نے عورت کو فضول سمجھ کر اس سے تمام آزادی چھین لی۔

اہل روما اور عورت: اہل روما کے ہاں عورت کو کیا حیثیت دی جاتی ہے؟ بالکل صفر، عورت کو یوم ولادت سے تاوقت وفات ایک زیر نگرانی قیدی کی حیثیت سے رکھا جاتا تھا، اس کے ساتھ رحم والا معاملہ نہیں کیا جاتا تھا، اس کے ساتھ مروت کا سلوک نہیں کیا جاتا تھا، اس کے ساتھ مودت و محبت والا برتاؤ نہیں کیا جاتا تھا، اسے گوشت نہیں کھانے دیا جاتا تھا، گوشت صرف مردوں کی غذا تھی، اسے سننے اور بولنے کی اجازت نہ تھی، اس کے کان اور اس کی زبان محض ایک لوتھڑا تھی، جن سے گویائی اور سماعت سلب کر لی گئی تھی، عورت جان بوجھ کر بہری اور اندھی بنا دی گئی تھی، یا اس ملک کے باشندوں نے اس پر پابندی عائد کر دی تھی، عورت کی زبان جو اللہ تعالیٰ نے بولنے اور عورت کے کان جو سننے کے لئے بنائے، اہل روما نے جبراً بند اور مقفل کر دیئے تھے، جس قفل کا نام موسیلر (Musellere) رکھا ہوا تھا۔ جو گھر کی چار دیواری کے اندر بھی اس کے منہ پر چڑھا رہتا تھا، گھر سے باہر بھی اس کے منہ پر چڑھا رہتا تھا، ہر وقت اور ہر جگہ اس کے منہ پر چڑھا رہتا تھا، جیسا کہ ہمارے ملک پاکستان میں جانوروں کے منہ پر کپڑا یا کوئی دوسری چیز چڑھا دیتے ہیں، تاکہ جانور ادھر ادھر منہ نہ مارے .... اس کے برخلاف اسلام نے مرد کے ساتھ ساتھ عورت کو بھی گویائی اور سماعت کا یکساں حقدار قرار دیا۔

فرانسیسی قانون اور عورت: فرانس کے قانون کے مطابق عورت کو اپنے شوہر کے ارادے اور مرضی کے بغیر کسی سے عہد و پیمان کرنے کا اختیار نہ تھا۔ فرانس میں عورت کا کوئی

marfat.com

بلند مقام نہ تھا، عورت کو سامان تجارت کی مانند بازار میں لا کر فروخت کر دیا جاتا تھا.........
اس بے حمیتی اور بے غیرتی کا فرانسیسی قانون پشتیبان تھا، قانوناً ایسا کرنے کی اجازت موجود تھی، وہاں عورت کو رفیقہ حیات بنانے کی بجائے اس کے ساتھ اپنی خواہشات نفسانی کی حرارت کو سرد کیا جاتا تھا، عورت کو محض ہوس رانی کا آلہ سمجھا جاتا تھا، اور اسے محض گھر کی خادمہ اور نوکرانی کا درجہ ملا ہوا تھا، اس سے زائد عورت کو کوئی گھاس ڈالنے کے لئے بھی تیار نہ تھا، جس طرح جانوروں سے سلوک کیا جاتا ہے، وہاں عورتوں کے ساتھ اس سے بدتر سلوک کیا جاتا تھا۔

انگلستان کی آزادی اور عورت: انگلستان کی دھرتی پر کلیسائی حکومت کا نافذ کردہ قانون ایسا تھا، جس کی موجودگی میں خاوند اپنی رفیقہ حیات (بیوی) کو ہبہ کر سکتا تھا، کسی دوسرے شخص کو کچھ مدت کے لئے ادھار دے سکتا تھا، دوسرا شخص کسی کی عورت مستعار لے سکتا تھا، انگلستان میں مردوں کو عام اجازت تھی، کہ وہ عورتوں کی تجارت کر سکتے ہیں، وہاں کے باسی عورتوں کو گھروں کی چار دیواری سے باہر نکال کر لے آتے تھے، اور بازاروں میں آ کر اشیاء ضروریہ کی بیع وشراء کی طرح منڈی میں نیلام کر دیا کرتے تھے۔ یورپ پر ایسی تاریکی چھا گئی تھی کہ اسے کچھ سجھائی نہیں دیتا تھا، اس بھیانک منظر کو دیکھ کر رابرٹ بریفالٹ کو یہ کہنا پڑا۔

"پانچویں صدی سے لیکر دسویں صدی تک یورپ پر گہری تاریکی چھائی ہوئی تھی اور یہ تاریکی آہستہ آہستہ زیادہ گہری اور بھیانک ہوتی جا رہی تھی اس دور کی وحشت اور بربریت زمانہ قدیم کی وحشت و بربریت سے کئی درجہ زیادہ بڑھی چڑھی ہوئی تھی، کیونکہ اس کی مثال ایک بڑے تمدن کی لاش کی تھی، جو سڑ گئی ہو، اس تمدن کے نشانات مٹ رہے تھے، اور اس پر زوال کی مہر لگ چکی تھی، وہ ممالک جہاں یہ تمدن برگ و بار لایا اور گزشتہ زمانہ میں اپنی انتہائی ترقی کو پہنچ گیا تھا۔ (The Making of Humanity P164)
(بحوالہ انسانی دنیا)

اسپارٹ کی مخلوق اور عورت: اسپارٹا میں خدا کی مخلوق کو درجہ بدرجہ کوئی نہ کوئی مقام حاصل تھا، مگر عورت بے چاری یہاں بھی ذلت و پستی کی چکی میں پس رہی تھی، یا چکی

marfat.com

کے پاٹوں تلے دب کر انسانیت سے جان دھو بیٹھی تھی۔ اسپارٹا میں ہر شخص کو آزادی تھی، ہر شخص اس آزادی سے متمتع ہوتا تھا، ہر شخص کو کئی کئی بیویاں رکھنے کی کھلی اجازت تھی، اس طرح عورتوں کو بھی ایک سے زائد شادیاں رچانے اور بے حیائی کے اڈے کھولنے کی اجازت تھی، اسپارٹا میں کتے اور خنزیر کا کوئی مقام تھا، مگر عورت کو ایک نجس اور ناپاک حیوان قرار دیا گیا تھا۔ کینہ ور اونٹ اور باولے کتے کی مانند عورت کے منہ پر پٹی باندھ دیتے تھے، اور ساتھ ہی تاکید کی جاتی تھی کہ عورت نہ منہ کھولے، نہ دانت نکالے، نہ ہنسے، اور نہ ہی گفتگو کرے۔

ایران اور عورت: مولانا ابوالحسن علی ندویؒ لکھتے ہیں ''متمدن دنیا کی تولیت وانتظام میں ایران، روم کا شریک تھا، لیکن بدقسمتی سے وہ دشمن انسانیت افراد کی سرگرمیوں کا پرانا مرکز تھا، وہاں کی اخلاقی بنیادیں زمانہ دراز سے متزلزل چلی آ رہی تھیں، جن رشتوں سے ازدواجی تعلقات دنیا کے متمدن ومعتدل علاقوں کے باشندے ہمیشہ ناجائز اور غیر قانونی سمجھتے رہے ہیں اور فطری طور پر اس سے نفرت کرتے ہیں، ایرانیوں کو ان کی حرمت و کراہت تسلیم نہیں تھی، .... یزدگرد دوم جس نے پانچویں صدی کے وسط میں حکومت کی ہے، اس نے اپنی لڑکی کو زوجیت میں رکھا، پھر قتل کر دیا۔ (تاریخ طبری ص ۱۳۸، ج ۳) بہرام چوبیں جو چھٹی صدی عیسوی میں حکمران تھا، اس نے اپنی بہن سے اپنا ازدواجی تعلق رکھا۔ پروفیسر ارتھر کرسٹن کے بیان کے مطابق اس قسم کا رشتہ ایران میں کوئی ناجائز فعل تصور نہیں کیا جاتا تھا، بلکہ ایک عبادت اور کار ثواب سمجھا جاتا تھا، مشہور چینی سیاح (ہوئن سیانگ) کا بیان ہے، کہ ایرانی قانون معاشرت میں ازدواجی تعلقات کے لئے کسی رشتہ کا بھی استثناء نہ تھا۔ (ایران بعہد ساسانیاں ص ۴۳۰)

تیسری صدی عیسوی میں مانی دنیا کے سامنے آیا اس کی تحریک دراصل ملک کے بڑھتے ہوئے شدید شہوانی رجحان کا ایک غیر فطری اور سخت ردعمل اور نور وظلمت کی مفروضہ کش مکش کا (جو ایران کا قدیمی فلسفہ ہے) نتیجہ تھا، چنانچہ اس نے تجرد کی زندگی اختیار کرنے کی دعوت دی تاکہ دنیا سے شر وفساد کے جراثیم ناپید ہو جائیں، اس نے اعلان کیا کہ نور و ظلمت کا امتزاج ہی شر کا باعث ہے، اس سے نجات حاصل کرنا ضروری ہے، اس بناء پر اس

marfat.com

نے نکاح کو حرام قرار دیا کہ انسان جلد سے جلد فنا ہو جائے اور نسل انسانی منقطع ہو کر نور و ظلمت پر دائمی فتح حاصل ہو، بہرام نے ۲۷۶ میں مانی کو یہ کہتے ہوئے قتل کر ڈالا کہ یہ شخص دنیا کی تباہی کی دعوت دیتا ہے، اس لئے قبل اس کے کہ دنیا ختم ہو اور اس کا مقصد پورا ہو اس کو خود ہلاک ہونا چاہئے۔ لیکن بانی مذہب کے قتل کے باوجود اس کی تعلیمات عرصہ تک زندہ رہیں اور اسلامی فتح کے بعد تک ان کے اثرات باقی رہے۔

ایران کی افتادطبع نے ایک مرتبہ مانی کے دشمن فطرت تعلیمات کے خلاف بغاوت کی، یہ بغاوت مزدک (پیدائش ۴۸۷ء) کی دعوت کی شکل میں سامنے آئی، اس نے اعلان کیا کہ تمام انسان یکساں طور پر پیدا ہوئے ہیں، ان کے درمیان کوئی تفریق نہیں ہے، لہذا ہر ایک کو دوسرے کی ملکیت میں مساوی حقوق حاصل ہیں، اور چونکہ مال اور عورت ہی دو ایسے عنصر ہیں۔ جن کی حفاظت ونگرانی کا انسان اہتمام کرتا ہے، لہذا انھیں میں مساوات و اشتراک کی سب سے زیادہ ضرورت ہے۔ ''مزدک نے تمام عورتوں کو سب کے لئے حلال قرار دے دیا اور مال وزن کو مثل آگ، پانی اور چارہ کے مشترک اور عام کر دیا'' (الملل و النحل للشھرستانی) نوجوانوں اور عیش پسندوں کی مراد بر آئی اور انہوں نے اس تحریک کا پر جوش خیر مقدم کیا، طرفہ تماشا یہ ہوا کہ شاہ ایران قباذ نے اس کی سرپرستی قبول کر لی، اور اس کی اشاعت وتبلیغ میں بڑی سرگرمی دکھائی، نتیجہ یہ ہوا کہ یہ تحریک آگ کی طرح ملک میں پھیل گئی، پورے کا پورا ایران جنسی انارکی اور شہوانی بحران میں ڈوب گیا، طبرانی کا بیان ہے: ''اوباش اور آوارہ مزاج لوگوں نے اس موقع کو غنیمت سمجھا اور مزدک کے پر جوش ساتھی اور دست و بازو بن گئے، عام شہری اس بلائے ناگہانی کا شکار تھے، اس تحریک کا اتنا زور ہوا کہ جو چاہتا جس کے گھر میں چاہتا گھس آتا اور مال وزن پر قبضہ کر لیتا، اور صاحب مکان کچھ بھی نہ کر سکتا، ان مزدکیوں نے قباذ کو ابھارا اور اس کو معزولی کی دھمکی دے کر تیار کر لیا کہ وہ بھی اس دعوت کو اپنا لے، نتیجہ یہ ہوا کہ دیکھتے ہی دیکھتے یہ عالم ہو گیا کہ نہ باپ اپنے لڑکوں کو پہچان سکتا تھا اور نہ لڑکا اپنے باپ کو، کسی کا بھی اپنی کسی ملکیت پر اختیار اور قبضہ نہیں تھا۔ (تاریخ طبری ج ۲، ص ۸۸ بحوالہ انسانی دنیا پر مسلمانوں کے عروج وزوال کا اثر ص ۴۹)

ایران میں عورت کو ذلت کی نظر سے دیکھا جاتا تھا، صرف دو لفظوں سے اندازہ

marfat.com

لگانا آسان ہوگا، کہ ایران نے کس طرح انسانی حقوق کی نفی کی، مثلاً فارسی زبان میں مرد کو ''خصم'' کہا جاتا ہے، یعنی عورت کا دشمن، اور عورت کو ایران والے ''زن'' کہتے ہیں یعنی اس منحوس اور بری ہستی جس کو مارتے رہنا چاہئے، ایرانی معاشرہ میں عورت کو مقام اعزاز حاصل نہ تھا، یہاں تک کہ نوشیرواں عادل کے زمانہ میں اس سے انتہائی بے رحمی کا سلوک کیا جاتا تھا۔

ہندوستانی سماج میں عورت کی حیثیت: مولانا ابوالحسن علی ندوی رقمطراز ہیں

''برہمنی زمانہ اور تہذیب میں عورت کا وہ درجہ نہیں رہا تھا، جو ویدی زمانہ میں تھا، منو کے قانون میں (بقول ڈاکٹر لی بان) عورت ہمیشہ کمزور اور بے وفا سمجھی گئی ہے۔ اور اس کا ذکر ہمیشہ حقارت کے ساتھ آیا ہے۔ (تمدن ہند ص ۲۳۶)

''شوہر مر جاتا تو عورت گویا جیتے جی مر جاتی، اور زندہ درگور ہو جاتی، وہ کبھی دوسری شادی نہ کر سکتی، اس کی قسمت میں طعن و تشنیع اور ذلت و تحقیر کے سوا کچھ نہ ہوتا، بیوہ ہونے کے بعد اپنے متوفی شوہر کے گھر کی لونڈی اور دیوروں کی خادمہ بن کر رہنا پڑتا، اکثر بیوائیں اپنے شوہروں کے ساتھ ستی ہو جاتیں، ڈاکٹر لی بان لکھتا ہے:

''بیواؤں کو اپنے شوہروں کی لاش کے ساتھ جلانے کا ذکر منو شاستر میں نہیں ہے لیکن معلوم ہوتا ہے کہ یہ رسم ہندوستان میں عام ہو چلی تھی، کیونکہ یونانی مورخین نے اس کا تذکرہ کیا ہے''۔ (تمدن ہند ص ۲۳۸)

''برہمن ازم میں شادی کو بڑی اہمیت حاصل ہے، ہر شخص کو شادی کرنا چاہئے، لیکن منو کے قوانین کی رو سے شوہر بیوی کا سرتاج ہے، اسے اپنے شوہر کو ناراض کرنے والا کام نہیں کرنا چاہئے، حتی کہ وہ اگر دوسری عورت سے تعلقات رکھے یا مر جائے تب بھی کسی دوسرے مرد کا نام اپنی زبان پر نہ لائے، اگر وہ نکاح ثانی کرتی ہے تو وہ سورگ سے محروم رہے گی، جس میں اس کا پہلا شوہر رہتا ہے، زوجہ کے غیر وفادار ہونے کی صورت میں اسے انتہائی کڑی سزا دی جانی چاہئے، عورت کبھی بھی آزاد نہیں ہو سکتی، وہ ترکہ نہیں پا سکتی، شوہر کے مرنے پر اپنے سب سے بڑے بیٹے کے تحت زندگی گزارنی ہوگی، شوہر اپنی بیوی کو لاٹھی سے بھی پیٹ سکتا ہے۔ (انسائیکلو پیڈیا مذہب و اخلاق)

marfat.com

یونیورسل ہسٹری آف دی ورلڈ میں مسٹر رے اسٹریچی ہندوستان کے بارہ میں لکھتے ہیں ''رگ وید میں عورتوں کو پست اور حقیر مقام دیا گیا ہے، بعد میں یہ سمجھا جانے لگا کہ وہ روحانی طور پر نا قابل اعتبار بلکہ تقریباً بے روح ہے۔ اور موت کے بعد مردوں کی نیکیوں کے بغیر اسے بقاء نہیں حاصل ہوسکتی، اس کی ساری امیدوں کو ختم کرنے والے مذہب کے ساتھ رسم ورواج کی بیڑیوں نے یہ ناممکن کر دیا کہ عورت کسی نمایاں شخصیت کو جنم دے سکے، عورتوں کو جنم دینے والے منو نے انہیں اپنے گھر، بستر، زیور کی محبت، بری خواہش، غصہ، بے ایمانی اور برے اطوار عطاء کئے، عورتیں اتنی ہی بری جتنا کہ جھوٹ، یہ ایک مسلم حقیقت تھی، عورت کی فطرت میں یہ داخل ہے کہ وہ مردوں کو اس دنیا میں غلط راستہ پر ڈالے، اس لئے عقل مند عورتوں کی صحبت میں بے فکر ہو کر نہیں بیٹھتے۔

بچپن کی شادی کی رسم، بیواؤں سے نفرت، ستی اور پردہ ایک ایسے سماج کے حسب حال ہیں، جس میں عورتوں کی اہمیت بچے جننے والی مخلوق سے زائد نہیں، شاید نوزائیدہ لڑکیوں کی موت ایک ایسی دنیا میں ان کے لئے رحمت ہے، جس میں اسے مشکوک ''برائی کا سرچشمہ، دھوکہ باز، سورگ کے راستے کا روڑا، اور شرک کا دروازہ سمجھا جاتا ہے''۔ (یونیورسل ہسٹری ص ۳۷۸)

عباس محمود العقاد لکھتے ہیں ''ہندوستان میں مانو کی شریعت، باپ، شوہر یا دونوں وفات ہو جانے کی صورت میں بیٹے سے علیحدہ عورت کا کوئی مستقل حق نہیں مانتی تھی، اور ان سب کی وفات کے بعد اس کا شوہر کے کسی قریبی رشتہ دار سے متعلق ہو جانا ضروری تھا، وہ کسی حال میں اپنے معاملہ میں خود مختار نہیں ہوسکتی تھی، معاشی معاملات میں اس کی حق تلفی سے زیادہ سختی اس کے شوہر سے علیحدہ زندگی کے انکار کی صورت میں تھی، جس کے مطابق بیوی کو شوہر کے مرنے کے دن مر جانا اور اس کی چتا پرستی ہو جانا ضروری تھا، یہ پرانی رسم برہمنی تمدن کے قدیم زمانہ سے سترھویں صدی تک برقرار رہی اور اس کے بعد مذہبی حلقوں کی ناپسندیدگی کے باوجود ختم ہوگئی۔ (المرءۃ فی القرآن)

حمورابی کی شریعت اور عورت: حمورابی کی شریعت (جس کی وجہ سے بابل مشہور تھا) عورت کو پالتو جانور سمجھتی تھی اور اس کی نظر میں عورت کی حیثیت کا اندازہ اس سے ہوسکتا

marfat.com

ہے کہ اس کی رو سے اگر کسی نے لڑکی کو قتل کیا ہے تو قاتل کو اپنی لڑکی مقتولہ لڑکی کے بدلہ میں حوالہ کرنی ہوتی تھی، تا کہ لڑکی والا اسے قتل کر دے، یا باندی بنا لے، یا معاف کر دے، مگر وہ اکثر حکم شریعت کے حقوق اور آزادی سے محروم تھی۔ (المرءۃ فی القرآن، بحوالہ تہذیب و تمدن پر اسلام کے اثرات واحسانات، مولانا ندویؒ)

اہل مصر اور عورت: قدیم مصری تہذیب میں عورتوں کے بارے میں عقاد صاحب نے لکھا ہے ''اسلام سے پہلے مصری تہذیب اور اس کے قوانین ختم ہو چکے تھے، اور شرق اوسط میں اس دور میں رومی تہذیب کے سقوط اور اس کی عیاشی اور لذت پرستی کے ردعمل کے طور پر دنیوی زندگی سے نفرت کا رجحان پیدا ہو گیا تھا، بلکہ زندگی اور آل اولاد کی طرف سے سرد مہری پیدا ہو گئی تھی، اور زاہدانہ رجحان نے جسم اور عورت کو نجس سمجھ لیا تھا، اور عورت کو گناہوں کا ذمہ دار قرار دیا تھا، اور غیر ضرورت مند کے لئے اس سے دوری اچھی سمجھی جاتی تھی، یہ قرون وسطیٰ کے اس رجحان ہی کا اثر تھا کہ پندرہویں صدی عیسوی تک بعض علمائے لاہوت'' عورت کی فطرت کے بارے میں سنجیدگی سے غور کر رہے تھے، اور ماکون (MACON) کے اجتماع میں وہ یہ سوال کر رہے تھے کہ کیا وہ جسم بلا روح ہے یا روح رکھنے والا جسم ہے، جس سے نجات یا ہلاکت متعلق ہوئی ہے، اکثریت کا خیال یہ تھا کہ وہ نجات پانے والی روح سے خالی ہے، اور اس میں کنواری مریم والدہ حضرت مسیح کے سوا کسی کا استثناء نہیں۔ (المرۃ فی القرآن بحوالہ ایضا)

اگر مرد شب میں آدھی رات تک گھر سے باہر گذارے اور اس کا عادی بھی ہو تب بھی وہ کوئی قابل مواخذہ جرم نہیں سمجھا جاتا، مگر اس کے برعکس اگر عورت کو کسی ایک دن بھی مغرب کے بعد باہر دیر ہو جائے تو درمیانی گھرانوں میں یہ بہت سخت جرم شمار کیا جاتا ہے، اس طرح اگر مرد اپنی شادی کے معاملہ میں کسی لڑکی کی جانب رجحان طبع ظاہر کرے تو یہ پسندیدہ بات سمجھی جاتی ہے، اور اگر اس رجحان کی ابتداء لڑکی کی جانب سے ہو تو یہ بہت معیوب سمجھا جاتا ہے۔ (اخلاق وفلسفہ اخلاق علامہ حفظ الرحمان سیوہارویؒ)

بدھ مت اور عورت: بدھ مت میں عورت کے بارے میں خیالات کا ایک نمونہ ''مذہب اور اخلاق کے انسائیکلوپیڈیا'' کے مقالہ نگار نے ایک بدھ مفکر

marfat.com

کے قول سے پیش کیا ہے، جسے Oldenberg نے اپنی کتاب Chullavagga
Buddha مطبوعہ ۱۹۰۶ص ۶۹ پر نقل کیا ہے کہ
''پانی کے اندر مچھلی کی نا قابل فہم عادتوں کی طرح عورت کی فطرت بھی ہے، اس کے پاس چوروں کی طرح متعدد حربے ہیں، اور سچ کا اس کے پاس گزر نہیں (Encyclopedid of Religion) بحوالہ تہذیب وتمدن ص ۶۵

چینی مذہب اور عورت: مسٹر رے اسٹریچی چین میں عورتوں کی حیثیت کے بارہ میں لکھتا ہے۔ ''مشرق بعید میں یعنی چین میں حالات اس سے بہتر نہیں تھے، چھوٹی لڑکیوں کے پیروں کو کاٹھ مارنے کی رسم کا مقصد یہ تھا کہ انہیں بے بس اور نازک رکھا جائے، یہ رسم اگر چہ اعلیٰ اور مالدار طبقات میں رائج تھی، لیکن اس سے ''آسمانی حکومت'' کے دور میں عورتوں کی حالت پر روشنی پڑتی ہے۔ (یونیورسل ہسٹری آف دی ورلڈ)

جاہلی زمانہ میں عورت کا مقام: جاہلی معاشرہ میں عورت کے ساتھ ظلم وبدسلوکی عام طور سے روا سمجھی جاتی تھی، اس کے حقوق پائمال کئے جاتے اس کا مال مرد اپنا مال سمجھتے، وہ ترکہ اور میراث میں کچھ حصہ نہ پاتی، شوہر کے مرنے یا طلاق دینے کے بعد اس کو اجازت نہیں تھی کہ اپنی پسند سے دوسرا نکاح کر سکے، دوسرے سامان اور حیوانات کی طرح وہ بھی وراثت میں منتقل ہوتی رہتی تھی، مرد تو اپنا پورا پورا حق وصول کرتا لیکن عورت اپنے حقوق سے مستفید نہیں ہوسکتی تھی، کھانے میں بہت سی ایسی چیزیں تھیں جو مردوں کے لئے خاص تھیں اور عورتیں ان سے محروم تھیں، لڑکیوں سے نفرت اس درجہ بڑھ گئی تھی کہ انہیں زندہ درگور کرنے کا بھی رواج تھا۔ (انسانی دنیا پر مسلمانوں کے عروج وزوال کا اثر ص ۷۰)

عام طور پر عورتوں سے برا سلوک کیا جاتا تھا، جب کوئی شخص مر جاتا، تو اس کا قریبی رشتہ دار اس کی بیوہ پر اپنی چادر ڈال دیتا اس طریقہ سے اکثر اوقات لوگ اپنی سوتیلی ماں کے شوہر بن جاتے تھے، اس طرح عورت کی گھر کے سامان یا جانوروں سے زیادہ وقعت نہ تھی، نکاح وطلاق کا کوئی واضح قانون نہ تھا، مرد جتنی عورتوں سے چاہتا شادی کر لیتا اور جب چاہتا انہیں طلاق دے دیتا۔

marfat.com

عرب اور عورت: عرب میں زمانہ جاہلیت میں عورتوں کے ساتھ جس طرح کا سلوک روا رکھا جاتا تھا۔ آج کل ایسا نہیں کیا جاتا، عرب حکمران یہود و نصاریٰ کی دیکھا دیکھی میں عیاش ضرور ہو چکے ہیں لیکن عورت کے ساتھ وہ سلوک جائز نہیں سمجھتے جو دوسرے مذاہب کے ہاں روا رکھا جاتا ہے، اسلامی تعلیمات کی روشنی میں عورتوں کو ہر طرح کی سہولتیں میسر ہیں اور یہ صرف اسلام ہی کی برکت ہے۔

لیبیا اور عورت: لیبیا کے کرنل معمر قذافی اپنی مشہور زمانہ کتاب ''کتاب الاخضر Green Book'' میں لکھتے ہیں ''اس دور کے صنعتی معاشرے جنہوں نے عورت کی نسوانیت اور زندگی میں عورت کے حسن کا راز خدمت امومت اور سکون و اطمینان کا کام چھین کر اسے مرد کی طرح جسمانی کام کے لئے تیار کیا ہے، وہ غیر مہذب معاشرہ ہے۔ وہ مادی معاشرے ہیں اور تہذیب یافتہ نہیں ہیں، ان کی تقلید کرنا حماقت اور تہذیب و انسانیت کے لئے خطرہ ہے۔ (سبز کتاب معمر القذافی ص ۱۰۸، ۱۰۹)

یکم ستمبر ۱۹۶۹ء کے انقلاب کے بعد جب لیبیا کے راہنما معمر القذافی نے عنان اقتدار سنبھالی تو پہلے والے طور طریقوں کو یکسر بدل دیا، عورتوں کے ساتھ جو سلوک روا رکھا جا رہا تھا وہ اس نڈر راہنما کو بالکل پسند نہ آیا، عورتوں کو نوکروں، خادموں اور مزدوروں کی طرح استعمال کیا جاتا تھا مگر قذافی نے اس رسم بد کو حرف غلط کی طرح مٹا ڈالا، قذافی نے عورتوں سے مردوں والا کام لینے پر پابندی عائد کی اور عورت کو وہ مقام دیا جو اسے اسلام نے دیا تھا، عورت کو وہ عزت دی جو اسلام کی تعلیمات بتاتی ہیں۔

کرنل قذافی نے یہود و نصاریٰ کی جانب سے پھیلائی جانے والی گمراہ کن رسومات کا قلع قمع کیا، عورتوں کو احساس کمتری اور احساس محرومی میں مبتلا رہنے کی بجائے انہیں حوصلہ دیا، اور انہیں اس کام پر کاربند کیا جو ان کو اسلام نے دیا تھا، یہی وجہ ہے کہ دنیا بھر کے دیگر ممالک کی نسبت لیبیا میں سکون اور چین کی بانسری بج رہی ہے۔

افغانستان اور عورت؟: ۱۹۹۶ء میں افغانستان کے صوبہ قندھار سے ملا عمر مجاہد جیسے جرات مند، مسلمان راہنما کی قیادت میں دینی مدارس کے طلبہ کی ایک انقلابی جماعت ابھری جسے ''طالبان'' کہا جاتا ہے، چشم زدن میں ''طالبان'' قندھار کی سنگلاخ چٹانوں اور

marfat.com

پہاڑی راستوں کوعبور کرتے ہوئے افغان دارالحکومت کابل پر قابض ہو گئے، جس جس علاقے پہ ان نوجوانوں نے امن وسلامتی کا سفید پرچم لہرایا وہاں سے یہود ونصاریٰ کے اثرات ونشانات کو مٹا کر دم لیا، ''طالبان'' کی آمد سے پہلے افغان قوم کا روایتی کلچر مسخ ہو چکا تھا، عورتیں اور مرد مخلوط تعلیم حاصل کر رہے تھے، دفاتر میں مردوں اور عورتوں کا مخلوط نظام تھا، پردہ برائے نام تھا، ''طالبان'' نے اس اختلاط کو ختم کرنے کا اعلان کیا، عورتوں کی تعلیم و تربیت کے لئے علیحدہ مدارس کا اعلان کیا، پردہ کو قرآنی تعلیمات کے مطابق لازم قرار دیا، یورپ وامریکہ نے دنیا بھر میں واویلا کیا کہ ''طالبان'' نے انسانی حقوق پر شبخون مارا، ''طالبان'' عورتوں کے دشمن ہیں، لیکن ''طالبان'' نے کسی پروپیگنڈہ سے اثر نہیں لیا .... انہوں نے عورتوں کو اپنے دیس میں وہ مقام دیا جو اسلامی تعلیمات نے انہیں دیا۔

پاکستان اور عورت: پاکستان میں عورت کی تین حیثیتیں ہیں ان میں ایک حیثیت ان ماؤں، بہنوں اور بیٹیوں کی ہے، جو اسلامی پردہ کی عادی ہیں، جن کو جلوت گاہوں سے خلوت نشینی میں وفور اطمینان حاصل ہوتا ہے جن کے اجسام پر غیر مردوں کی نگاہیں نہیں پڑنے پاتیں یہ عورتیں اسلامی اقدار کی پاسبان ہیں۔

دوسرا طبقہ وہ ہے جو مشہوری کے لئے ہے، جن کے ہونٹوں پر سرخی، جن کے رخساروں پر مصنوعی غازہ، جن کے پاؤں میں پازیب اور ہاتھوں میں چوڑیوں کی جھنکار ہوتی ہے، اشیاءضروریہ کی خرید وفروخت کے لئے ایسی عورتوں کو پبلسٹی کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ آٹے سے لیکر بیت الخلاء کے اندر استعمال ہونے والی اشیاء تک اس عورت کی تصویر کو ہر جگہ استعمال کیا جاتا ہے، ٹی وی کے اشتہارات میں یہی عورتیں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔

پاکستانی صحافت کی چکی کے دونوں پاٹ اسی قسم کی عورت کے گرد گھومتے ہیں۔ پاکستانی اخبارات وجرائد اشتہارات کے بغیر زیادہ دیر زندہ نہیں رہ سکتے، اور نہ ہی وہ اخبار کی فروختگی پر اپنے ملازمین کو ہر ماہ لاکھوں روپے تنخواہ دے سکتے ہیں۔ اس مشکل کو آسان بنانے کے لئے اخبارات مختلف کمپنیوں سے اشتہارات وصول کرتے ہیں، اور کمپنیاں ایسے اشتہارات چھپواتی ہیں جن کو دیکھتے ہی کشش پیدا ہو، اور زیادہ سے زیادہ ان کا مال فروخت

marfat.com

ہو، اس مقصد کے لئے نوجوان لڑکیوں کی تصویریں اشتہارات میں لگائی جاتی ہیں۔

تیسری قسم پرلے درجہ کی گھٹیا قسم ہے، ان عورتوں کو عموماً بازاری عورتیں کہا اور سمجھا جاتا ہے، یہ عورتیں شاہی محلوں کی مالکائیں، اور اجارہ دار ہوتی ہیں، اس محلّہ میں الٰہی قانون ٹوٹتے ہیں، بندوں کے خود ساختہ قانون چلتے ہیں، ہزاروں نوجوانوں کی حسین و دلکش جوانیاں اگر خطرہ میں پڑی ہیں تو اس کی ذمہ دار عنداللہ یہی ہوں گی، انہی عورتوں کی ایک نوع فنکاری اور اداکاری کرتی ہے، جو علانیہ تھرکتی اور ناچتی ہے۔

کشمیر اور عورت: کشمیر سیدھے سادھے لوگوں کی وادی ہے، یہاں کے لوگ دوسرے ممالک کی طرح عورتوں کو نہ شتر بے مہار کی طرح چھوڑتے ہیں، اور نہ ہی جیل کی اسیر بناتے ہیں، بلکہ معتدل اور درمیانہ درجہ، جو اسلام نے ان کو دیا ہے، وہاں کی عورتیں بلا حجاب باہر نہیں پھرتیں یہ سب سے بڑی خوبی ہے، کشمیری عورت اسلام کے بتائے ہوئے راستوں پر چلنے کی کوشش کرتی ہے۔

مختلف طبقات میں عورت کا مقام: یونانی کہتے تھے کہ عورت سانپ سے زیادہ خطرناک ہے، سقراط حکیم کا کہنا تھا کہ عورت سے زیادہ اور کوئی چیز دنیا میں فتنہ و فساد کی نہیں، وہ ایسا خوش نما درخت ہے جو بہت اچھا لگتا ہے، لیکن جب کوئی پرندا سے کھاتا ہے تو فوراً مر جاتا ہے، قدلیس جرنا لکھتا ہے کہ عورت شیطان کا آلہ ہے، یوحنا کا قول ہے کہ عورت شر کی بیٹی ہے، امن و سلامتی کی دشمن ہے، انٹونی لکھتا ہے عورت شیطان کے بازوؤں کا کرشمہ ہے، اس کی آواز سانپ کی آواز ہے، بونان و یٹوکر کا قول ہے عورت اس بچھو کی مانند ہے، جو ہر وقت ڈنک مارنے پر تلا رہتا ہے، قدلیس سانپرس کا قول ہے کہ شیطان عورتوں کے ذریعہ ہماری روحوں پر قبضہ کرتا ہے، گریگری اعظم کا خیال ہے کہ عورت میں بھڑ کا زہر، اژدھے کا سا کینہ ہے، قدلیس جان ڈسپن کہتا ہے کہ عورت کذب کی بیٹی، دوزخ کی رکھوالی، امن کی دشمن ہے، کرسوم ٹوم لکھتا ہے عورت کی وجہ سے شیطان نے دنیا میں غلبہ پایا، اسی نے آدم کو بہشت سے نکلوایا، درندوں سے زیادہ خطرناک ہے۔

عیسائیوں کی سب سے بڑی حکومت رومتہ الکبریٰ میں عورتوں کی حالت لونڈیوں سے بدتر تھی ان سے جانوروں کی طرح کام لیا جاتا تھا۔ اور یہ ذہن تھا کہ اس کو آسائش کی

marfat.com

ضرورت نہیں، معمولی قصور پر عورتوں کو ذبح کر دیا جاتا تھا، سولہویں سترھویں صدی میں جادو کی نفرت کی تحریک کا زور تھا، اس وقت عورت پر جادو کا الزام عائد کیا جاتا تھا، الگزنڈر ششم اور لونی دھم وغیرہ نے بے دردی کے ساتھ عورتوں اور ان کے بچوں کو جادو کے الزام میں ذبح کیا جس میں اول کے عہد میں ہزاروں عورتوں کو اس جرم میں جلایا جاتا تھا، لانگ پارلیمنٹ کی جانب سے سولی دی جاتی، .... یورپ کی بہادر ترین عورت جون آف آرک کو جادو کا الزام لگا کر ہی جلایا گیا، جسے اب جدید یورپ نے بزرگ ترین عورت تسلیم کیا ہے۔

رومن کیتھولک اور عورت: رومن کیتھولک فرقہ کی تعلیمات کی رو سے عورت کلام مقدس کو چھو نہیں سکتی، اور گرجا میں داخل ہونے کی اجازت نہیں۔

اسلام کا خواتین سے سلوک: دوسرے تمام ادیان اور مذاہب کے برخلاف اسلام ایسا دین اور ایسا نظام حیات ہے، جس نے طبقہ نسواں کو مردوں کے ساتھ ساتھ حقوق دیئے ہیں، اسلام کی پوری تاریخ میں، ایک دن، ایک لمحہ، اور ایک آن بھی ایسی نہیں بنائی جاسکتی جس میں اسلام نے عورتوں کے حقوق پر شب خون مارنے، اور مردوں کی تجوریاں بھرنے کا حکم دیا ہو، بلکہ اسلام نے تو عورتوں اور مردوں کو بہترین سہولیات سے نوازا ہے، جو عورتیں یوں ہی لب کشائی کرتی اور اسلام کے خلاف ہرزہ سرائی کرتی ہیں، وہ جاہل ہیں اور ان کی عقلوں کو چیلیں کھا گئی ہیں۔ ہم ذیل میں ایسی خاتون کا مقالہ شامل کر رہے ہیں، جو ساری عمر پردہ کی داعی اور علمبردار رہی ہیں وہ گھر کی چار دیواری سے باہر ہو تو بھی باپردہ، وہ کسی عزیز رشتہ دار کے کاشانہ پر ہو تو بھی باپردہ اور اگر وہ خوش نصیب خاتون اسمبلی کے چیمبر میں ہوتی تو بھی باپردہ اس خاتون سے میری مراد قرون اولیٰ کی کوئی خاتون نہیں ہے بلکہ ہمارے موجودہ دور کی خاتون ہے، جس کا نام محترمہ جناب آپا نثار فاطمہ (مرحومہ ومغفورہ) ہے۔ یہ خدا کی سادہ لوح بندی ہمیشہ مغرب زدہ خواتین کے خلاف برسرِ پیکار رہی، ہمیشہ اسلام کی بالادستی اور مغربی خواتین کی کوتاہ بختی پر بات کرتی تھی، اسلام کی حقانیت کا علم لہراتی اور ان خواتین کو سمجھاتی تھی کہ تمہاری سوچ غلط ہے، اسلام صحیح ہے، اگر اسلام نہ ہوتا، تو تمہیں مولی اور گاجر کی طرح کاٹا جاتا تھا، اور تمہیں لوگ بالوں اور گھٹنوں سے پکڑ کر یوں ہی زندہ

marfat.com

درگور کردیتے تھے، تمہاری وقعت اور ویلیو اسلام نے بڑھائی ہے، تمہیں اسلام نے عظیم مقام دیا ہے، تمہیں اسلام نے بلندی عطاء کی ہے، تمہیں اسلام نے تحفظ دیا ہے، اسلام نے تمہارے ناموس اور تمہاری عزت کی پاسبانی کا حق ادا کیا ہے، آج تمہیں اس محسن اور عظیم دین کے خلاف ہرزہ سرائی کرتے ہوئے سوچنا چاہئے کہ اسلام نے تم پر کس قدر احسان کیا ہے؟ اور تم اس احسان کا صلہ کس طرح دے رہی ہو۔

محترمہ آپا نثار فاطمہؒ اپنی شستہ برجستہ اور سنجیدہ تحریر میں قوم وملت کے سامنے اس انداز میں اسلام کے عدل ومساوات کا ذکر کر رہی ہیں، اور وقت کے حکمرانوں کی توجہ کس طرف مبذول کرا رہی ہے اس کا اندازہ فرمائیے۔

معاشرہ خواہ اسلامی ہو یا غیر اسلامی درحقیقت عورت کا اس سے گہرا تعلق ہے۔ تخلیق خواہ مصنوعات کی ہو یا انسانیت کی جب تک تخلیقی ذرائع عمدہ اور اعلیٰ میسر نہ ہوں گے کوئی عمدہ تخلیق پیش نہیں کی جاسکتی۔ کارخانہ قدرت میں رب کریم نے اپنی ذات کے بعد بہترین تخلیقی صلاحیتوں سے اپنی بندیوں کو نوازا اور اس شعبہ حیات میں نہ صرف اسے یکتا کیا بلکہ اس کی ان صلاحیتوں کی بناپر اسے عظمتوں کی تمام تر بلندیاں عطا کیں، اس کی خدمات کا اعتراف ہی نہیں کیا بلکہ اس کی جزاء سے بھی نوازا اور ہادی کائنات سے سوال کیا گیا کہ ماں باپ میں سے کس کا حق زیادہ ہے؟ تو آپ نے فرمایا۔ ماں کا، تین بار جواب فرمایا اور چوتھی بار باپ کا فرمایا۔ قرآن پاک میں ارشاد باری تعالیٰ ہے (ہم نے انسان کو ماں باپ کے ساتھ نیک سلوک کا حکم دیا اس کی ماں نے تکلیف اٹھا کر پیٹ میں رکھا اور تکلیف جھیل کر جنا اور تیس ماہ تک دودھ پلا کر پرورش کی۔

عورت کی تخلیقی صلاحیتوں کی جس بھرپور انداز میں قدردانی مذہب اسلام نے کی ہے اس کی مثال کسی دوسرے مذہب اور تہذیب میں ملنی مشکل ہے عورت کو جنس کی منڈی میں لا کر تو اس کی قیمت بڑھائی گئی خواہشات کی تکمیل کا ذریعہ تو سمجھا گیا لیکن افضل درجہ دے کر اس کی عزت وتکریم کی بات کسی تاریخ میں نہیں ملتی۔ یہ صرف مذہب اسلام ہے جس نے بیٹی کو وراثت میں حصہ عطا کیا اور نیک چلن عورتوں پر بہتان کی سزا رکھی اور صرف جسمانی سزا پر اکتفا نہیں کیا بلکہ اسلامی معاشرہ میں اس فرد کی حیثیت کو بھی ختم کر دیا اور فرمایا۔ ان کی شہادت کبھی قبول نہ کرو اور یہ لوگ فاسق ہیں۔ (النور) اعمال میں سزا اور سزا

marfat.com

میں برابری دی بلکہ عورت کی طبعی کمزوریوں کے پیش نظر مردوں کے مقابلہ میں بہت سی سہولتوں سے نواز کر بھی جزا برابر رکھ دی گئی۔ مثلاً نماز باجماعت اور نماز جنازہ اور جہاد بالسیف، حج بغیر محرم کے۔

حضور اکرمؐ کی زندگی میں بہت سی مثالیں ہیں کہ آپ ازواج مطہرات سے مشورہ کرتے تھے اور مفید سمجھتے تو عمل بھی فرماتے تھے۔ صلح حدیبیہ کے موقع پر لوگ بغیر عمرہ کے احرام کھولنے کے لئے تیار نہ تھے آپؐ پریشان تھے ام سلمہؓ نے مشورہ دیا کہ آپؐ ایسا کیجئے سب آپ کی پیروی کریں گے۔ چنانچہ ایسا ہی آپ نے کیا تو سب اصحابؓ نے آپؐ کی پیروی میں ایسا ہی کیا۔

خواتین کی تعلیم کو مردوں کے برابر اہمیت دی اور فرمایا کہ مرد و عورت دونوں پر تحصیل علم فرض ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ اسلام جس مثالی معاشرہ کو قائم دیکھنا چاہتا ہے وہ خواتین کو پیچھے چھوڑ کر اور ان کا ہاتھ پکڑے بغیر قائم نہیں ہوسکتا۔

علامہ اقبال نے کیا خوب کہا ہے۔

آغوش صدف جس کے نصیبوں میں نہیں ہے
وہ قطرۂ نیساں کبھی بنتا نہیں گوہر!

جس گود سے آپ کو ملک چلانے کے لئے بہترین سیاست دان، نامور جرنیل اور عادل جج اور ایمان دار تاجر اور محنتی افرا کو حاصل کرنا ہے آپ کس طرح اس گہوارہ کو نظر انداز کر سکیں گے۔ لہذا اللہ تعالیٰ نے اس کی قوتوں اور صلاحیتوں سے بھرپور استفادہ کے لئے بہت صاف اور واضح احکامات کے ذریعے اس مخلوق کے حقوق کا بھی تعین کیا اور اس کے دائرہ کار کی بھی وضاحت فرمادی اس کی ذمہ داریاں بھی اس کو بتادیں اور بہترین خواتین کی صفات بھی ارشاد فرمادیں۔ دو بیٹیوں کی پرورش پر آپؐ نے جو جنت کی خوشخبری دی تو اس کی وجہ بھی یہ ہے کہ اچھی مائیں معاشرہ کو تیار کر کے دنیا کی بہت بڑی خدمت بھی ہے اور صدقہ جاریہ بھی۔ ایک اچھی بیٹی تیار کر دی جائے تو ایک اچھا کنبہ وہ خود تیار کر لیتی ہے۔ ہر عظیم مرد کے پیچھے دو عظیم ہاتھ اس کی ماں کے ہوتے ہیں لہذا اسلامی فلاحی معاشرہ کے لئے وہ عورتیں تو یقیناً مفید اور مؤثر ہوسکتی ہیں جو اسلامی تعلیمات اور اسلامی احکامات کی حامل ہوں۔ ان کا وجود معاشرے کے لئے رحمت کا باعث ہوتا ہے۔ وہ اپنی صبر و قناعت، ہمدردی و اخلاص،

marfat.com

جود و سخا، سچائی اور عفت، شرم و حیا اور عفو و درگزر اور حسن اخلاق سے وہ نہ صرف اپنے گھر بلکہ شہروں اور ملکوں اور قوموں کے عروج کا باعث بنتی ہے کہ بنی نوع انسان کو اخلاقی رشتوں میں پُرو دیتی ہے جو قومیں ایسی ماؤں کے سائے میں بیٹھتی ہیں وہ اخوت کا درس سیکھتی ہیں اور دلوں کو نسلی، صوبائی اور مذہبی عصبیتوں سے داغدار نہیں کرتیں بلکہ زخموں کے لئے مرہم کا کام کرتی ہیں۔ بقول علامہ اقبال

حافظ رمز اخوت مادراں
قوت قرآں و ملت مادراں

دوسری جگہ فرماتے ہیں۔

سیرت فرزند از امہات
جوہر صدق و صفا از امہات
از امومت حرم رفتار حیات
از امومت کشف اسرار حیات
از امومت پیچ و تاب جوئے ما
موج و گرداب و حباب جوئے ما

ماؤں سے ہی زندگی کی سرگرمیوں کا وجود ہے، ماؤں سے ہی زندگی کے راز کھلتے ہیں، ماؤں سے ہماری زندگی کے دریاؤں کے پیچ و تاب قائم ہیں۔ ہمارے دریاؤں میں موجیں گرداب اور حباب اٹھتے ہیں وہ ماؤں کی بدولت ہیں۔

جہاں را محکمی از امہات است
نہاد شان امین ممکنات است
اگر ایں نکتہ را قومے نداند
نظام کاروبارش بے ثبات است

اس دنیا کو ماؤں کی بدولت استحکام حاصل ہے ان کی ذات امین ممکنات ہے اگر کوئی قوم اس نکتہ کو نہیں جانتی تو اس کا نظام زندگی ناپائیدار ہے۔

ماؤں کی صف پر جب ہم نظر ڈالتے ہیں تو سب سے پہلے ہمیں امہات المومنین نظر آتی ہیں اور حضرت فاطمۃ الزہرہؑ جیسی پاکیزہ ماں نظر آتی ہیں جن کی گود سے امام حسینؑ

marfat.com

جیسے بہادر اور حق پرست نوجوان چشم کائنات نے ابھرتے دیکھے۔ لہذا اسلامی معاشرہ کی سب سے مقدم ضرورت اور سب سے اہم کردار ماں ہے۔ ان ماؤں کے بغیر کوئی بھی ریاست صحیح فلاحی معاشرہ تیار نہیں کرسکتی۔ تہذیب جدید نے عورت کو جو شعور دیا ہے اس میں سب سے گھناؤنا کردار ماں کو بتایا جاتا ہے اور اس عورت کے لئے ماں بننا شرف نہیں بلکہ اپنے درد کو مٹانا ہے جب کہ اسلامی معاشرہ میں عورت ماں کے مقام پر فائز ہو کر اپنے آپ کو دنیا کے بلند مقام پر سمجھتی ہے۔ یہ ہماری بدنصیبی ہے کہ ہم عورت کی حیثیت اور اس کے کردار کے بارے میں اسلامی حیثیت کے مطابق مرتبہ ومقام نہ دے سکے۔

جس کے نتیجہ میں ہم بھی تقلید مغرب میں اپنے دفتر و بازار کی رونق بنا ڈالتے ہیں اور کبھی معیشت کو بہتر بنانے کے لئے اس کے استعمال کے طریقے سوچتے ہیں۔ یہ سب تو جاہلیت کے دور میں بھی عورت کے ساتھ ہوتا رہا اسلام نے جو مقام دیا تھا وہ ان سب سے بڑھ کر تھا اس مقام کو حاصل کئے بغیر عورت کو وہ شرف حاصل نہیں ہوسکتا جس کی وہ تمنا رکھتی ہے اور جس کے لئے مطالبے اور مظاہرے کرتی ہے جب عورت کو وہ شرف حاصل نہیں ہوسکتا جس کی وہ تمنا رکھتی ہے اور جس کے لئے مطالبے اور مظاہرے کرتی ہے جب عورت اپنی فطرت کے قریب ہوتی ہے اور اپنے فرائض منصبی کو ادا کرنے لگتی ہے تو عورت صرف عورت نہیں ہوتی بلکہ وہ ایک تعلیم گاہ ہے اور ایک دانش کدہ ہے جس سے بڑے بڑے عالم، سائنسدان، دانشور بہادر جرنیل، تاجر، حاکم سب فیض پاتے ہیں۔ وہ اپنے وجود میں ایک سوشل ویلیفئر کا ایسا ادارہ ہے جس کے سائے میں یتیم، مساکین، معذور اور بے روزگار افراد اور مریض سب چین وسکون حاصل کرتے ہیں اپنی ضروریات کے لئے اپنی پناہ گاہ سمجھتے ہیں۔ عورت اپنے وجود میں ملکی دفاع کا ایک ایسا بیڑا ہے کہ وہ ملک کو سچے بہادر، جان باز فراہم کرتی ہے کہ وہ نہ ملکی راز بیچتے ہیں نہ دشمن کے ہاتھ سے مار کھاتے ہیں بلکہ اللہ کی رحمت سے جہاں ان کا پیر پڑتا ہے وہاں خیر کا پیغام پہنچتا ہے۔

اس مضمون میں یہ بات خواتین وحضرات نے پڑھ لی کہ اسلام نے عورت کے ساتھ کوئی ظلم نہیں کیا۔ بلکہ اسلام نے عورت کو جتنے حقوق دیئے اس کے تصور میں بھی نہ تھا۔ اور نہ ہی دوسرے مذاہب عورت کو اتنے حقوق دینے کے لئے آمادہ ہیں اور نہ ہی ان مذاہب کی تعلیمات میں ہے۔

marfat.com

عورت، اسلام اور دیگر مذاہب

ادیان عالم نے عورت کو عورت نہیں سمجھا، عورت کو طائفہ انسانی کا ایک فرد تسلیم نہیں کیا، بلکہ عورت کو ایک غیر انسانی شئی سمجھ کر اس سے بار برداری، اور دیگر امور کی انجام دہی کے لئے کام لیتے رہے، مال ومتاع کی طرح عورت کی بھی اتنی ہی حیثیت تھی لیکن اسلام کا جب ان ادیان کے ساتھ مقابلہ کیا جاتا ہے، تو ہمیں محسوس ہوتا ہے کہ اسلام نے نسوانیت کا کتنا لحاظ کیا، اس طبقہ کو کتنی بلندی عطاء کی اس کو کتنا اعلیٰ اور اونچا مقام عطاء فرمایا، خواتین اگر ساری زندگی اسلام کے احسانات اتارتی رہیں، تو نہیں اتار سکتیں، اسلام جو عورتوں پر جو احسانات کئے ہیں، ان کا اندازہ نہیں لگایا جا سکتا۔

پوری تاریخ انسانی کو کھنگالا جائے، تاریخ کے اوراق پلٹے جائیں، انسانی تمدن کی ہسٹری اس بات پر شاہد عدل ہے، کہ اسلام کی آمد سے قبل پورے عالم میں عورت کا وجود، ذلت، شرم اور باعث عار تھا، اور سمجھا جاتا تھا، اگر کسی کے گھر بیٹی پیدا ہوتی تو یہ بات باپ کے لئے سخت عیب اور باعث ننگ و عار خیال کی جاتی تھی، جاہل لوگ سسرالی رشتوں کو کمتر اور کہتر سمجھتے تھے .... سنگدل باپ بیٹی کی پیدائش پر چیں بجبیں ہو جاتے تھے، لوگ اس ذلت اور شرم کا داغ دھبہ اتارنے کے لئے بیٹی کو زندہ درگور کر دیتے تھے۔

یہ تو بات جہلاء کی تھی، ناواقفوں کی تھی، ان پڑھوں اور نادانوں کی تھی، عرصہ دراز تک، بڑے بڑے سمجھدار، اور دانشور، پڑھے لکھے لوگ بھی، اس بحث مباحثے کا شکار تھے، کہ کیا عورت انسان ہے؟ یا کہ نہیں؟ اور رب تعالیٰ نے اسے روح دی ہے؟ یا کہ نہیں .... لیکن اسلام ایک ایسا جامع دین ہے، ایسا عالمگیر دین ہے، اور ایسا دائمی لائحہ زندگی ہے، جس کو اپنانے، ماننے، اور تسلیم کرنے کے بعد انسان کی ساری مشکلات دور، ساری پشیمانیاں دور، اور سارے عقدے تار تار ہو جاتے ہیں۔

قرآن حکیم نے جاہلی ذہنیت اور جاہلی معاشرہ کی بے ہودگی کا وہ نقشہ کھینچا ہے، جس میں بتایا گیا ہے کہ جاہلی لوگ بچی کی ولادت پر بہت کڑھتے تھے اور سیاہی ان کے چہروں کے گرد گھیرا ڈال لیتی تھی۔ ارشادی ربانی ہے۔

"وَ اِذَا بُشِرَ اَحَدُھُمْ بِالْاُنثیٰ ظَلَ وَجھُه مسود وھو کظیم ○ یتواری من القوم من سوء ما بشر به ایمسکه علی ھون ام

یدسه فی التراب" (النحل:۵۹)

اور جب ان میں سے کسی کو بیٹی پیدا ہونے کی خوشخبری سنائی جاتی، تو اس کے چہرہ پر سیاسی چھا جاتی تھی، اور جی میں گھٹ رہا ہوتا، اس خوشخبری کی برائی کے سبب جس کی اس کو بشارت دی گئی، لوگوں سے چھپتا پھرتا ہے، اس تردد میں کہ بے عزتی قبول کر کے اسے دنیا میں رہنے دے، یا اسے مٹی میں دبا دے۔

جز و انسان: قرآن حکیم ہمیں بتلاتا ہے کہ عورت کوئی الگ صنف نہیں ہے، بلکہ عورت مرد کی جز و ہے، اللہ تعالیٰ نے ایک ہی جسم سے عورت کو پیدا کیا، ارشاد ربانی ہے۔

"خلقکم من نفس واحدة وخلق منها زوجها" (النساء:۱)

اللہ تعالیٰ نے تم سب کو ایک ہی نفس سے پیدا کیا اور اسی کی جنس سے اس کے جوڑے کو پیدا کیا۔

اس آیت سے ان لوگوں کی تردید ہو جاتی ہے، جو عورت کو انسان تصور نہیں کرتے، اللہ تعالیٰ نے واضح فرما دیا کہ عورت کو اسی جنس سے ہم نے پیدا کیا، اب تھوڑا سا دماغ اور تھوڑی سی عقل رکھنے والا انسان بھی اس سے بخوبی اندازہ لگا سکتا ہے، معلوم ہوا کہ جو لوگ اس بات پر بحث مباحثہ کرتے رہے کہ عورت انسان بھی ہے یا کہ نہیں؟ عورت میں روح ہے یا کہ نہیں؟ تو وہ لوگ سخت غلط فہمی کا شکار رہے، اور ان کے سارے مفروضے اور ساری قیاس آرائیاں تار عنکبوت ثابت ہوئیں، اور ان کی یہ باتیں تضیع اوقات کا باعث بنیں۔

عورت رب تعالیٰ کی نظر میں: اب ہم اس عنوان کے تحت وہ قرآنی آیات پیش کر رہے ہیں، جن سے ثابت ہوتا ہے، کہ عورت اللہ کے ہاں ایک عمدہ مخلوق ہے، اگر مرد کی طرح یہ بھی عمل صالح کرے، تو اس کو بھی جزائے خیر ملے گی، اگر مرد کی طرح عورت بھی شر و شرور میں ملوث ہوگی تو اس کو بھی سزا ملے گی، یعنی اس بحث سے ہمیں یہ اندازہ لگانا ہے، کہ عورت کو اللہ تعالیٰ نے کن کن طریقوں سے سدھارنے اور سنوارنے کی تلقین اور حکم فرمایا، ارشاد ربانی ہے۔

"ومن یعمل من الصالحات من ذکر او اُنثی وهو مومن فاولئك

marfat.com

يدخلون الجنة ولا يظلمون نقيرا o "(النساء۱۲۴)
اور جو کوئی نیک کام کرے گا، مرد ہو یا عورت، اور وہ صاحبِ ایمان بھی ہو تو ایسے لوگ جنت میں داخل ہوں گے، اور ان پر ذرا بھی ظلم نہیں ہوگا۔

ارشاد ربانی ہے۔

"فاستجاب لهم ربهم انى لا اضيع عمل عامل منكم من ذكر او انثى بعضكم من بعض" (آل عمران:۱۹۵)
پس ان کی دعاء کو ان کے پروردگار نے قبول کرلیا، اس لئے کہ میں تم میں کسی عمل کرنے والے کے مرد ہو یا عورت عمل کو ضائع نہیں کرتا تم آپس میں ایک دوسرے کا حصہ ہو۔

ارشاد ربانی ہے۔

"من عمل صالحا من ذكر او انثى وهو مومن فلنحيينه حيوة طيبة ولنجزينهم اجرهم باحسن ما كانوا يعملون o" (النحل:۹۷)
نیک عمل جو بھی کرے گا مرد ہو یا عورت بشرطیکہ صاحب ایمان ہو تو ہم اسے ضرور ایک پاکیزہ زندگی عطاء کریں گے، اور ہم انہیں ان کے اچھے کاموں کے عوض میں ضرور اجر دیں گے۔

ارشاد ربانی ہے۔

"ان المسلمين و المسلمت والمومنين والمومنات والقنتين والقنتت والصاديقين والصدقات والصبرين والصبرت والخشعين والخشعت والمتصدقين والمتصدقت والصآئمين والصآئمات والحفظين فروجهم والحافظت والذكرين الله كثيراً والذكرات اعد الله لهم مغفرة وا جراً عظيماً o " (الاحزاب:۳۵)
بے شک مسلمان مرد، اور مسلمان عورتیں، اور مومن مرد و مومن عورتیں، اور فرمانبردار مرد اور فرمانبردار عورتیں، اور سچے مرد اور سچی عورتیں اور صابر مرد و صابر عورتیں اور خشوع والے اور خشوع والیاں، اور تصدق کرنے والے مرد اور تصدق کرنے والیاں، اور روزہ رکھنے والے اور روزہ رکھنے والیاں، اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرنے والے مرد اور عورتیں، اور اللہ کو کثرت سے یاد کرنے والے مرد اور عورتیں، اللہ نے

marfat.com

سب کے لئے مغفرت اور اجر عظیم تیار کر رکھا ہے۔

ارشاد ربانی ہے۔

"والمومنون والمؤمنات بعضهم اولياء بعض يا مرون بالمعروف وينهون عن المنكر ويقيمون الصلوٰة ويؤتون الزكوة ويطيعون الله ورسوله، اولئك سيرحمهم الله" (التوبہ:۷۱)

اور ایمان والے مرد اور ایمان والی عورتیں بعض ان کے بعض کے دوست ہیں، نیکی کا حکم کرتے اور برائی سے روکتے ہیں، اور نماز کی پابندی کرتے ہیں، زکوٰۃ دیتے ہیں، اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتے ہیں، یہ وہ لوگ ہیں اللہ ان پر ضرور رحمت کرے گا۔

ارشاد ربانی ہے۔

"يا ايها الناس انا خلقنكم من ذكرو انثى وجعلنكم شعوبا و قبائل لتعارفوا، ان اكرمكم عند الله اتقكم" (الحجرات:۱۳)

اے لوگو! ہم نے تمہیں ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا، اور تمہیں مختلف قومیں اور خاندان بنا دیا، کہ ایک دوسرے کو پہچان سکو بے شک تم میں سے پرہیزگار تر اللہ کے نزدیک معزز تر ہے۔

ان آیات مذکورہ میں کہیں بھی ہمیں یہ نظر نہیں آیا، کہ اللہ تعالیٰ نے مردوں کے ساتھ تو امتیازی سلوک کیا ہو، اور عورتوں کو درخور اعتناء نہ سمجھا ہو، بلکہ اللہ کی میزان اور ترازو پر دونوں تلتے اور وزن ہوتے ہیں، جس جس کے جتنے جتنے اعمال ہوں گے اتنا اتنا وہ بارگاہ ایزدی کا مقرب شمار ہوگا، مرد ہو یا زن اس میں امتیاز نہیں ہوگا، نیک کام مرد کریں گے انہیں اس کے مطابق اجر ملے گا، نیک کام عورتیں کریں گے، انہیں اس کے مطابق اجر ملے گا، اور بداعمالیوں کی مناسبت سے دونوں کو سزا بھی ملے گی، اللہ کی عدالت ظالمانہ نہیں ہے، عادلانہ ہے، اللہ تعالیٰ کے ترازو میں خم نہیں اور نہ کسی طرح جھکاؤ ہے، وہ صحیح پرکھتا ہے، اور ٹھیک ٹھیک پڑچول کرتا ہے۔

ارشاد ربانی ہے۔

"من عمل سيئة فلا يجزى الا مثلها ومن عمل صالحاً من ذكر او

marfat.com

انثی وھو مؤمن فاولئك یدخلون الجنة یرزقون فیھا بغیر حساب"

جو بُرا کام کرے گا وہ اسی طرح بدلہ پائے گا، اور جو نیکی کرے گا مرد ہو یا عورت مگر ہو مومن تو جنت میں داخل ہوں گے، اور وہاں بے حساب رزق پائیں گے۔

عورت کے حقوق: قرآن حکیم نے عورتوں کے حقوق کا بھی لحاظ کیا ہے، جہاں مردوں کے حقوق کا ذکر کیا وہاں عورتوں کو فراموش نہیں کیا، بلکہ انہیں بھی معاشرے کا ایک اہم فرد سمجھتے ہوئے حقوق کا مستحق قرار دیا، قرآن حکیم نے صراحت کر دی، کہ اسلام دوسرے مذاہب کی طرح جنس انسانی کے ایک فرد کے حقوق پر غاصبانہ پنجہ نہیں گاڑھتا اور نہ ہی اس کے نجی اور معاشرتی حقوق پر شب خون مارتا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

"ولھن مثل الذی علیھن بالمعروف" (بقرہ)

اور عورتوں کے لئے اسی طرح حقوق مردوں پر ہیں جس طرح مردوں کے حقوق عورتوں پر ہیں۔

عورت اور میراث

اسلام نے اپنی عمدہ اور اعلیٰ تعلیمات میں عورت کو وراثت میں بھی شریک کیا ہے، دوسرے مذاہب نے عورتوں کو ان کے حق میراث سے محروم کیا، انہیں حصہ دار نہیں سمجھا، جو جائیداد ترکہ میں بچی اسے مردوں نے تقسیم کر لیا، مگر عورت بچاری مظلوم دیکھتی ہی رہ جاتی تھی اسلام نے اس مظلوم کی دادرسی کی، اس کے سر پر دلاسہ دیا، اور اسے مردوں کی طرح ترکہ و میراث میں شریک ٹھہرایا۔

ارشاد ربانی ہے۔

"للرجال نصیب مما نرك الوالدان والاقربون وللنسآء نصیب" (نساء)

والدین اور رشتہ دار جو ترکہ چھوڑیں اس میں مردوں کا بھی حصہ ہے اور عورتوں کا بھی

marfat.com

عورت اور حق مہر: اسلام نے عورت کو حق مہر دینے کا بھی حکم فرمایا، مگر دوسرے مذاہب نے ظلم یہ کیا کہ انہوں نے عورت کے ساتھ شہوانی خواہشات کو ٹھنڈا کرنے کا درس دیا، اپنی مرضی سے عورت کو استعمال کرنے کی تعلیم دی۔ جب جی چاہا استعمال کرلیا، مگر اس کا حق مہر ادا نہ کیا، یہ بھی عورت پہ ظلم تھا، اسلام نے اس ظلم کے خلاف آواز اٹھائی، اس ظلم کی چکی کے پاٹ چکنا چور کرتے ہوئے اس ظالمانہ قانون کا ہمیشہ کے لئے خاتمہ کرکے ارشاد فرمایا:

"وآتو النسآء صدقاتهن نحله وعاشر وهن بالمعروف" (بقرہ:۱۹)

اور عورتوں کو ان کا حق مہر ادا کردو، مردوں کو چاہئے کہ وہ اپنی عورتوں کے ساتھ بہترین معاشرت کا ثبوت دیں۔

عورت باعث سکون ہے: عورت کو اللہ تعالیٰ نے مردوںؑ کی تسکین قلبی کے لئے پیدا کیا ہے، مودت اور رحمت کے لئے پیدا کیا ہے، اس کو باندی، لونڈی، اور مال ومتاع کی طرح نہ سمجھا جائے اس سے محض شہوانی جذبات کو ٹھنڈا نہ کیا جائے ...... بلکہ اس کو معاشرے میں ایک اہم فرد کی حیثیت اور نظر سے دیکھا جائے۔

ارشاد ربانی ہے۔

"ومن آياته خلق لكم من انفسكم ازواجاً لتسكنوا اليها وجعل بينكم مودة ورحمة"

اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ایک نشانی یہ ہے کہ اس نے تمہارے نفوس سے تمہاری رفیقہ حیات کو پیدا کیا، تاکہ اس کے ذریعہ سے تم سکون قلب حاصل کرو، اور اس نے تمہارے درمیان محبت ورحمت کو پیدا کیا۔

دوسرے مقام پر ارشاد فرمایا کہ "هن لباس لكم وانتم لباس لهن" علامہ ابن کثیرؒ نے اپنی مایہ ناز تفسیر میں اس لباس سے مراد سکون لیا ہے ...... جہاں عورت کے دیگر بیشمار فوائد ہیں، وہاں مردوں کے لئے سب سے بڑا فائدہ جو فراہم کرتی ہے وہ سکون قلبی ہے، انسان دیگر رذالتوں سے دور ہوجاتا ہے، جانوروں کی طرح بری جگہوں پر منہ مارنے سے پرہیز کرتا ہے۔

marfat.com

عورتوں کی کفالت مرد کے ذمہ ہے: اسلام نے جہاں عورت کو بہت سی سہولیات سے نوازا ہے، اور مردوں کے ذمہ بہت ساری ڈیوٹیاں عائد کی ہیں، وہاں اسلام نے عورت پر ایک اور احسان یہ کیا ہے کہ اس نے عورت کی کفالت کا ذمہ مرد کے کندھوں پر رکھ دیا ہے، عورت خورد ونوش، گھریلو ضروریات کی فراہمی سے بری الذمہ قرار دی گئی ہے۔

ارشاد ربانی ہے۔

"الرجال قوالون علی النسآء بما فضل اللّٰہ بعضھم علی بعض و بما انفقوا من اموالھم" (النساء)

اس لئے کہ اللہ نے ان میں سے بعض کو بعض پر (خاص خاص باتوں میں) فضیلت دی ہے، نیز اس لئے کہ مرد اپنا مال جو ان کی محنت سے جمع ہوتا ہے عورتوں پر خرچ کرتے ہیں۔

مرد اپنی زندگی کی محنت کا سرمایہ عورت پر خرچ کرتا ہے، اور عورت بلا مشقت و محنت اس سرمایہ سے مستفید اور لطف اندوز ہو کر مطمئن ہوتی ہے، اور زندگی کے ایام آسانی سے بسر کرتی ہے........عورت چونکہ جسمانی طور پر انتہائی کمزور ہے، اس لئے حکیم مطلق نے اپنی حکمت نافعہ کے تحت اس کمزور پر بوجھ نہیں ڈالا، بلکہ ایسے شخص پر اس کا بوجھ ڈالا، جو اس بوجھ کو اٹھانے کی اہلیت بھی رکھتا ہے، اور صلاحیت بھی رکھتا ہے، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد کے مطابق عورت کا نفقہ ہر حال میں مرد پر فرض قرار دیا گیا ہے، حتی کہ عورت اپنا نفقہ نہ ملنے کی صورت میں مرد سے طلاق تک کا مطالبہ کر سکتی ہے۔ (عورت اور اسلام ص ۱۸)

حدیث پاک کے اندر آتا ہے "تقول المرأة اما ان تطعمنی واما ان تطلقنی" (بخاری) عورت کہتی ہے یا تو تم مجھے کھانا دو یا سیدھی طرح طلاق دے دو، ایک دوسری روایت کے مطابق اگر شوہر بیوی بچوں پر حسب ضرورت خرچ نہ کرتا ہو یا بخل سے کام لیتا ہو یا وہ غائب ہو تو بیوی کو اختیار ہے کہ وہ شوہر کے مال میں سے اس کی اجازت کے بغیر حسب ضرورت اپنا خرچ لے سکتی ہے، بلکہ اس کو اس فعل پر نصف اجر وثواب بھی ملے گا، چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابوسفیان کی بیوی ہندہ بنت عتبہؓ کی شکایت پر اجازت دیتے ہوئے فرمایا:

marfat.com

"خذی مایکفیك و ولدك بالمعروف" (بخاری) اپنے شوہر کے مال سے معروف طور پر اتنا لے لو جو تمہارے اور تمہارے بچوں کے لئے کافی ہو جائے۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تو یہاں تک ارشاد فرمایا "اذا انفقت المرأة من کسب زوجها غیر امره فله نصف اجره" (بخاری) جب عورت اپنے شوہر کے مال میں سے اس کی اجازت کے بغیر خرچ کرتی ہے تو اس کو نصف اجر ملے گا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر جو تاریخ ساز خطبہ ارشاد فرمایا اس میں آپ نے واضح فرمایا "الا و حقهن علیکم ان تحسنوا هن فی کسوتهن و طعامهن" (جامع ترمذی) ہاں ان عورتوں کا تم پر حق ہے کہ تم ان سے ان کے کھانے کپڑے میں اچھا برتاؤ کرو۔

ان نبوی ارشادات کی روشنی میں یہ بات واضح ہوتی ہے، کہ عورت کی کفالت مرد کے ذمہ ہے، نان نفقہ، کپڑا، کھانا پینا، یہ سب چیزیں مہیا کرنا مرد کا کام ہے، اور عورت کا کام مرد کے گھر کی حفاظت کرنا، اس لئے بچوں کی پرورش کرنا، اور اس کی امانت کا تحفظ کرنا، عورتوں کا کوئی کام نہیں کہ وہ نوکریاں ڈھونڈیں یا خرید وفروخت کریں۔

اگر عورت کو اس بات کی اجازت دے دی جائے کہ وہ بھی مردوں کے شانہ بشانہ کسب معاش کے لئے سرگرداں اور کوشاں ہو جائے، تو اس طرح زندگی کا سارا نظام درہم برہم ہو جائے تو اصل رکاوٹ اس سلسلہ میں یہ ہے کہ اگر عورت کو کھلی اجازت دے دی جائے، تو پردہ جو عورت کے ناموس کے تحفظ کے لئے انتہائی ضروری ہے، اس کا ناس ہو جائے گا، اور احکام الہی کی نافرمانی لازم آئے گی، عورت معاش کے چکر میں پھنس کر اپنی اصل ذمہ داریوں کو ترک کر دے گی، اپنی اصل ذمہ داری سے جب عورت پہلوتہی کریگی، تو نتیجۃً خاندان اور تمدن تباہ و برباد ہو جائے گا۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیوی کی کفالت کے معاملہ کو بھی فراموش نہیں کیا، بلکہ ارشاد ہوتا ہے "انك لن تنفق نفقةً تبتغی بها وجه الله الا اجرت علیها فی ما تجعل فی فم امرأتك" (بخاری) تم اللہ کی رضا مندی حاصل کرنے کی خاطر جو بھی خرچ کروگے، اس کا اجر وثواب دیا جائے گا، یہاں تک کہ جو لقمہ تم اپنی بیوی کے

marfat.com

منہ میں ڈالو گے اس کا بھی۔

عورت اور تبرج جاہلیت: اسلام نے عورت کے حفظ ناموس کی خاطر ہر موقع پر اسے متنبہ کیا، تا کہ عورت کی ردائے عصمت و عفت کو کوئی روگ باطن والا شخص داغدار نہ کردے، اس لئے اسلام نے عورتوں کو زمانہ جاہلیت کی عورتوں کی طرح بن ٹھن کر، ٹیپ ٹاپ کرکے، کھلے بندوں پھرنے اور گھروں سے نہ نکلنے کا حکم دیا ارشاد ربانی ہے۔

"وقرن في بيوتكن ولاتبرجن تبرج الجاهلية الاولى"

اور اپنے گھروں میں وقار سے رہو، اور قدیم زمانہ جاہلیت کی طرح اپنے بناؤ سنگار دکھاتی نہ پھرو

عورت اور حکم جلباب: اسلام نے عورت کو باوقار بنانے، اور غنڈوں کی دست درازی اور چیرہ دستیوں سے محفوظ رکھنے کے لئے بڑی بڑی چادریں لٹکانے کا حکم دیا، ارشاد ربانی ہے۔

"يا ايها النبي قل لازواجك وبنتك ونسآء المؤمنين يدنين عليهن من جلا بيبهن"

اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی بیویوں، بیٹیوں اور مسلمانوں کی عورتوں سے کہہ دو کہ وہ اپنے چہرہ پر اپنی چادروں میں سے گھونگھٹ نکال لیا کریں۔

عورت کی بیعت: قرآن کریم کی سورۃ ممتحنہ میں رب تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ اے میرے نبیؐ جب آپ کے پاس ایمان والی عورتیں بیعت کرنے آئیں تو ان باتوں کا اقرار ان سے کروالیجئے۔

☆...... وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کریں گی۔

☆...... چوری نہیں کریں گی۔

☆...... بدکاری نہیں کریں گی۔

☆...... اپنی اولاد کو قتل نہیں کریں گی۔

☆...... اور اپنے ہاتھ پاؤں کے درمیان کوئی بہتان بنا کر نہیں لائیں گی۔

marfat.com

☆...... جن اچھے کاموں کا آپ حکم دیں گے، وہ اس کو بجالائیں گی۔

☆...... کسی اچھے کام میں آپ کی نافرمانی نہیں کریں گی۔

تب آپ ان کو بیعت کرلیں اور ان کے لئے بخشش کی دعا کریں۔

"یا ایھا النبی اذا جاء ک المؤمنت یبایعنك علی ان لایشرکن باللّٰه شیاء و لا یسرقن و لایزنین و لایقتلن اولادھن و لایاتین ببھتان تفترینه بین ایدیھن وارجلھن و لایعصین فی معروف فبا یعھن واستغفرلھن اللّٰه"

مرد اور عورت کو فضیلت میں برابری: رب تعالیٰ کے فرمان کے مطابق جو خصوصیات مرد و عورت کو عطا ہوئی ہیں ان میں فضیلت کا پہلو کسی ایک کے لئے ہی مخصوص نہیں، کہ عورتیں یوں سمجھ لیں کہ مرد ہم سے زیادہ فضیلت والے ہیں، بلکہ اصل بات یہ ہے کہ افضلیت کا مدار اعمال صالحہ کی بجاآوری پر ہے، اگر عورتیں نیک اعمال سرانجام دیں گی تو وہ برتری حاصل کریں گی، اور اگر مرد اعمال صالحہ کریں گے تو برتری ان کو حاصل ہوگی، ارشاد ربانی ہے۔

"ولاتتمنوا ما فضل اللّٰه به بعضکم علی بعض للرجال نصیب مما اکتسبو، وللنساء نصیب مما اکتسبن واسلو اللّٰه من فضله ان اللّٰه کان بکل شئ علیما" (نساء)

اور تم ارمان نہ کرو، اللہ تعالیٰ نے مرد و عورت کو بعض کی بعض پر فضیلت دی ہے، مرد جو کمائیں گے اس کا حصہ پائیں گے، عورتیں جو کمائیں گی اس کا حصہ پائیں گی اللہ سے اس کی بخشش میں حصہ مانگو، اللہ ہر چیز کو جاننے والا ہے۔

عورتوں سے حسن سلوک کا حکم: مردوں کو عورتوں کے ساتھ حسن سلوک کا حکم دیا گیا ہے۔ ارشاد ربانی ہے۔

"وعا شروھن بالمعروف فان کرھتموھن فعسی ان تکرھوا شیئاً ویجعل اللّٰه فیه خیراً کثیراً"

اپنی بیویوں سے نیک سلوک کرو، اگر کسی وجہ سے تمہاری طبیعت ان سے برگشتہ ہونے

marfat.com

لگےتو نفرت کے اس جذبے کو ختم کرنے کی کوشش کرو، کیونکہ ہوسکتا ہے تم جس چیز سے نفرت کرتے ہو، لیکن اللہ تعالیٰ نے اس میں تمہارے لئے بھلائی مقدر کی ہے۔

ان گنت و بے شمار آیات قرآنی ایسی اور بھی ہیں جن میں عورتوں کے متعلق اللہ تعالیٰ نے حکیمانہ انداز میں مردوں کو سمجھایا کہ وہ اس صنف نازک کے ساتھ عمدہ سلوک کریں۔اور حسب ضرورت ہم نے انہیں تحریر کر دیا ہے۔ان ساری آیات کا خلاصہ یہ ہے کہ اسلام نے عورت کو بہت کچھ دیا، اگر وہ اسے سمجھے، اسلام نے کبھی بھی مردوں کی طرفداری کر کے عورتوں کے حقوق پر شب خون مارنے کی کوشش نہیں کی، اور نہ ہی اپنے پیروکاروں کو اس کی اجازت دی، اسلام جتنا سیدھا سادہ دین ہے، اتنا ہی منصف اور عادل بھی ہے، اس کے ترازو صحیح تولے جاتے ہیں، کسی ایک جانب ڈنڈی نہیں ماری جاتی۔

عورت رسول اللہؐ کی نظر میں

اب ہم ذیل میں وہ احادیث مبارکہ درج کرتے ہیں جن میں عورت کی فضیلت بیان کی گئی ہے۔اور عورت سے متعلق اسلام کی صحیح رائے کی نشاندہی اور عکاسی کی گئی ہے، کہ اسلام عورت کے ساتھ کس قسم کا سلوک روا رکھتا ہے۔اور اس کو کون کون سے حقوق دیتا ہے۔

عورت و مرد کی مساوات: حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے۔

۱ ...... "وكان صلى الله عليه وسلم يقول انما النسآء شقائق الرجال" (احمد، ترمذی)

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ بلاشبہ عورتیں (حقوق انسانیت میں) مردوں کے برابر ہیں۔

۲ ...... "عن عمرو بن الاحوص عن النبی صلی الله علیه وآله وسلم قال الا ان لكم على نسآء كم حقاً و نساء كم عليكم حقاً" (نسائی)

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہوسلم نے ارشاد فرمایا آگاہ رہو بلاشبہ تمہارے حقوق تمہاری عورتوں پر ہیں اور اسی طرح تمہاری عورتوں کے تم پر ہیں۔

marfat.com

اسلام نے خیر و شر کے جملہ اعمال میں مرد و زن کے لئے ایک ہی پیمانہ انصاف قائم کیا ہے، اسلام نے جس طرح مردوں کے حقوق کی ادائیگی کے لئے طبقہ نسواں کو ذہنی طور پر تیار کرنے کا حکم دیا، اسی طرح اسلام نے عورتوں کے حقوق کی ادائیگی کے لئے طبقہ رجال کو حکم دیا، کہ وہ عورتوں کے حقوق کی ادائیگی سے کہیں سبکدوش نہ ہو جائیں۔

ارشاد رسالت مآبؐ ہے۔

۳...... "عن انس طلب العلم فريضة على كلم مسلم و مسلمه" (جامع صغیر)

علم کا حاصل کرنا ہر مسلمان مرد اور ہر مسلمان عورت پر فرض ہے۔

اسلام نے جہاں طبقہ رجال کو زیور علم سے آراستہ ہونے کا حکم دیا، وہاں طبقہ نسواں کو طاق نسیان میں نہیں رکھا، بلکہ انہیں بھی اس کار خیر میں برابر کا حصہ دار اور ساجھی بنا دیا۔

ارشاد رسالت مآبؐ ہے۔

٤...... "عن ابى هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم تعلموا الفرائض والقرآن وعلمو الناس فانى مقبوض" (ترمذی)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ فرائض اور قرآن کو سیکھو اور تمام انسانوں (مرد وعورت) کو سکھاؤ اس لئے کہ میں جلد تم سے جدا ہو جانے والا ہوں۔

عورت اور بہتری کا سبق: حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے۔

٥...... "قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم استوصوا بالنسآء خيراً" (بخاری و مسلم)

حضورؐ نے ارشاد فرمایا کہ عورتوں کے بارہ میں بھلائی اور بہتری کا سبق سیکھو۔

٦...... "خير كم خيركم لاهله وانا خيركم لاهلى ما اكرم النسآء الاكريم ولا اهانهن الالئيم" (جامع صغیرہ)

تم مردوں میں سے بہترین وہ مرد ہے جو اپنے اہل کے حق میں بہتر ہے، اور میں خود اپنے اہل کے حق میں بہتر ہوں، عورتوں کی عزت و حرمت وہی کرتا ہے، جو خود شریف ہو، اور عورتوں کی توہین وہی کرتا ہے جو خود ذلیل اور کمینہ ہو۔

marfat.com

عورت اور اجازت نکاح: حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کنواری لڑکی کی اجازت کے بغیر نکاح کو ناجائز قرار دیا ہے۔ ارشاد رسالت مآبؐ ہے۔

۷...... "لاتنکحو الایم حتی تستامرو لاتنکح لبکر حتی تستاذن" (بخاری)

ثیبہ کے قول اور کنورای لڑکی کی اجازت کے بغیر عورت کا نکاح جائز نہیں ہے۔

عورت کا زبردستی نکاح: ارشاد رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے۔

۸...... "عن ابن بریدة عن ابیه قال جاء ت فتاة الی رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وآله وسلم قال ان ابی زوجنی من ابن اخیه لیرفع بی خسیسه قال فجعل الامر الیها فقالت قد اجزت ماصنع ابی ولکن اردت ان اعلم النساء ان لیس الی الاباء من الامرشیٔ" (ابن ماجہ)

حضرت ابن بریدہؓ فرماتے ہیں کہ ایک نوجوان عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا کہ میرے والد نے میرا نکاح اپنے بھتیجے سے اس لئے کر دیا کہ اس ذریعہ سے اپنی مالی تنگی کو دور کرے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کو اختیار دیا کہ وہ اس نکاح کو باطل کر دے تب اس عورت نے کہا کہ میں اس نکاح کو باقی رکھتی ہوں، اس عرض سے میری غرض یہ تھی کہ عورتوں کو بتادوں کہ شریعت نے باپ کو بالغ لڑکی پر نکاح کے معاملہ میں زبردستی کا حق نہیں دیا۔

عورت اور امان: حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے، کہ عورت زمانہ جنگ میں مسلمانوں کی جانب سے امان دینے کا اختیار رکھتی ہے۔

ارشاد رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے۔

۹...... "عن ابی هریرة ان النبی صلی اللّٰه علیه وآله وسلم قال ان المرأة لتاخذ للقوم" (ترمذی)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ عورت (جنگ میں) مسلمانوں کی جانب سے امان دے سکتی ہے۔

marfat.com

عورت اور تعلیم و تربیت: اسلام نے عورت کو تعلیم حاصل کرنے کا بھی موقع دیا ہے، اور مردوں کو حکم دیا کہ وہ ان کو علمی طور پر تیار کر کے اجر و ثواب کے مستحق بنیں، چنانچہ ارشاد رسالت مآبﷺ ہے۔

۱۰...... "قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وآله وسلم ایما رجل کانت عنده ولیدة فعلمها فاحسن تعلیمها وادبها فاحسن تادیبها، ثم اعتقها وتزوجها فله اجران" (بخاری، کتاب النکاح)

اگر کسی شخص کے پاس کوئی باندی لڑکی ہے اور اس نے اس کو بہتر اور عمدہ تعلیم دی، بہتر اور عمدہ تربیت کی، پھر اس کو آزاد کر دیا، اور اپنی بیوی بنا کر (آزاد عورت کے برابر عزت افزائی کردی) اس کے لئے دوہرا اجر و ثواب ہے۔

عورت کی جواب دہی

اسلام نے جس طرح ساری انسانیت کو ذمہ دار قرار دیا، اسی طرح اس نے عورت کو بھی ایک گھر کی ذمہ دار قرار دیا ہے، جس طرح اسلام نے مرد کو اپنے اہل کا ذمہ دار قرار دیا۔ اسی طرح عورت کو بھی، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے۔

۱۱...... "الرجل راع فی اهله وهو مسئول عن رعیته والمرأة راعیته فی بیت زوجها وهی مسئولة عن رعیتها" (بخاری ومسلم)

مرد اپنے اہل کا راعی ہے، اور وہ اس کے بارہ میں جوابدہ ہے، اور عورت اپنے شوہر کے گھر کی راعی ہے، اور وہ اپنے متعلقہ رعیت کے بارہ میں جوابدہ ہے۔

عورت اور نقصان دین و عقل: اسلام نے عورت کی صنفی کمزوری کو بھی مدنظر رکھا، اور اسی کے مطابق احکامات بھی صادر فرمائے، رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں ایک دفعہ عورتیں آئیں اور انہوں نے آ کر رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے عرض کیا۔

۱۲...... "قلن وما نقصان دیننا وعقلنا یا رسول اللّٰه قال الیس شهادة المرأة مثل نصف شهادة الرجل قلن بلیٰ قال فذلك من نقصان عقلها الیس اذا حاضت لم تصل ولم تصم قلنا بلی قال فذلك من

marfat.com

نقصان دینها" (بخاری)

انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عقل و دین کے اعتبار سے مردوں کے مقابلہ میں ہم میں کیا کمی ہے، آپؐ نے فرمایا کہ (صنفی کمزوری کی وجہ سے) کیا تمہاری گواہی مرد سے نصف نہیں رکھی گئی عورتوں نے کہا بے شک، فرمایا یہ نقصان عقل کی دلیل ہے اور کیا ایام حیض کے زمانہ میں تم نماز و روزہ سے محروم نہیں ہو، عورتوں نے کہا ہاں، فرمایا یہ دینی کمزوری ہے۔

عورت اور متاع خیر: اسلام کی تعلیمات نے عورت صالحہ کو خیر متاع الدنیا قرار دیا ہے، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے۔

۱۳...... "الدنیا کلها متاع و خیر متاع الدنیا المرأة الصالحه" (مسند احمد)

دنیا کل کی کل ایک اثاثہ ہے اور اس کا بہترین اثاثہ نیک سیرت بیوی ہے۔

عورت کا حق

اسلام نے عورت کا مرتبہ و مقام اتنا بلند و بالا قرار دیا، کہ خاوند کے لئے یہ فرمایا کہ اپنی بیوی کے حقوق ادا کرنا خدا تعالیٰ کے حقوق ادا کرنے کے مساوی ہے۔

ارشاد رسالت مآبؐ ہے۔

۱۴...... "ان لربك عليك حقا، ولنفسك عليك حقا ولاهلك عليك حقا فاعط كل ذی حق حقه" (بخاری)

یقیناً تجھ پر تیرے رب کا حق ہے اور تیری بیوی کا بھی تجھ پر حق ہے، اس لئے تو ہر ایک صاحب حق کا حق ادا کر۔

رسم بد کا خاتمہ: دنیا کی بعض غیر مہذب اقوام ایام حیض میں عورت کو منحوس تصور کرتی تھیں، اور اسے گھر سے باہر دھکیل دیتی تھیں۔ اسلام نے اس جاہلانہ اور ظالمانہ طریقہ کی شدید مذمت کرتے ہوئے یہ درس دیا کہ عورت ایام حیض میں اپنے اہل خانہ کے ساتھ رہ سکتی ہے، اور سوائے مباشرت اور ہمبستری کے جملہ امور گھر انجام دے سکتی ہے اسے کوئی روک ٹوک نہیں، اور اسے کوئی بھی اس وجہ سے گھر سے نکل جانے پر مجبور نہیں کر سکتا۔

marfat.com

ارشاد ہے۔

۱۵...... "واصنعوا کل شئ غیر النکاح" (ابوداؤد)

سوائے مباشرت کے باقی کسی چیز سے ممانعت نہیں ہے۔

عورت اور خوشبو: حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عورتوں کے بارہ میں اپنے جن تاثرات کا اظہار فرمایا، اس کا اثر شریعت پر ہونا ناگزیر تھا، آپ نے ارشاد فرمایا کہ

۱۶...... "حبب الی من الدنیا النسآء والطیب وجعل قرۃ عینی فی الصلوٰۃ" (نسائی)

مجھے خوشبو اور عورتیں پسند کرائی گئی ہیں اور میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں رکھی گئی ہے۔

عورت کے ساتھ نرمی کا برتاؤ: حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے، عورتوں کے ساتھ درگزر، چشم پوشی، حسن سلوک سے پیش آؤ، نرمی کے ساتھ معاملہ کرو، بے جا درشتی سے وہ اپنا کام انجام نہیں دے سکتیں۔

عورت اور اس کا دل: حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مزاج شریف میں عورتوں کے جذبات کا کس قدر احساس ولحاظ تھا، حضورؐ حالت نماز میں تھے، کسی خاتون کا بچہ رونے لگا، آپؐ نے نماز معمول سے مختصر کر دی، اور بعد میں ارشاد فرمایا کہ میں نے اس کی ماں کا دل نہیں دکھایا۔

عورت، آبگینہ: حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک سفر میں حضرت انجشہؓ کو تیز اونٹ چلاتے ہوئے دیکھا، تو آپؐ نے فرمایا انجشہ دیکھنا یہ آبگینے ہیں، فوراً آہستہ چلو اس اونٹ پر عورتیں سوار تھیں۔

عورت اور جنت: حضور اکرم رحمت مجسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مبارک ارشاد ہے۔

۱۷...... "الجنۃ تحت اقدام امھاتکم"

جنت تمہاری ماؤں کے قدموں کے نیچے ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ قیامت کے دن سب سے پہلے میں

marfat.com

جنت کا دروازہ کھولوں گا، تو دیکھوں گا کہ ایک عورت مجھ سے بھی پہلے اندر جانا چاہتی ہے، میں اس سے پوچھوں گا کہ تو کون ہے؟ وہ کہے گی کہ میں ایک بیوہ عورت ہوں، جس کے چند یتیم بچے تھے۔ (ابوداؤد)

عورت اور دوزخ: حضورؐ نے فرمایا:

۱۸...... "من ابتلی من البنات بشئ فأحسن الیهن کن له ستراً من النار" (مسلم)

جس کے ہاں لڑکیاں پیدا ہوں اور وہ اچھی طرح ان کی پرورش کرے، تو یہی لڑکیاں اسی کے لئے دوزخ سے آڑ بن جائیں گی۔

عورت اور اس کی آنکھ

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ عالم میں افضل ترین عورتیں مریمؑ و خدیجہؓ ہیں، فرمایا جو عورت غیر مردوں کو دیکھنے سے اپنی آنکھ روکے اس کے دل میں ایسا علم آئے گا، جو پہلے نہ تھا، بے پردگی اور جہالت فسق کا پیش خیمہ ہے۔

عورت اور خدمت شوہر: حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، سب مومن ہیں مگر کامل ایمان والے وہ ہیں، جن کے اخلاق اچھے ہوں، فرمایا جس عورت نے نکاح کیا، اور فرائض ادا کیے، گناہوں سے پرہیز کیا اس کو نفلی عبادت کا ثواب خدمت شوہر، پرورش اولاد، کاروبار خانہ داری سے ملے گا۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مبارک ہے وہ عورت جس کے پہلے وہلے میں لڑکی پیدا ہو، فرمایا جس عورت نے اپنے رب کی اطاعت کی، اور شوہر کا حق ادا کیا، اور شوہر کی خوبیاں بیان کرتی ہے، اس کے جان و مال میں خیانت نہیں کرتی ہے، تو ایسی عورت کا اور شہید کا جنت میں ایک درجہ ہوگا۔

عورت اور خوبصورتی: حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو عورت ذی مرتبہ اور خوبصورت ہونے کے باوجود اپنے یتیم بچوں کی تربیت و پرورش کی خاطر نکاح نہ کرے وہ عورت قیامت کے دن میرے قریب مثل ان دو انگلیوں کے ہوگی ...... حضور

marfat.com

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، ماں کو دودھ پلانے میں ہر گھونٹ کے چوسنے پر ایک جان کو موت سے بچانے کا ثواب ملتا ہے۔

عورت درجہ شہادت پر: حضور اکرم رحمت کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے، جب عورت حاملہ ہوتی ہے، تو اسے اللہ کے راستے میں روزہ رکھ کر جہاد کرنے، رات کو عبادت کرنے والی کے برابر ثواب ملتا ہے، جس طرح بچے کے پیدا ہونے کی تکلیف کو کوئی مخلوق نہیں جان سکتی، جو زچہ کو ہوتی ہے، اسی طرح اس کے برابر کا احاطہ کرنا بھی مخلوق کی عقل سے باہر ہے، اس کو اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے، حمل سے لیکر دودھ چھڑانے تک بچہ کی ماں کو مثل جہاد کرنے والوں کے ثواب ملتا ہے، اگر اس دوران میں مرگئی، تو اس کے لئے شہید کا ثواب ہے۔ رات کو بچے کے جاگنے سے ماں کو جاگنے پر ستر غلاموں کے آزاد کرنے کا ثواب ملتا ہے۔

عورت اور مہربانی خداوندی: حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو ماں سائے میں بچے کا بچھونا بچھا کر اس کے نیچے ہاتھ ڈال کر دیکھتی ہے، کہ کوئی کاٹنے والا جانور یا کانٹا ہو تو ماں کے ہاتھ کو کاٹ لے یا کانٹا اس کے ہاتھ کو لگے، قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر اس ماں سے زیادہ مہربان ہوگا۔

عورت اور اس کا کام: حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رحمت مجسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے، شتر سوار عورتوں میں سب سے بہتر قریش کی عورتیں ہیں، اپنے یتیم بچوں سے بچپن میں محبت رکھتی ہیں، اپنے شوہر کے مال کی حفاظت کرتی ہیں۔

عورت اور حضور کو خوشی: مسجد نبوی میں کسی نے تھوک دیا، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وہاں نگاہ پڑی تو بہت ناگوار ہوا، چہرہ مبارک پر اثر محسوس ہوا، ایک صحابیہؓ نے اسے کھرچ کر اس جگہ خوشبو لگادی تو نہایت مسرور ہوئے۔

ایک عورت کی وفات: مسجد ایک صحابیہ مسجد نبوی میں جھاڑو دیا کرتی تھیں، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کی بہت قدر کرتے تھے، خدام ان کی اطلاع حضورؐ کو نہیں کر سکے،

marfat.com

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کی باز پرس فرمائی، اور ان کی قبر پر تشریف لے گئے
.........حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ خدا کے راستے میں نکل جانے والوں کی عورتوں کا درجہ بقیہ مسلمانوں کے لئے ایسا ہے جیسے ان کی مائیں۔

عورت کے بارہ میں: حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے معاویہ قشیری کے سوال پر کہ آپ ہماری بیویوں کے بارے میں کیا فرماتے ہیں، فرمایا تم لوگ جو خود کھاتے ہو، اس میں سے ان کو کھلاؤ، جو تم پہنتے ہو اسی میں سے ان کو پہناؤ، اور نہ ان کو مارو اور نہ ہی ان کی برائی کرو۔ (ابوداؤد)

عورت اور حضورؐ کی سفارش: حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک راستے سے گزر رہے تھے، ایک ضعیف العمر خاتون راستہ میں بیٹھی رو رہی تھی، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رونے کے متعلق دریافت کیا، وہ عرض کرنے لگی فلاں گھر کی باندی ہوں، بازار سے سودا خریدنے آئی تھی، درہم کہیں گم ہو گئے، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے درہم دیئے، اس باندی نے عرض کیا، دیر ہونے کی وجہ سے مالکہ ناراض ہوگی، تو حضور اس کے ساتھ تشریف لے گئے اور اس کی مالکہ سے فرمایا، کہ بازار میں دیر ہو جانے کی وجہ سے تم سے ڈر رہی تھی، میں اس کی سفارش کرنے آیا ہوں، گھر کی خواتین حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سفارش سن کر رونے لگیں۔ اور کہنے لگیں، آپ کی سفارش کی برکت سے ہم اسے آزاد کرتی ہیں۔

عورت، جنت، دوزخ: حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، اے عورتوں کی جماعت! صدقہ دیا کرو اور کثرت سے استغفار کیا کرو، میں تمہیں کثرت سے دوزخ میں دیکھتا ہوں، ایک عورت نے اس کا سبب دریافت کیا، تو ارشاد فرمایا کہ کثرت سے غیبت اور بددعا اور شوہر کی ناشکری کرنے کے سبب، فرمایا ایک عورت کثرت سے نماز روزہ کرنے کے باوجود اپنے ہمسائے کو ستانے کے سبب دوزخ میں جائیگی، اس کے برعکس جس عورت کا نماز روزہ کم ہے، لیکن پڑوسی اس سے امن میں ہیں جنت میں جائے گی۔

عورت اور ثواب: حضرت اسماء بنت یزید خزرجیؓ نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

marfat.com

سے دریافت کیا، کہ ہمارے مرد تبلیغ، جہاد، جمعہ، جماعت، عیدین، مریضوں کی عیادت، جنازوں کی نماز میں شریک ہوتے ہیں، اور ہم ان کے گھروں میں بیٹھ کر اولاد کو پالتی ہیں، ان کے گھروں، سامانوں کی حفاظت کرتی ہیں، کپڑا تیار کرانے کے لئے چرخہ چلاتی ہیں، ہم کو بھی کچھ ثواب ملے گا، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، جو عورت فرائض زوجیت ادا کرتی رہے گی، اسے اپنے مرد کے برابر ثواب ملے گا۔

عورت اور شوہر کی رضا: اسلام نے جس طرح مرد کو عورت کی دیکھ بھال اور اس کی خاطر مدارت کرنے کا سختی سے حکم دیا ہے، اسی طرح عورت کو مرد کی خدمت کرنے اور اس کی رضا جوئی کے لئے کام کرنے کا حکم دیا ہے۔ ارشاد رسالت ہے۔

"ایما امرأة ماتت و زوجها عنها راض دخلت الجنة" (ترمذی)

جس عورت کا اس حال میں انتقال ہوا کہ اس کا شوہر اس سے راضی تھا، وہ عورت جنت میں داخل ہوگی۔

ارشاد رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے۔

"لاتؤدی المرأة حق ربها حتی تؤدی حق زوجها" (ابن ماجہ)

عورت اپنے رب کے حقوق ادا نہیں کرسکتی، جب تک کہ وہ اپنے شوہر کے حقوق ادا نہ کرے۔

ارشاد رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے۔

"ولا تاذن بیته الا باذنه" (بخاری)

عورت اپنے شوہر کی اجازت کے بغیر اس کے گھر میں کسی کو آنے کی اجازت نہیں دے سکتی۔

ارشاد رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے۔

"لاتصوم المرأة وبعلها شاهد الا باذنه" (بخاری)

عورت اپنے شوہر کی اجازت کے بغیر نفل روزہ نہیں رکھ سکتی، جبکہ اس کا شوہر گھر میں موجود ہو۔

ارشاد رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے۔

marfat.com

"لایجوز لامرأة عطیة الا باذن زوجها" (ابوداؤد)
عورت اپنے شوہر کی اجازت کے بغیر کوئی ہدیہ کسی سے قبول نہیں کرسکتی۔

عورت اور مشابہت رجال: اسلام نے عورت کو عورت رہنے پر پابند کیا ہے، اس نے عورتوں کو مردوں کی شکل اپنانے پر سخت ناگواری کا اظہار کیا ہے، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"لعن المتشبهات من النسآء بالرجال والمخنثین من الرجال بالنسآء"

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایسی عورتوں پر لعنت کی ہے، جو مردوں کی مشابہت اختیار کرتی ہیں، اور اسی طرح ان مردوں پر لعنت کی ہے جو عورتوں کی مشابہت اختیار کرتے ہیں۔

ارشاد رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے۔

"لعن النبی صلی اللّٰه علیه وآله وسلم المنخشین من الرجال والمترجلات من النسآء" (بخاری)

حضورؐ نے مخنث مردوں اور ان عورتوں پر لعنت فرمائی ہے جو خواہ مخواہ مرد بننے کی کوشش کرتی ہوں۔

عورت اور سربراہی: جس طرح اسلام نے عورت کو اور بہت ساری سہولیات دی ہیں، ان میں ایک سہولت یہ بھی ہے کہ اس کے شانوں پر پوری قوم کا بوجھ نہیں لادا جاسکتا، بلکہ اس کے ذمہ صرف گھر کی حفاظت و ذمہ داری ہی بڑی ہے، اسی وجہ سے تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خبردار کیا، کہ اگر کسی قوم نے اپنی سربراہی اور حکمرانی عورت کے حوالے کی تو، فلاح نہیں پائے گی۔

ارشاد رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے۔

"لن یفلح قوم ولوا امرهم امرأة"

وہ قوم کبھی کامیاب نہیں ہوگی، جس نے حکمرانی کی ذمہ داری کسی عورت کے سپرد کی ہو۔

marfat.com

عورت اور کسب معاش: حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے معاشی ذمہ داری کا بوجھ بھی عورت کے ذمہ داری سے ہٹا دیا، اور کسب معاش مرد کے ذمہ لگا دیا۔

"ونهانا عن كسب الامة الا عملت بيدها، وقال هكذا باصابعه نحو الخير والغزل والنفش" (مسند احمد، ابوداؤد)

رسول اکریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں لونڈی کی کمائی لینے سے منع کیا، سوائے اس کمائی کے جو وہ اپنا ہاتھ ہلا کر کرتی ہے، اور آپؐ نے انگلیوں سے اشارہ کیا، جیسے روٹی پکانا، سوت کا تنا، اور روئی دو ہنا وغیرہ

لڑکی کی پرورش: حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"من عال جاريتين حتى تبلغنا جآء يوم القيامة انا وهو هكذا و ضم اصابعه" (مسلم)

جس نے دو لڑکیوں کی پرورش کی یہاں تک کہ وہ بلوغ کو پہنچ گئیں تو قیامت کے روز میں اور وہ اس طرح آئیں گے، جیسے میرے ہاتھ کی دو انگلیاں ساتھ ساتھ ہیں۔

عورت بحیثیت ماں: حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عورت کو بحیثیت ماں کے یہ عظیم مقام دیا ہے، کہ ایک صاحب کے سوال پہ کتنا عظیم الشان اور تاریخ ساز قول صادر فرمایا:

"سأل رجل يا رسول الله من احق بحسن صحابتي قال امك قال ثم من قال امك قال ثم من قال امك قال ثم من قال ابوك" (بخاری)

ایک شخص نے سوال کیا، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھ پر حسن سلوک کا سب سے زیادہ حق کس کا ہے؟ فرمایا تیری ماں کا، اس نے پوچھا پھر کون؟ فرمایا تیری ماں، اس نے پوچھا پھر کون؟ فرمایا تیری ماں، اس نے پوچھا پھر کون؟ فرمایا تیرا باپ

ارشاد رسالت مآبؐ ہے:

"ان الله حرم عليكم عقوق الامهات" (بخاری)

اللہ نے تم پر ماؤں کی نافرمانی اور حق تلفی حرام کر دی ہے۔

marfat.com

یہاں تک ہم نے قرآن وسنت کی روشنی میں عورت کے بارہ میں مطالعہ کیا کہ اسلام نے عورت کو کیا مرتبہ دیا، اسلام کا عورت پر کتنا احسان ہے، دوسرے مذاہب کے نزدیک عورت کا مرتبہ کیا ہے، اور اسلام کے نزدیک کیا، اسلام قانون حکمت ہے، اس کی ہر بات انسانیت کے حق میں مفید ہے، اسلام مرد و زن کو ایسی تعلیم دیتا ہے، جس سے ان کو سراسر فائدہ پہنچے، اور نقصان سے بچ جائیں، اب ہم اسلام کے احسانات کا سرسری مطالعہ کرتے ہیں، جو اس نے عورت پر کئے۔

☆...... اسلام نے مرد و زن کو نکاح کی ترغیب دی، تاکہ دونوں معاشرہ میں خوشحال اور آسودہ رہیں، اور یوں ہی بیکار رہنے سے اپنی زندگی کو بے حیائی اور فحاشی کے منہ میں نہ ڈال دیں، فمن رغب عن سنتی فلیس منی اسی لئے فرمایا گیا۔

☆...... اسلام نے ماں کا احترام کرنے کا حکم دیا۔

☆...... اسلام نے بیوی کے ساتھ حسن سلوک کا حکم فرمایا۔

☆...... اسلام نے والدین کی ڈیوٹی لگائی کہ وہ بچیوں کو تعلیم کے زیور سے آراستہ کریں۔

☆...... اسلام نے زنا کو حرام قرار دیا، تاکہ عورت کی عصمت وعفت پر داغ دھبہ نہ لگے۔

☆...... اسلام نے سوتیلی ماں کے ساتھ نکاح کو ممنوع اور حرام قرار دیا، جو کہ قبل اسلام عرب میں تھا۔

☆...... اسلام نے عورت سے فحاشی اور زنا نہ کرنے کی بیعت لی، تاکہ معاشرہ میں بے حیائی نہ پھیلے۔

☆...... اسلام نے بتلایا کہ کثرت زنا سے قحط سالی کا شدید اندیشہ ہے۔

☆...... اسلام نے عورتوں کو بن ٹھن کر گھروں سے نکل کر باہر پھرنے سے منع کیا، تاکہ مردوں کے جذبات مشتعل نہ ہوں۔

☆...... اسلام نے مرد و زن کا آزادانہ اختلاط ناجائز قرار دیا، اس سے بے حیائی اور گناہ کا اندیشہ تھا۔

☆...... باعصمت عورتوں کو جنت کی بشارت سنائی گئی۔

☆...... اسلام نے عورت کو مرد کے لئے ذریعہ سکون قرار دیا۔

marfat.com

☆ ...... اسلام نے عفت وعصمت کا تحفظ کرنے والیوں کے ساتھ اجر عظیم کا وعدہ فرمایا ہے۔

☆ ...... اسلام نے لونڈیوں کی کمائی اور کسب کھانے سے منع فرمایا۔

☆ ...... اسلام نے عورتوں کو پردہ کرنے کا حکم دیا۔

☆ ...... اسلام نے عورتوں کے ذمہ گھر کا کام اور مردوں کے ذمہ ذریعہ معاش کا کام لگایا ہے۔

☆ ...... اسلام نے زمانہ جاہلیت کی رسومات کو کاٹ ڈالا، عورت کو عزت بخشی۔

☆ ...... اسلام نے بچیوں کو زندہ درگور کرنے سے منع کیا اور بقاء نسل کا حکم دیا۔

☆ ...... اسلام نے اپنی اولاد کو بھوک اور رزق کے ڈر سے قتل کرنے سے روک دیا۔ علاوہ ازیں اور کتنے اسلام کے احسانات ہیں، جو ہمارے احاطہ تحریر سے باہر ہیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو قرآن وسنت کے مطابق زندگی گزارنے کی توفیق مرحمت فرمائے۔

بہت اطہر بڑی پاکیزہ ہے تعلیم قرآنی
زمین سے آسماں تک بڑھ گیا اعزاز نسوانی

اگر دین ہدیٰ کی بیٹیوں میں ہے شمار اپنا
روایات کہن کی لاج رکھنا ہے وقار اپنا

محمدؐ کی شریعت پر سر تسلیم خم کردو
اشارہ ہو تو اپنے ہاتھ اپنا سر قلم کر دو

ہمارے ہاتھ میں باغ نبی کی باغبانی ہے
ہمارا کام کیا ہے؟ اس چمن کی پاسبانی

نہالان چمن کیا ہیں؟ ہماری گود کے پالے
یہی باغ تمنا کے ہیں پھلے پھولنے والے

marfat.com

عورت کا مقام

قرآن و حدیث کی روشنی میں

مولانا محمود الرشید حدوٹی صاحب
استاذ جامعہ اشرفیہ لاہور، مدیر اعلیٰ آب حیات

مرکز تحقیق و تصنیف، جامعہ اشرفیہ مسلم ٹاؤن، فیروز پور روڈ، لاہور

marfat.com

جملہ حقوق محفوظ نہیں

نام کتاب : عورت کا مقام (قرآن وحدیث کی روشنی میں)

مصنف : مولانا محمود الرشید حدوٹی (استاذ جامعہ اشرفیہ لاہور)

ناشر : مرکز تحقیق وتصنیف جامعہ اشرفیہ لاہور

کمپوزنگ : ریحان احمد، شمع پلازہ فیروز پور روڈ، لاہور

اشاعت : اکتوبر ۲۰۰۰ء

ملنے کا پتہ

۱۔ مرکز تحقیق وتصنیف، جامعہ اشرفیہ، فیروز پور روڈ، لاہور
8-D نیو ہاسٹل۔ مسلم ٹاؤن، لاہور فون: 7577792

۲۔ گوشہ علم وادب، بستی مٹھو تحصیل شجاع آباد ضلع ملتان

۳۔ نادر جان خان بسم اللہ کلاتھ، گل شاپنگ سنٹر علیوٹ، مری، ضلع راولپنڈی

marfat.com

اپنی بات

بسم اللہ والصلوٰۃ والسلام علی رسول اللہ

سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایسے شخص کو دانا قرار دیا ہے، جس نے اپنے کو پہچان لیا اور مرنے کے بعد کی تیاری کی .... اللہ تعالیٰ نے ساری کائنات میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو افضل واکمل بنایا .... ان کو وہ شان ملی جو مخلوق میں کسی اور کو نہ ملی .... آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی برکت سے ان کی امت کو وہ شان ملی جو پہلی امتوں کو نہ مل سکی .... اس امت کو وہ رتبہ ملا جس سے پہلی امتیں محروم رہیں .... آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت کے صالح مردوں اور عورتوں کو جو شان ملی اس سے امت کے بدکار مرد اور عورتیں محروم کر دی گئیں .... فرماں برداروں کے لئے جو بشارتیں دی گئیں نافرمان ان سے محروم کر دیئے گئے .... قرآن وحدیث کے نورانی صفحات وارشادات کو ملاحظہ کیا جائے تو محسوس ہوتا ہے کہ اس امت کے مردوں اور عورتوں پر اللہ تعالیٰ کے کیا کیا انعامات ہوئے اور جنہوں نے اپنی حیاتِ مُستعار کو حکمِ ربّانی کے تابع بنا دیا ان کو کیسے خوشگوار، پُرسکون اور عزت والی حیاتی کی نوید جانفزا سنائی گئی؟

پیشِ نظر مضمون میں ہم نے عورتوں کی اہمیت اور ایمان والی عورتوں کو اللہ کی طرف سے ملنے والے صِلے اور انعامات کا ذکر کیا ہے۔ اس ضمن میں قرآن وسنت کی روشنی میں بعض مسائل واحکام کا ذکر بھی کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں عقل ودانش کی دولت سے مالا مال اور عمل کی دولت سے سرشار کرے۔ آمین

۱۲-اکتوبر ۲۰۰۰ء

محمود الرشید حدوٹی
مدیر اعلیٰ آب حیات

marfat.com

فہرست مضامین

عنوان	صفحہ
اپنی بات	۵۱
عورت کی اہمیت	۵۳
ایمان والی عورت کا صلہ	۵۳
عورت کے اعمال کی حفاظت	۵۵
عورت کی گواہی	۵۶
عورتوں کو اذیت دینا	۵۷
عورت باعث سکون	۵۷
عورت کو سزا	۵۹
عورتوں کے ساتھ نرمی کا سلوک	۵۹
عورت پر الزام تراشی	۶۱
عورت کی پاکدامنی	۶۲
کن عورتوں سے نکاح جائز ہے؟	۶۲
عورت و مرد کی مثال	۶۳
مہر کی ادائیگی کا حکم	۶۴
عورتوں سے مہر واپس لینے کی ممانعت	۶۵
عورتوں کے ساتھ نرم روی کا حکم	۶۷
ایک عورت کی طرف میلان	۶۸
بیوی میاں میں باہمی صلح کا حکم	۷۰
عورت کے حقوق	۷۳
عورت و مرد کی جدوجہد	۷۳
ماں کا کام	۷۴
کفار کی مسلمان بیویاں	۷۴

عنوان	صفحہ
بیوی میاں میں جدائی	۷۵
عورت کی عدت	۷۹
عدت کے احکام	۸۰
ایلاء	۸۰
ظہار	۸۱
خلع	۸۲
لِعان	۸۲
طلاق والی سے سلوک	۸۲
خواتین اور تعلیم و تربیت	۸۴
عورت کا کردار	۹۴
ماں کا مقام	۱۰۰
عورت کے چار روپ	۱۰۱
بیوی	۱۰۲
ماں کیا ہے؟	۱۰۵
عظمت کردار	۱۰۹
عورت ماں کے روپ میں	۱۱۰
عورت بیوی کے روپ میں	۱۱۱
ملازمت پیشہ خواتین	۱۱۱
ماں کا مثالی کردار	۱۱۳
عورت کا کھویا ہوا مقام	۱۱۵
باکمال خواتین کی لاجواب باتیں	۱۱۷

marfat.com

عورت کی اہمیت

"یٰاَیُّھَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّکُمُ الَّذِیْ خَلَقَکُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَۃٍ وَّخَلَقَ مِنْھَا زَوْجَھَا وَبَثَّ مِنْھُمَا رِجَالًا کَثِیْرًا وَّنِسَآءً وَّاتَّقُوا اللّٰہَ الَّذِیْ تَسَآءَلُوْنَ بِہٖ وَالْاَرْحَامَ اِنَّ اللّٰہَ کَانَ عَلَیْکُمْ رَقِیْبًا" (النساء:۱)

لوگو! اپنے رب سے ڈرو، وہ تمہارا پروردگار ہے جس نے تمہیں پیدا کیا ایک ہی جان سے، اور اسی جان سے تمہارا جوڑا بنایا، اوران دونوں سے بہت سے مرد اور عورت دنیا میں پھیلا دیئے، اس پروردگار سے ڈرو جس کا واسطہ دے کر تم ایک دوسرے سے اپنے حقوق مانگتے ہو، رشتہ اور قرابت کے تعلقات کو بگاڑنے سے بچو، بے شک اللہ تم پر نگہبان ہے۔

اسلام نے عورت کو کس قدر اہمیت دی اس کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ عورتوں کے لئے ایک پوری علیحدہ مستقل سورت اتاری، جس کا نام "النساء" ہے، اس میں اللہ تعالیٰ نے عورتوں کے حقوق کا واضح اور واشگاف انداز میں ذکر کیا ہے، سورۃ نساء کی پہلی آیت میں ایسا باریک اشارہ دیا جس سے پتہ چلتا ہے کہ تمام افراد انسانی ایک باپ اور ماں کی اولاد سے ہیں، ان کے مابین محبت، خیر خواہی اور ہمدردی کے جذبات کو انگیخت کیا گیا ہے۔ قرآن نے مرد اور عورت کو یہاں اس بات پر ابھارا ہے کہ وہ ایک ہی جنس کے افراد ہیں، اس لئے دل کی گہرائیوں سے ایک دوسرے کے حقوق کا خیال رکھنے کی ضرورت ہے۔

ایمان والی عورت کا صلہ

قرآن حکیم میں ایمان والی عورتوں کا اس طرح ذکر ہوا۔

"وَعَدَ اللّٰہُ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِھَا الْاَنْھٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْھَا وَمَسٰکِنَ طَیِّبَۃً

marfat.com

فِیْ جَنّٰتِ عَدْنٍ وَّ رِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰہِ اَکْبَرُ ذٰلِکَ ھُوَ الْفَوْزُ الْعَظِیْم" (سورۃ التوبہ:۷۲)

اللہ تعالیٰ نے ایمان والے مردوں اور ایمان والی عورتوں سے ایسے باغات کا وعدہ کر رکھا ہے جن کے نیچے سے نہریں رواں دواں ہیں، وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے، ان سدا بہار باغات میں ان کے لئے پاکیزہ قیام گاہیں ہوں گی، اللہ تعالیٰ کی خوشنودی ان کو ملے گی، یہی بڑی کامیابی ہے۔

اسلام یہ چاہتا ہے کہ ایمان والے مردوں اور عورتوں کو دنیا میں اطمینان وسکون والی زندگی ملے اور آخرت میں بھی عزت کی جگہ ملے، اس لئے اسلام بار بار اس بات پر زور دے رہا ہے کہ ایمان والے مردوں اور عورتوں کے لئے آخرت میں ایسے باغات ہوں گے جن کے نیچے سے نہریں رواں ہوں گی، مسلمان مرد اور عورتیں وہاں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے، ان کے لئے پاکیزہ مسکن ہوں گے، اللہ تعالیٰ کی بڑی رضا ان کو نصیب ہوگی، اور یہی بڑی کامیابی ہے۔

دوسرے مقام پر اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں۔

"مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَکَرٍ اَوْ اُنْثٰی وَھُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْیِیَنَّہٗ حَیٰوۃً طَیِّبَۃً وَّلَنَجْزِیَنَّھُمْ اَجْرَھُمْ بِاَحْسَنِ مَا کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ" (سورۃ النحل:۹۷)

مرد ہو یا عورت جس نے بھی اچھا کام کیا درانحالیکہ وہ ایماندار ہو، اسے ہم دنیا میں پاکیزہ زندگی عطا کریں گے، ان کے اچھے اعمال کی بدولت ہم انہیں آخرت میں اجر عطا کریں گے۔

دنیا کی فانی زندگی میں کسی انسان کی اہم ترین خواہش یہ ہوتی ہے کہ اسے پاکیزہ اور سکون بخش زندگی ملے، آخرت میں اسے اعمال صالح کا بہترین اجر ملے، اس پر اللہ تعالیٰ نے واضح کر دیا کہ ایمان والے مرد ہوں یا عورتیں ان کو دنیا میں پاکیزہ زندگی ملے گی،

marfat.com

آخرت میں ان کے اعمال صالح کا ان کو اجر ملے گا۔

ایک دوسرے مقام پر ارشاد ربانی ہے۔

"وَمَنْ یَّعمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ مِنْ ذَکَرٍ اَوْ اُنْثٰی وَھُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓئِکَ یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّۃَ وَلَا یُظْلَمُوْنَ نَقِیْرًا" (النساء:۱۲۴)

مردوں اور عورتوں میں سے جو بھی اچھا عمل کرے گا درانحالیکہ وہ مومن بھی ہوں تو ایسے لوگوں کو اللہ تعالیٰ جنت میں داخل فرمائیں گے، ان کی ذرہ برابر حق تلفی نہیں ہوگی۔

اسلام نے مرد اور عورت کی کامرانی و کامیابی کے لئے ایمان کو کسوٹی بنا دیا ہے، جس شخص کا ایمان ہوگا خواہ وہ مرد ہو یا عورت اس کو کامیابی کی سند مل جائے گی، قرآنی تعلیمات کے مطابق جس شخص کو جہنم سے آزادی اور جنت میں داخلے کا پروانہ مل جائے گا وہ کامیاب قرار پائے گا، اس لئے اسلام بتا رہا ہے کہ آگے کی سمت اس انداز میں برق رفتاری سے چلو کہ تم ایمان اور اعمال صالح سے مزین اور مرصع ہو جاؤ، جب ایمان کی بے بہا دولت کے ساتھ اعمال صالح کا وافر حصہ تمہارے پاس موجود ہوگا تو تمہیں بلا روک ٹوک نعمتوں اور بہاروں والی جنتوں کا وارث بنا دیا جائے گا۔

عورت کے اعمال کی حفاظت

قرآن حکیم کی سورۃ آل عمران میں اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کا احسن پیرائے میں ذکر کیا جو اٹھتے بیٹھتے اللہ تعالیٰ کی یاد میں سرتاپہ مستغرق رہتے ہیں اور ان کی مختلف دعاؤں کے ذکر کے بعد اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

"فَاسْتَجَابَ لَھُمْ رَبُّھُمْ اَنِّیْ لَآ اُضِیْعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنْکُمْ مِّنْ ذَکَرٍ اَوْ اُنْثٰی بَعْضُکُمْ مِّنْ بَعْضٍ" (سورۃ آل عمران:۱۹۵)

جواب میں ان کے رب نے فرمایا: میں تم میں سے کسی کا عمل ضائع کرنے والا نہیں ہوں

marfat.com

چاہے مرد ہو یا عورت، تم سب ایک دوسرے کے ہم جنس ہو۔

اس مقام پر اللہ تعالیٰ نے اچھے اور عمدہ اعمال پر تسلی دی کہ مرد ہوں یا عورتیں میں کسی کے اعمال کو ضائع نہیں کروں گا، کسی کے ساتھ نا انصافی والا معاملہ نہیں کروں گا۔ انصاف کے اصول اور فیصلے کے معیار کو مرد اور عورت کے لئے علیحدہ علیحدہ نہیں کروں گا۔ اگر مردوں کے عمدہ اعمال بارگاہِ الٰہی میں شرف قبول پائیں گے تو عورتوں کے نیک اعمال بھی شرفِ قبولیت پالیں گے اس لئے کہ عورت مرد کا جزو ہے۔

عورت کی گواہی

قرآن حکیم نے جہاں لین دین کے معاملات میں مردوں سے گواہی لینے کو ضروری سمجھا وہاں عورتوں کا ذکر بھی یوں کیا۔

"وَاسْتَشْهِدُوْا شَهِيْدَيْنِ مِنْ رِّجَالِكُمْ فَاِنْ لَّمْ يَكُوْنَا رَجُلَيْنِ فَرَجُلٌ وَّ امْرَاَتٰنِ مِمَّنْ تَرْضَوْنَ مِنَ الشُّهَدَآءِ اَنْ تَضِلَّ اِحْدٰهُمَا فَتُذَكِّرَ اِحْدٰهُمَا الْاُخْرٰى" (سورۃ البقرہ ۲۸۲)

اور اپنے مردوں میں سے دو آدمیوں کی اس پر گواہی کرالو، اور اگر دو مرد نہ ہوں تو ایک مرد اور دو عورتیں ہوں جن کی گواہی تمہارے درمیان مقبول ہو تا کہ ایک بھول جائے تو دوسری اسے یاد دلا دے۔

اسلام نے عورت کو قرض اور تجارتی قراردادوں کو ضبط تحریر میں لانے کے لئے یہ احکامات جاری کئے ہیں، اور ان احکام کا نفاذ صرف انہی معاملات تک محدود ہے، ظاہری حدود اللہ میں عورت کی گواہی کا اعتبار نہیں کیا جاتا امام زہریؒ کے بقول عہد نبویؐ سے یہ دستور چلا آ رہا ہے کہ حدود میں عورتوں کی گواہی قبول نہیں کی جاتی۔ جن معاملات کا تعلق عورتوں سے ہے ان میں انہی کی گواہی کا اعتبار ہوگا۔ حضرتؐ نے بچہ کی پیدائش پر صرف ایک دائی کی گواہی کو جائز قرار دیا تھا۔ رضاعت کی گواہی کے لئے بھی صرف ایک عورت کی گواہی کو قبول

marfat.com

کیا،عقبہ بن الحارث سے روایت ہے کہ میں نے ابواہاب کی بیٹی سے نکاح کیا،ایک عورت آئی اور کہنے لگی کہ میں نے عقبہ اوراس کی بیوی دونوں کودودھ پلایا ہے،عقبہ کہنے لگے کہ مجھے تو معلوم نہیں کہ تو نے مجھے دودھ پلایا ہے، پھر آل ابواہاب کے پاس آدمی بھیجا تاکہ واقعہ کی تحقیق کرے، انہوں نے بھی لاعلمی کا اظہار کیا،عقبہ حضورؐ کے پاس آئے اور صورت حال سے آگاہ کیا، آپؐ نے فرمایا کہ پھر نکاح کیسے ہوسکتا ہے۔ جب وہ تم دونوں کی رضائی ماں بننے کا دعویٰ کرتی ہے،عقبہ نے پھر دوسرا نکاح کرلیا۔ (بخاری)

عورتوں کو اذیّت دینا

قرآن حکیم میں ایمان والے مردوں کا جہاں احسن پیرائے میں ذکر کیا گیا ہے وہاں ایمان والی عورتوں کا ذکر بھی کیا گیا ارشاد ربّانی ہے۔

"وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوْا فَقَدِ احْتَمَلُوْا بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا" (الاحزاب:۵۸)

قرآنی تعلیمات میں اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف پہنچانے والے نامرادوں کو رحمتِ الٰہی سے دُور اور مستحقِ لعنت قرار دیا گیا ہے، جو لوگ اللہ تعالیٰ اور رسول اللہؐ کی اذیّت کا باعث بنتے ہیں ان پر دنیا و عقبیٰ میں لعنت برسے گی، ان کے لئے ذلت آمیز عذاب تیار کیا جاچکا ہے، سورۃ احزاب میں اللہ تعالیٰ نے جہاں یہ دردناک وعید سنائی ہے وہاں ہی ایمان والے مردوں اور ایمان والی عورتوں کو ستانے والوں کو بھی ناپسندیدگی کی نگاہ سے دیکھا جارہا ہے، مومن مردوں اور عورتوں کو بے قصور تکلیف دینے والوں کو بہتان تراش اور صریح گناہ کا مرتکب قرار دیا گیا ہے۔

عورت باعث سکون

عورت کو باعث تسکین بنایا گیا ہے، ارشاد ربّانی ہے:

"وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا

marfat.com

لِتَسْكُنُوْٓا اِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ مَّوَدَّةً وَّرَحْمَةً اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ" (سورۃ الروم:۲۱)

قرآن واضح بتا رہا ہے کہ انسان ہی کی جنس سے خالق ارض وسماء نے عورتوں کو وجود عطاء کیا، پھر ان عورتوں کو مردوں کے عقد میں دے کر ان کی بیویاں بنا دیا، ان کو پیدا کرنے کا مقصد یہ بتایا گیا کہ ان سے مردوں کو سکون و راحت ملتی ہے، مرد کی جتنی ضروریات عورت سے متعلق ہیں ان سب میں غور کرنے سے پتہ چلتا ہے کہ ان کا حاصل دل کا سکون اور راحت ہے.......... ازدواجی زندگی کا اہم ترین مقصد راحت وسکون دل ہے، جس آشیانہ وکاشانہ میں یہ چیز موجود ہے گویا کہ وہ گھرانہ اس مقصد میں کامیاب ہے، جس جگہ دنیا کی تمام آسائش موجود ہوں مگر سکون وچین کا فقدان ہو تو وہ زندگی اس لحاظ سے ناکام ہے اسلامی تعلیمات کے مطالعہ سے اندازہ ہوتا ہے کہ جو جوڑے اللہ تعالیٰ کے احکامات کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نورانی اور سنہری تعلیمات کے مطابق عملی جامہ پہنائے ہوئے ہوتے ہیں وہاں سکون وراحت قدرتی طور پر موجود ہوتا ہے، اور جہاں قدم قدم پر اللہ تعالیٰ کے حکموں سے سرتابی اور سرکشی ہو رہی ہو، دین اسلام کے خلاف علمِ بغاوت لہرایا جا رہا ہو وہاں یہ قدرتی نعمت موجود نہیں رہ سکتی۔

حضرت مفتی محمد شفیعؒ اس آیت کے ذیل میں لکھتے ہیں:

۱۔ مرد وعورت کی ازدواجی زندگی کا مقصد سکونِ قلب قرار دیا ہے۔

۲۔ یہ جب ہی ممکن ہے کہ طرفین ایک دوسرے کا حق پہچانیں اور ادا کریں ورنہ حق طلبی کے جھگڑے خانگی سکون کو برباد کر دیں گے۔

۳۔ ایک دوسرے کی حق تلفی کو حرام کر کے اس پر سخت وعیدیں سنائی گئیں۔ سزائیں مقرر کی گئیں۔ ایثار وہمدردی کی نصیحت کی گئی۔

۴۔ اللہ تعالیٰ نے زوجین کے درمیان صرف شرعی اور قانونی تعلق نہیں رکھا بلکہ ان کے دلوں میں مودّت اور رحمت پیوست کر دی۔

(ملخص از معارف القرآن ص ۳۶ ۷ ج ۲)

marfat.com

عورت کو سزا

جہاں ایمان والے مردوں اور عورتوں پر انعاماتِ خداوندی کا ذکر ہے وہاں منافق مردوں اور عورتوں کو سزا دینے کا بھی ذکر موجود ہے۔

"وَيُعَذِّبَ اللّٰهُ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْمُنٰفِقٰتِ وَالْمُشْرِكِيْنَ وَالْمُشْرِكٰتِ الظَّآنِّيْنَ بِاللّٰهِ ظَنَّ السَّوْءِ ۔ عَلَيْهِمْ دَآئِرَةُ السَّوْءِ وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَلَعَنَهُمْ وَاَعَدَّ لَهُمْ جَهَنَّمَ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا" (سورۃ الفتح ٦)

قرآن حکیم کی سورۃ الفتح میں بتایا گیا کہ اللہ تعالیٰ نے اہلِ ایمان کے دلوں پر اطمینان اتارا ہے تاکہ ان کے ایمان میں اضافہ ہو، ایمان کی زیادتی ایمان والے مردوں اور عورتوں کے لئے جنّت میں داخلے کا سبب ہے، ایمان کی زیادتی ان کے گناہوں اور خطاؤں کو مٹانے کا ذریعہ ہے، ایمان میں زیادتی اہلِ ایمان کی بڑی کامیابی ہے، اس کے مقابلے میں اسلامی تعلیمات نے منافق مردوں اور عورتوں، مشرک مردوں اور عورتوں کے بارے میں سخت انداز اپنایا ہے، جن کا وطیرہ اللہ کے ساتھ بدگمانی ہے، ان کے بارے میں آگاہ کیا گیا کہ ان پر مصائب و آلام کے پہاڑ ٹوٹیں گے اور ان پر اللہ کا غضب اترے گا، ان پر اللہ کی لعنت ہوگی، ان کے لئے جہنّم تیار ہے، ان کا ٹھکانہ بُرا ہے۔ ان پر بُرا وقت آ کر رہے گا۔ یہاں بھی اسلام نے مردوں اور عورتوں کے ساتھ خیر خواہی اور ہمدردی کا اظہار کیا ہے کہ وہ برا وقت آنے سے پہلے بری حرکات سے باز آ جائیں، وہ خطرناک راہوں پہ چلنے سے احتراز کریں۔

عورتوں کے ساتھ نرمی کا حکم

اللہ تعالیٰ نے مردوں کو عورتوں کے ساتھ نرمی والا سلوک روا رکھنے کا حکم دیا ہے۔

"يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا يَحِلُّ لَكُمْ اَنْ تَرِثُوا النِّسَآءَ كَرْهًا ؕ وَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ لِتَذْهَبُوْا بِبَعْضِ مَآ

marfat.com

اٰتَیْتُمُوْھُنَّ اِلَّآ اَنْ یَّاْتِیْنَ بِفَاحِشَۃٍ مُّبَیِّنَۃٍ وَّ عَاشِرُوْھُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ فَاِنْ کَرِھْتُمُوْھُنَّ فَعَسٰٓی اَنْ تَکْرَھُوْا شَیْئًا وَّ یَجْعَلَ اللّٰہُ فِیْہِ خَیْرًا کَثِیْرًا" (سورۃ النساء)

اے اہلِ ایمان! تمہارے لیئے یہ حلال نہیں کہ تم زبردستی عورتوں کے وارث بن بیٹھو، اور نہ یہ حلال ہے کہ انہیں تنگ کر کے ان کے مہر کا کچھ حصہ لے اڑو جو تم انہیں دے چکے ہو، ہاں اگر کوئی صریح بدچلنی کی مرتکب ہوں تو ایسا کر سکتے ہو،.......... ان کے ساتھ اچھے طریقے سے زندگی گزارو، اگر تم انہیں ناپسند کرو تو ہوسکتا ہے کہ ایک چیز تمہیں ناپسند ہو مگر اللہ تعالیٰ نے اسی میں بہت کچھ بہتری رکھ دی ہو۔

حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانویؒ اس آیت کے ذیل میں لکھتے ہیں۔ "مال کا مالک ہونا تین طرح ہے"۔

۱۔ اس عورت کا جو حق شرعی میراث میں ہے اس کو خود لے لیا جاوے اس کو نہ دیا جائے۔

۲۔ اس کو نکاح نہ کرنے دیا جائے یہاں تک کہ وہ یہاں ہی مر جائے، پھر اس کا مال لے لیں یا اپنے ہاتھ سے کچھ دے۔

۳۔ خاوند اس کو بے وجہ مجبور کرے کہ وہ اس کو کچھ مال دے تب یہ اس کو چھوڑے۔

اوّل اور تیسری صورت میں جبر کی قید سے یہ فائدہ ہے کہ اگر یہ امور بالکل عورت کی خوشی سے ہوں تو جائز ہے اور حلال ہے اور دوسری صورت میں یہ جبر واقع میں نکاح سے روکنے میں ہے، جس سے غرض مال لینا ہے۔ (بیان القرآن)

اسلام نے مردوں کو عورتوں کا زبردستی مالک بننے سے روکا ہے، مہر لینے کی غرض سے ان کو بے جا تنگ کرنے پر پابندی عائد کی ہے.......... ہاں اسلام نے اس بات کی اجازت دی ہے کہ اگر عورت بدچلن ہو تو اس کا مہر واپس لیا جا سکتا ہے.......... ساتھ ہی

marfat.com

عورت کے ساتھ حسن سلوک کی تعلیم دی گئی ہے، اور اس امکان کا بھی رد موجود ہے کہ اگر تم کسی وجہ سے عورت کو ناپسند کرو تو یہ کوئی وجہ نہیں ہے اللہ کی طرف سے تمہارے لئے اس عورت میں بھلائی اور بہتری موجود ہے۔

عورت پر الزام تراشی

اسلام نے پاکدامن عورتوں کے دامنِ عصمت کو داغدار کرنے والوں کو سخت وعید سنائی ہے، اور ان پاکباز عورتوں کے بارے میں زبان کھولنے کی اجازت نہیں دی، جو لوگ بلاوجہ عورتوں پر الزام تراشی اور بہتان طرازی کرتے ہیں ان کو سخت عذاب سے ڈرایا گیا ہے، اہل ایمان کو اس موقع پر کہا جاتا ہے کہ جب پاکدامن عورتوں پر تہمت لگے تو اپنے دل میں نیک گمان رکھیں، اسی لئے اسلام نے افترا پردازوں کو اس بات کا پابند کیا ہے کہ وہ چار گواہ لے کر آئیں، اگر وہ گواہ پیش نہ کرسکیں تو جھوٹے ہیں۔ اسلام نے اہل ایمان کو اس بات کی نصیحت کی کہ وہ ایسا نہ کریں۔

سورۃ النور کی ایک آیت میں ارشاد ہے۔

''جو لوگ پرہیز گار عورتوں کو بدکاری کا عیب لگائیں اور اس پر چار گواہ نہ لائیں تو ان کو اسّی درّے مارو اور کبھی ان کی گواہی قبول نہ کرو اور یہی بدکردار ہیں''

اس سے یہ معلوم ہوا کہ

۱۔ پاکدامن عورتوں پر عیب لگانا سخت جرم ہے۔

۲۔ پاکدامن عورتوں پر عیب لگانے والا چار گواہ پیش کرے۔

۳۔ اگر گواہ نہ پیش کرسکے تو اسے اسی دُرّے لگا کر نشان عبرت بنایا جائے۔

۴۔ پاکدامن عورتوں پر عیب لگانے والا مردود الشہادت ہے۔

۵۔ ایسا شخص خود بدکردار ہے۔

marfat.com

عورت کی پاکدامنی

اسلام نے عورتوں کی پاکدامنی کے لئے بھی بعض قوانین وضع کئے ہیں۔ مثلاً

۱۔ مومن عورتوں کو اپنی نگاہیں نیچی رکھنے کا صریح حکم دیا، نگاہ بلند رکھنے سے کئی مفاسد پھیلنے کا اندیشہ تھا۔

۲۔ مومن عورتوں کو اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کا حکم دیا گیا ہے۔

۳۔ مومن عورتیں اپنے زیور کے مقامات کو ظاہر نہ کیا کریں۔

۴۔ عورتیں اپنے سینوں پر اوڑھنیاں اوڑھے رہا کریں۔

۵۔ کسی پر اپنی زینت اور سنگار کے مقامات کو ظاہر نہ کریں۔

۶۔ اپنے پاؤں اس طرح زمین پر نہ ماریں کہ پازیب یا پاؤں کی آواز دوسروں کے کانوں تک پہنچے۔

کن عورتوں سے نکاح جائز نہیں

اسلام نے اہلِ ایمان پر نکاح کے سلسلہ میں کچھ پابندیاں عائد کی ہیں۔

۱۔ اہل ایمان کو کہا گیا ہے کہ وہ مشرک عورتوں سے اس وقت تک شادی نہ کریں جب تک وہ ایمان والی نہ بن جائیں۔ اگر چہ وہ مشرک عورت مرد کو کتنی ہی اچھی اور بھلی کیوں نہ لگے۔ (سورۃ البقرہ: ۲۲۱)

۲۔ مشرک عورت سے ایمان والی لونڈی بہتر قرار دی گئی ہے۔ (البقرہ)

۳۔ مشرک مردوں کو اس وقت تک ایمان والی عورت بیاہ کر نہ دی جائے جب تک وہ اسلام قبول نہیں کر لیتے۔ (البقرہ)

۴۔ مشرک مرد کے مقابلہ میں مومن غلام کو بہتر قرار دیا گیا ہے۔ (البقرہ)

۵۔ مشرک مرد اور مشرکہ عورتیں دوسروں کو جہنم کی طرف بلاتے ہیں۔

۶۔ اگر یتیم لڑکی کے ساتھ عدل وانصاف قائم نہ رکھ سکنے کا اندیشہ ہو تو اس کے علاوہ مرد کو دو دو، تین تین اور چار چار عورتوں سے شادی کی اجازت دی گئی ہے۔ (سورۃ النساء: ۳)

marfat.com

۷۔ زمانہ جاہلیت کی طرح زمانہ اسلام میں اپنے والد کی منکوحہ کے ساتھ شادی کی اجازت نہیں دی گئی۔

۸۔ ماؤں، بہنوں، بیٹیوں، پھوپھیوں، خالاؤں، بھتیجیوں، بھانجیوں اور رضاعی ماؤں سے نکاح کو حرام قرار دیا گیا ہے۔

۹۔ ساسیں اور وہ عورتیں حرام قرار دی گئی ہیں جن کی ماں کے ساتھ مباشرت کر لی گئی ہے۔

۱۰۔ صُلبی بیٹوں کی بیویوں کے ساتھ بھی نکاح کرنا حرام ہے۔

۱۱۔ دو بہنوں کو ایک ہی شوہر کے نکاح میں آنا بھی حرام ہے۔

۱۲۔ جو عورت پہلے کسی کے نکاح میں ہو اس کا دوسرے شخص کے نکاح میں جانا بھی حرام ہے۔

۱۳۔ اہل ایمان کا بدکار عورت کے ساتھ نکاح کرنا حرام ہے۔

ان کے علاوہ جو عورتیں ہیں اسلام نے ان کے ساتھ نکاح کرنے کی اجازت دی ہے۔

عورت و مرد کی مثال

اللہ تعالیٰ نے قرآن حکیم میں عورت کو کھیتی قرار دیا ہے۔ارشاد ہے۔

"نِسَآءُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَأْتُوْا حَرْثَكُمْ اَنّٰى شِئْتُمْ وَقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّكُمْ مُّلٰقُوْهُ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ" (سورۃ البقرہ:۲۲۳)

تمہاری عورتیں تمہاری کھیتیاں ہیں، تمہیں اختیار ہے، جس طرح چاہو اپنی کھیتی میں جاؤ، اور اپنے مستقبل کی فکر کرو، اور اللہ تعالیٰ کی ناراضگی سے بچو۔ جان لو کہ تمہیں ایک دن اس سے ملنا ہے، اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اہلِ ایمان کو خوشخبری سنائیں۔

اس مقام پر اللہ تعالیٰ نے عجیب انداز میں ایک حکیمانہ ارشاد فرمایا کہ عورتیں

marfat.com

مردوں کی تفریح کا سامان ہی نہیں ہیں بلکہ مرد اور عورت کا تعلق کھیت اور کسان سا ہے، کہ کسان کھیت میں سیر و سیاحت کی بجائے حصول پیداوار کے لئے وہاں جاتا ہے، اسی طرح اللہ تعالیٰ نے مردوں کو حکم دیا کہ وہ انسانیت کی اس کھیتی میں سیر و تفریح کی بجائے پیداوار حاصل کرنے کی کوشش کریں، گویا کہ مرد کو کسان سے اور عورت کو کھیت سے تشبیہ دی۔ پھر اس کھیتی سے جو پیداوار حاصل ہو اسے دین، اخلاق اور آدمیت کا درس دیا جائے، اسے عمدہ عادات و اطوار سے آراستہ کیا جائے .... تا کہ تمہارے دنیا سے چلے جانے کے بعد تمہارے پیچھے رہنے والے احکام خداوندی کے پیروکار اور تابعدار رہوں۔

اسلام نے تحفظِ نسب پر بڑا زور دیا ہے، اسی بناء پر اپنی کھیتی کے استعمال کا حکم دیا گیا، تاکہ آگے نسلِ انسانی بڑھے اور مرد و عورتیں حلال و جائز طریقے استعمال کریں، زنا اور بدکاری کے مرتکب نہ ہوں اس سے انسانی تمدن کی بنیادیں ہل جاتی ہیں اور خاندان کی جڑیں کٹ جاتی ہیں، اسی بناء پر زنا کو قانوناً جرم قرار دے کر اس پر کڑی سزا تجویز کی گئی ہے، اور نہ صرف زنا کو حرام قرار دیا گیا بلکہ اس کی طرف لے جانے والے تمام اسباب و دواعی کو بھی بیخ و بن سے اکھاڑنے کا درس دیا گیا ہے۔

مہر کی ادائیگی کا حکم

اللہ تعالیٰ نے عورتوں کو مہر دینے کا حکم دیا ہے، جو ان کا حق ہے۔

"وَاٰتُوا النِّسَآءَ صَدُقٰتِهِنَّ نِحْلَةً فَاِنْ طِبْنَ لَكُمْ عَنْ شَيْءٍ مِّنْهُ نَفْسًا فَكُلُوْهُ هَنِيْٓـًٔا مَّرِيْٓـًٔا" (سورۃ النساء:۴)

عورتوں کے مہر خوش دلی سے ادا کر دیا کرو، ہاں اگر وہ اپنی خوشی سے تمہیں اپنے مہر کا کچھ حصہ معاف کر دیں تو اسے تم مزے سے کھا سکتے ہو۔

اسلام نے خوش دلی سے عورتوں کو مہر ادا کرنے کا حکم دیا ہے، زمانہ جاہلیت میں اگرچہ عورت کے لئے مہر مقرر کیا جاتا تھا لیکن کئی دوسرے ہتھکنڈے بروئے کار لاتے ہوئے انہیں اس حق سے محروم کر دیا جاتا تھا، جیسے لڑکی کا ولی مہر کی رقم خود ہتھیا لیتا تھا، نکاح

marfat.com

شغار کے ذریعہ اسے محروم کر دیا جاتا تھا، نکاحِ شغار کا مطلب یہ کہ اگر ایک شخص کسی کو اپنی بیٹی یا بہن اس شرط پہ نکاح کر کے دیتا تھا کہ دوسرا شخص بھی اپنی بیٹی یا بہن پہلے کے نکاح میں دے دے، اور مہر کسی کا کچھ نہ ہو، حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس طریقہ نکاح اور عورت کو حقِ مہر سے محروم کرنے سے منع کیا ہے۔ حضرت نافع بن عمرؓ کہتے ہیں۔

"نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ مِنَ الشِّغَارِ" (بخاری، کتاب الحیل)

بسا اوقات مرد اگر مہر ادا نہ کرنا چاہتا تو بیوی پہ الزام تراشی کر دیا کرتا تھا، عویمر نامی ایک شخص نے اپنی بیوی پر زنا کا الزام لگایا، آپؐ نے ان میں سے لعان قرار دیا اور دونوں کے درمیان تفریق ہوگئی۔ عویمر نے اسی رواج کی بناء پر مہر کی واپسی کا مطالبہ کیا تھا، جسے آپؐ نے رد کر دیا تھا۔ (بخاری، کتاب الطلاق)

اسلام نے عورتوں پر رحم کرتے ہوئے ایسی حیلہ سازیوں سے منع کیا جن کا مقصد عورتوں کو مہر سے محروم رکھنا تھا۔ اسی لئے ان کو بطیب خاطر مہر ادا کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

عورتوں سے مہر واپس لینے کی ممانعت

پہلی عورت کی موجودگی میں دوسری عورت کے ساتھ شادی کرنے سے اسلام نہیں روکتا لیکن پہلے والی سے دیا ہوا مہر واپس لینے کو درست نہیں سمجھتا ارشاد ہے۔

"وَاِنْ اَرَدْتُّمُ اسْتِبْدَالَ زَوْجٍ مَّكَانَ زَوْجٍ وَّاٰتَيْتُمْ اِحْدٰهُنَّ قِنْطَارًا فَلَا تَاْخُذُوْا مِنْهُ شَيْئًا اَتَاْخُذُوْنَهٗ بُهْتَانًا وَّ اِثْمًا مُّبِيْنًا" (سورۃ النساء:۲۰)

اگر تم ایک بیوی کی جگہ دوسری بیوی لانے کا ارادہ کر چکو...... تو خواہ تم نے اسے ڈھیر سا مال ہی کیوں نہ دیا ہو...... اس میں سے کچھ بھی واپس نہ لینا۔ کیا تم اسے بہتان لگا کر اور صریح ظلم کر کے واپس لو گے؟

زمانہ جاہلیت کے بعض فرسودہ طریقوں کو مدنظر رکھتے ہوئے اگر شوہر بیوی کو

marfat.com

طلاق دینا چاہتا اور بلا وجہ وہ اس بیوی کو چھوڑ کر دوسری سے نکاح کرنا چاہتا تو وہ مہر کی واپسی کا مطالبہ کرتا تھا، عورتوں کو اس سلسلہ میں پریشان بھی کیا جاتا تھا، اس آیت مبارکہ میں صاف طور پر ایسا کرنے سے منع کیا گیا ہے کہ اگر تم نے ڈھیروں سامان بھی دیا ہے پھر بھی اس سے نہیں لے سکتے اس سے اندازہ کرنا مشکل نہیں ہے کہ اسلام نے طبقہ خواتین پر کس قدر رحم وکرم کی تعلیم دی ہے .... اگر اسلام اس بے ہودہ پن پر قدغن نہ لگاتا تو آج دنیا بھر میں چھینا جھپٹی اور شور شرابہ بپا ہوتا۔

ایک دوسرے مقام پر ارشاد ہے:

"وَ كَيْفَ تَأْخُذُوْنَهٗ وَ قَدْ اَفْضٰى بَعْضُكُمْ اِلٰى بَعْضٍ وَّ اَخَذْنَ مِنْكُمْ مِّيْثَاقًا غَلِيْظًا" (سورۃ النساء:۲۱)

تم اس سے کس طرح لے سکتے ہو، جب کہ تم ایک دوسرے سے لطف اندوز ہو چکے ہو اور وہ تم سے پختہ عہد لے چکی ہے۔

اسلام نے عورتوں پر مزید رحم وکرم کرتے ہوئے مردوں کو اس جرات و بے باکی سے روکا جس کو بروئے کار لا کر وہ عورتوں سے عطاء کردہ مہر واپس لینے کی طمع وحرص رکھتے تھے، اسلام نے صاف بتایا کہ ایک چیز دے کر، لطف ولذت اٹھا کر تم کس طرح مہر واپس لینے کا حق رکھتے ہو، تمہیں حق نہیں پہنچتا کہ تم ان بیچاریوں سے مہر دے کر واپس لو، تمہارے درمیان نکاح کی صورت میں ایک پیمان ہو چکا تھا، جس میں تم نے ان کو مہر کا مالک بنا دیا تھا، جب کسی کو کوئی چیز دے دی جائے اور دے کر واپس لی جائے تو ایسا ہی ہے جیسے کوئی کتا قے کرنے کے بعد اسے چاٹ لے۔

سورۃ النساء میں اسی مضمون سے متعلق ارشاد فرمایا:

"فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِهٖ مِنْهُنَّ فَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ فَرِيْضَةً ۚ وَ لَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا تَرٰضَيْتُمْ بِهٖ مِنْۢ بَعْدِ الْفَرِيْضَةِ" (سورۃ النساء:۲۴)

marfat.com

پس از دواجی زندگی کا جولطف تم ان عورتوں سے اٹھاؤ اس کے بدلے ان کے مہر بطور فرض ادا کرو، ہاں اگر مہر کی قرار داد ہو جانے کے بعد باہمی رضا مندی سے تمہارے درمیان کوئی سمجھوتہ ہو جائے تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔

اسلام نے عورتوں پر ایک احسان یہ کیا کہ اس نے مردوں کو اس بات کا پابند بنایا کہ وہ جن عورتوں سے ازدواجی تعلقات کا آغاز کر چکے ان کو مہر ادا کریں، مہر کی ادائیگی مردوں پر فرض کی گئی ہے، اگر محض نکاح ہو جائے اور رخصتی نہ ہو اور نہ ہی مرد کو ازدواجی تعلقات (صحبت وطی وغیرہ) قائم کرنے کا موقع بھی میسر نہ آئے اور اس سے پہلے ہی وہ عورت کو طلاق دے دے تو اس پر آدھے مہر کی ادائیگی واجب ہوگی، اگر ازدواجی تعلقات قائم ہونے کے بعد طلاق دی تو پورا مہر عورت کو دینا واجب ہے۔ اسلام نے مردوں کو سختی سے حکم دیا ہے کہ وہ ازدواجی تعلقات قائم ہونے کے بعد مہر کی ادائیگی ضرور کریں، جو شخص اس حکم میں کوتاہی کرے گا گویا کہ وہ اسلامی تعلیمات سے انحراف کا مرتکب ہوگا، یہ تو مرد کا اخلاقی فریضہ بھی ہے کہ جب نکاح کا مقصود مل گیا تو بیوی کے حق میں کوتاہی نہ کرے، شریعت نے بیوی کو یہ حق بھی دیا ہے کہ اگر مہر معجّل ہو تو مہر کی وصولی تک وہ شوہر کے پاس جانے سے انکار کر سکتی ہے۔ (ملخص از معارف القرآن ص ۳۶۶ ج ۲)

عورتوں کے ساتھ نرم روی کا حکم

قرآن حکیم نے ایک مقام پر مردوں کی نگرانی اور عورتوں کے ساتھ کیئے جانے والے معاملات کا ذکر کیا ہے۔

"اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ عَلَى النِّسَآءِ بِمَا فَضَّلَ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ وَّبِمَآ اَنْفَقُوْا مِنْ اَمْوَالِهِمْ فَالصّٰلِحٰتُ قٰنِتٰتٌ حٰفِظٰتٌ لِّلْغَيْبِ بِمَا حَفِظَ اللّٰهُ وَالّٰتِيْ تَخَافُوْنَ نُشُوْزَهُنَّ فَعِظُوْهُنَّ وَاهْجُرُوْهُنَّ فِي الْمَضَاجِعِ وَاضْرِبُوْهُنَّ فَاِنْ اَطَعْنَكُمْ فَلَا تَبْغُوْا

عَلَيْهِنَّ سَبِيْلاً اِنَّ اللّٰهَ عَلِيًّا كَبِيْرًا" (سورۃ النساء:۳۴)

مرد عورتوں پر قوام ہیں، اللہ تعالیٰ نے ان میں سے ایک کو دوسرے پر فضیلت دی ہے، اس وجہ سے کہ مرد اپنے اموال خرچ کرتے ہیں، جو نیک عورتیں ہوتی ہیں وہ تابعدار ہوتی ہیں، مردوں کے پیچھے اللہ تعالیٰ کی حفاظت ونگرانی میں ان کے حقوق کی حفاظت کرتی ہیں .... جن عورتوں سے تمہیں سرکشی کا اندیشہ ہو انہیں سمجھاؤ، خواب گاہوں میں ان سے علیحدگی اختیار کرو، اور انہیں سزا دو، پھر اگر وہ تمہاری تابعدار ہو جائیں تو خواہ مخواہ ان کو سزا دینے کے بہانے نہ تلاش کرو، بے شک اللہ بڑا اور بالاتر ہے۔

قرآن حکیم نے اس مقام پر جہاں مردوں کی بالا دستی اور نگرانی کا ذکر کیا، وہاں عورتوں کی نیکی، تابعداری کا ذکر بھی کیا گیا، عورتوں میں سرکشی کا مادہ پیدا ہو جائے تو اولاً انہیں سمجھانے کی تلقین کی گئی، پھر انہیں خواب گاہوں سے دور رکھ کر تنبیہ کرنے کا درس دیا گیا، پھر معمولی سزا دینے کا ذکر کیا گیا .... پھر قرآن نے عورتوں پر یہ احسان کیا کہ مردوں کو اس بات کا پابند بنا دیا کہ اگر تابعدار بن جائیں تو خواہ مخواہ کے بہانے تلاش کرتے ہوئے سابقہ کسر پوری کرنے کی کوشش نہ کرو۔

قرآن کی اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ خاندانی نظام میں اسلام نے مرد کو ایک ناظم کی حیثیت دی ہے، تاکہ وہ اپنے گھر میں نظم وضبط قائم رکھے، اسلام ڈھیلے ڈھالے خاندانی نظام کو پسندیدگی کی نظر سے نہیں دیکھتا۔ جس میں گھر کے افراد کے اخلاق ومعاملات کو درست رکھنے کی کسی کے پاس اتھارٹی نہ ہو، اخلاق ومعاملات کو درست رکھنے کے لئے مرد کو فُل اتھارٹی حاصل ہے، .... مرد کو نظامت دی گئی مگر اس میں اسلام نے کہیں بھی یہ حکم نہیں دیا کہ وہ گھر کے افراد کو اپنے جبر وقہر کا نشانہ بنائے، بیوی پر ظلم وتشدد کرے اور وہ ایک بے بس لونڈی کی طرح ظلم وقہر برداشت کرتی چلی جائے۔

ایک عورت کی طرف میلان

جس شخص کی ایک سے زیادہ بیویاں ہوں اس کو انصاف کا ترازو قائم رکھنے کا حکم

marfat.com

دیا گیا ہے۔

"وَلَنْ تَسْتَطِيْعُوْا اَنْ تَعْدِلُوْا بَيْنَ النِّسَآءِ وَلَوْ حَرَصْتُمْ فَلَا تَمِيْلُوْا كُلَّ الْمَيْلِ فَتَذَرُوْهَا كَالْمُعَلَّقَةِ" (النساء:۱۲۹)

بیویوں کے درمیان پورا پورا عدل کرنا تمہارے بس میں نہیں ہے، تم چاہو بھی تو اس پر قادر نہیں ہو سکتے، ایک بیوی کی طرف اس طرح نہ جھک جاؤ کہ دوسری کو ادھر لٹکتا چھوڑ دو۔

اسلام نے مردوں کو تعلیم دی ہے کہ اگر وہ عدل وانصاف کا میزان قائم رکھ سکتے ہوں تو ایک بیوی کے علاوہ دو، تین اور چار تک سے شادی کر سکتے ہیں، اگر وہ ان میں عدل و انصاف قائم نہ کر سکیں تو پھر ایک ہی بیوی ان کے لئے کافی ہے، سب بیویوں میں مساوات قائم نہ رکھ سکے تو ایک ہی پہ اکتفا کرلے شارعِ اسلام حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے عمل وکردار سے بہت سی بیویوں کے درمیان عدل ومساوات کا ترازو قائم کر کے دکھایا، حضرت عائشہؓ کے ارشاد کے مطابق آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی بیویوں کے درمیان برابری اور عدل کا پورا اہتمام کیا کرتے تھے، اور پھر بارگاہ الٰہی میں عرض کرتے تھے کہ اے اللہ! میری یہ منصفانہ تقسیم اور مساوات اس چیز میں ہے جو میرے اختیار میں ہے، اس لئے جو چیز آپ کے اختیار میں ہے میرے اختیار میں نہیں، یعنی دل کے میلان اور رجحان پر میری گرفت نہ کیجئے۔

اسلام نے انسانی مزاج کا بھی خیال رکھا ہے، سورۃ النساء کی آیت ۱۲۹ میں ایک اشارہ اس بات کی طرف یہ دیا کہ ہر حال میں انسان ہر حیثیت سے دو بیویوں میں برابری والا معاملہ نہیں کرسکتا، اس لئے کہ بیویوں میں بھی تو کچھ نہ کچھ ایسا فرق موجود ہے، ایک خوبصورت ہے دوسری بدصورت، ایک جوان ہے دوسری بوڑھی، ایک بیمار ہے، دوسری تندرست، ایک بدمزاج ہے دوسری خوش مزاج، اس میں فطری بات ہے کہ انسان کا دل زیادہ اسی طرف مائل ہوگا جو اس کے دل کو زیادہ اچھی لگے گی، اس طبعی میلان پر اسلام اس کی گرفت نہیں کرتا اس لئے کہ دل اس کے اختیار سے باہر ہے، ہاں اسلام مرد سے اس بات

marfat.com

کا تقاضا اور مطالبہ کرتا ہے کہ ایک بیوی کی طرف پوری طرح اس انداز میں متوجہ ہوکر دوسری کو انتظار کی صلیب پہ چڑھا دینا کہ عملی طور پر وہ بے شوہر والی عورت لگے تو ایسا کرنے سے گریز لازم ہے، ایک طرف میلان ورحجان فطری امر ہے لیکن دوسری کو یونہی معلق نہ چھوڑ دیا جائے۔

بیوی میاں میں باہمی صلح کا حکم

گھریلو معاملات میں بیوی وخاوند کے مابین اختلاف **کا** پایا جانا فطری عمل ہے، اس اختلاف کو ختم کر کے صلح کرنے کا حکم یوں دیا گیا ہے۔

"وَاِنِ امْرَاَةٌ خَافَتْ مِنْ بَعْلِهَا نُشُوْزًا اَوْ اِعْرَاضًا فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا اَنْ يُّصْلِحَا بَيْنَهُمَا صُلْحًا وَالصُّلْحُ خَيْرٌ وَاُحْضِرَتِ الْاَنْفُسُ الشُّحَّ وَاِنْ تُحْسِنُوْا وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا" (النساء:۱۲۸)

جب کسی عورت کو اپنے خاوند سے بدسلوکی یا بے رخی کا اندیشہ ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں کہ بیوی میاں آپس میں صلح کرلیں، صلح بہرحال بہتر ہے، دل تنگ دلی کی طرف جلدی مائل ہو جاتے ہیں۔ لیکن اگر تم احسان سے پیش آؤ اور خدا سے ڈرو تو یاد رکھنا کہ اللہ تعالیٰ تمہارے اس طرز عمل سے بے خبر نہ ہوگا۔

اگر بعض ناگزیر وجوہات کی بناء پر گھر میں ایسے حالات پیدا ہوگئے کہ مرد اور عورت کا اکٹھے رہنا مشکل ہو گیا ہے تو اسلام نے مرد کو طلاق کا اور عورت کو خلع کا حق دیا ہے، بعض وجوہات کی بناء پر اسلامی عدالت کو یہ اختیار حاصل ہے کہ وہ ایسے نکاح کو توڑ دے جو بجائے رحمت کے زحمت بن گیا ہے .... مرد و عورت میں جب تفریق ہوگئی تو اب اسلام انہیں ہاتھ پاؤں توڑ کر ماضی کے تلخ حقائق کو یاد کر کے گھلنے اور پگھلنے کی بجائے اپنی نئی منزل تلاش کرنے میں رکاوٹ نہیں بنتا۔ عورت کو دوسری شادی کرنے سے نہیں روکتا .... ہاں پہلے خاوند سے علیحدگی کے بعد عدت گزارنا پڑتی ہے، اسلام نے مرد کی ذمہ

marfat.com

داری میں یہ بات شامل کر دی ہے کہ وہ عدت کے دوران اس کا نان ونفقہ برداشت کرے، اس دوران اس کے ساتھ حسنِ سلوک کی تعلیم دی گئی، پھر رخصت کے وقت مناسب اخراجات کی ادائیگی بھی مرد کے ذمّہ ہے۔

عورت و مرد کے درمیان صلح کا طریقہ

اگر میاں بیوی کے حالات اس حد تک بگڑ جائیں کہ آپس میں صلح نہیں کر سکتے ایسے میں خاندان کے دوسرے دانشمند حضرات کو کہا گیا ہے کہ وہ صلح کرائیں اس کا حکم یوں دیا گیا۔

"وَاِنْ خِفْتُمْ شِقَاقَ بَیْنِهِمَا فَابْعَثُوْا حَکَمًا مِّنْ اَهْلِهٖ وَحَکَمًا مِّنْ اَهْلِهَا اِنْ یُّرِیْدَآ اِصْلَاحًا یُّوَفِّقِ اللّٰهُ بَیْنَهُمَا" (النساء:۳۵)

اور اگر تم لوگوں کو بیوی میاں کے تعلقات بگڑ جانے کا اندیشہ ہو تو ایک فیصل مرد کے رشتہ داروں میں سے اور ایک عورت کے رشتہ داروں میں سے مقرر کرو، وہ دونوں اصلاح کرنا چاہیں گے تو اللہ ان کے درمیان موافقت کی صورت نکال دیں گے۔ (دونوں سے مراد ثالث بھی اور زوجین بھی)

بیوی میاں کے درمیان اگر ناچاقی پیدا ہو جائے تو قرآن نے ان کے مابین صلح کرانے کی ترغیب دیتے ہوئے بتایا کہ جانبین سے منصف کا انتخاب کیا جائے جسے اللہ تعالیٰ نے قوت فیصلہ دے رکھی ہے۔ مرد کے قرابت داروں میں سے کسی سمجھدار منصف کو مرد کے پاس بھیجا جائے۔ عورت کے قرابتداروں میں سے کسی منصف سمجھدار کو عورت کے پاس بھیجا جائے، اس لئے کہ اقارب اندرونی حالات سے آگاہ ہوتے ہیں، اور انہیں اس بات کی فکر دامن گیر ہوتی ہے کہ معاملہ کسی طرح سلجھ جائے۔ سیّدنا علی المرتضیٰؓ کے پاس ایک خاوند اور بیوی جب اپنا جھگڑا لے کر آئے تو حضرت علیؓ نے اسی قرآنی حکم کو سامنے رکھتے ہوئے دونوں کے قرابت داروں میں سے منصف کا انتخاب کرنے کا حکم دیا تھا، پھر اس حکم کی تعمیل

marfat.com

کی گئی، حضرت علیؓ نے پنچایت کو کہا کہ اگر دونوں میں نبھاہ ہوتا دیکھو تو صلح کرا دینا اور اگر نبھاہ ناممکن ہے تو دونوں میں تفریق کرا دینا۔

اسلام نے یہاں بھی ایک گھر کی گاڑی کے ان دو پہیوں کو درست سمت پر چلانے کی تعلیم دی ہے۔ اور ایسا ناصحانہ اور حکیمانہ انداز اپنایا ہے کہ مرد اور عورت کا باہمی جھگڑا گھر کی چار دیواری کے اندر ہی حل ہو جائے اگر جھگڑا زیادہ ہو جائے تو پھر خاندان کے بااثر، دیانت دار اور قوت فیصلہ رکھنے والے اصلاح پسند دو حَکَم ان کا معاملہ طے کرا دیں۔ مفتی محمد شفیعؒ لکھتے ہیں۔ اس عجیب وغریب قرآنی نظام محکم پر ایک اجمال نظر ڈالئے جو اس نے گھریلو جھگڑوں کو ختم کرنے کے لئے دنیا کو دیا ہے۔

ا۔ گھر کا جھگڑا گھر ہی میں تدریجی تدبیروں کے ساتھ چکا دیا جائے۔

۲۔ یہ صورت ممکن نہ رہے تو حکام یا برادری کے لوگ دو حکموں کے ذریعے ان میں مصالحت کرا دیں تاکہ گھر میں نہیں تو خاندان کے اندر محدود رہ کر جھگڑا ختم ہو سکے۔

(معارف القران)

عورت کے حقوق

قرآن کریم میں عورت کے حقوق کا ذکر یوں کیا گیا ہے۔

"وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِي عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوفِ وَلِلرِّجَالِ عَلَيْهِنَّ دَرَجَةٌ" (سورۃ البقرہ: ۲۲۸)

عورتوں کے لئے بھی معروف طریقے پر ویسے ہی حقوق ہیں جیسے مردوں کے حقوق ان پر ہیں۔ ہاں مردوں کو ان پر ایک درجہ حاصل ہے .... جس طرح مرد کے حقوق عورت پر ہیں اسی طرح اسلام نے عورت کے حقوق مرد پر لازم قرار دیئے ہیں۔ خاندانی نظام میں ازدواجی زندگی کو بڑی اہمیت حاصل ہے۔ اور ازدواجی زندگی کی اصل روح محبت اور پیار ہے، مرد کو اگر اللہ تعالیٰ نے گھر کا نگران بنایا ہے تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ عورت کو آزادی دے دی گئی ہے، بلکہ اس پر لازم ہے کہ خاوند کے حقوق کا خیال رکھے۔ اور

marfat.com

خاوند کو حقوق پورے کرنے کی زیادہ تاکید "درجہ" کے لفظ سے سمجھ میں آتی ہے۔

سابق مفتی اعظم پاکستان مولانا مفتی محمد شفیع صاحبؒ لکھتے ہیں:

"لَهُنَّ مِثْلُ الَّذِيْ عَلَيْهِنَّ" یعنی ان کے حقوق مردوں کے ذمہ ہیں جیسے کہ ان کے ذمہ مردوں کے حقوق ہیں، اس میں مردوں کے حقوق کا ذکر عورتوں کے حقوق سے پہلے کیا، جس کی ایک وجہ تو یہ ہے کہ مرد تو اپنی قوت خداداد و تفوّق کی بناء پر عورت سے اپنے حقوق وصول کر ہی لیتا ہے، فکر عورتوں کے حقوق کی ہونی چاہئے، کہ وہ عادۃً اپنے حقوق زبردستی وصول نہیں کرسکتیں، دوسرا اشارہ اس میں یہ بھی ہے کہ مردوں کو عورت کے حقوق ادا کرنے میں مسابقت کرنا چاہئے۔ (معارف القرآن ص۵۵۲ ج۱)

عورت و مرد کی جدو جہد

"لِلرِّجَالِ نَصِيْبٌ مِّمَّا اكْتَسَبُوْا وَلِلنِّسَاءِ نَصِيْبٌ مِّمَّا اكْتَسَبْنَ وَسْئَلُوْا اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهٖ" (النساء:۳۲)

جو کچھ مردوں نے کمایا ہے اس کے مطابق ان کا حصہ ہے اور جو کچھ عورتوں نے کمایا ہے اس کے مطابق ان کا حصہ ہے، اللہ تعالیٰ سے اس کا فضل مانگتے رہو۔

اسلامی تعلیمات میں مرد اور عورت کے لئے عدل و انصاف کے پیمانے موجود ہیں، اسلام نے واضح کیا کہ مرد اپنے فکر و عمل اور جہد و کاوش سے جو چیز حاصل کریں گے وہ انہی کا مقدر ہے، حسد اور دوسروں کے پاس نعمت خدا کی فراوانی دیکھ کر جل بھن کر اپنے اعمال کو داؤ پہ لگانے کی بجائے اس ذاتِ حق سے اس کا فضل ہی مانگنا چاہئے۔ مرد اور عورت کو اپنے دائرہ کار اور شرعی حدود میں رہتے ہوئے آگے بڑھنے کی تعلیم موجود ہے۔ اسے اسلام مستحسن قرار دے رہا ہے لیکن دوسرے کی نعمتوں کے زوال و انحطاط کی تمنائیں رکھنا مذموم ہے۔

marfat.com

ماں کا کام

قرآن حکیم نے ایک ماں کو یہ حکم دیا ہے کہ وہ اپنے بچوں کو دو سال تک دودھ پلائے، اس دوران اس کا کھانا اور کپڑا دستور کے مطابق بچے کے والد کے ذمہ ہے، اسی طرح اسلام نے عورت کا خیال رکھتے ہوئے دستور وضع کیا کہ کسی کو اس کی ہمت سے زیادہ تکلیف نہ دی جائے، ماں کو اس کے بچے کے سبب نقصان نہ پہنچایا جائے اور نہ ہی باپ کو اولاد کی وجہ سے پریشان کیا جائے، بچے کا نان ونفقہ والد کے ذمہ ہے، اگر عورت دودھ چھڑانا چاہتی ہے تو دونوں باہمی رضامندی سے ایسا کریں۔

کفار کی مسلمان بیویاں

کافروں کی وہ بیویاں جو دارالکفر سے دارالاسلام کی طرف ہجرت کر کے آئی ہوں ان کے ساتھ عمدہ سلوک کا یوں حکم دیا گیا ہے۔

"وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اَنْ تَنْكِحُوْهُنَّ اِذَا اٰتَيْتُمُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ وَلَاتُمْسِكُوْا بِعِصَمِ الْكَوَافِرِ وَسْئَلُوْا مَا اَنْفَقْتُمْ وَلْيَسْئَلُوْا مَا اَنْفَقُوْ ذٰلِكُمْ حُكْمُ اللّٰهِ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ" (سورۃ الممتحنہ:۱۰)

اسلام نے مسلمان خاوندوں کے عقدِ نکاح میں رہنے والی مسلمان عورتوں کا جگہ جگہ ذکر کیا ہے۔ لیکن کفار کے عقدِ نکاح میں رہنے والی مسلمان عورتوں کا بھی بڑے احسن پیرائے میں ذکر کیا، جب کافر خاوند کی بیوی ہجرت کر کے دارالاسلام میں آجائے تو مسلمان خاوند کو اس کے ساتھ نکاح کرنے کی اجازت ہے، ہجرت کر کے آنے والی مسلمان عورت کا نکاح اس کے کافر خاوند سے فسخ ہو جاتا ہے، وہ اس پر حرام ہو جاتی ہے، مسلمان شوہر سے اب نکاح کر سکتی ہے، چاہے اس کا پہلا خاوند زندہ ہی کیوں نہ ہو، اور اس نے اسے طلاق بھی نہ دی ہو۔ حضرت امام اعظم ابوحنیفہؒ کا کہنا ہے کہ جس کافر کی بیوی مسلمان ہو جائے، اسے بلایا جائے گا، اور اسے کہا جائے گا کہ وہ بھی مسلمان ہو جائے، ایسی صورت میں اس کا

marfat.com

نکاح برقرار رکھا جائے گا، اور اگر وہ دائرہ اسلام میں داخل ہونے سے انکار کرتا ہے تو اس کا نکاح مسلمان عورت سے ٹوٹ جائے گا۔ اب یہ عورت کسی مسلمان مرد سے شادی کرسکتی ہے۔ قرآن نے مسلمان کو حکم دیا کہ اگر وہ ایسی مسلمان عورت سے شادی کرے تو اسے مہر بھی ادا کرے، پہلے والے مہر پر ہی اکتفانہ کرے۔

اسلام نے مسلمانوں کو مشرک عورتوں کے ساتھ نکاح کرنے سے روک دیا ہے۔ جب یہ آیت نازل ہوئی تو جن صحابہ کرامؓ کے نکاح میں مشرک عورتیں تھیں، انہوں نے ان کو چھوڑ دیا تھا۔

بیوی میاں میں جدائی

مرد اور بیوی کے درمیان اگر جدائی کی صورت بن ہی گئی ہو تو اس سلسلہ میں دونوں کو یوں حکم دیا گیا۔

"وَإِن يَتَفَرَّقَا يُغْنِ اللَّهُ كُلًّا مِّن سَعَتِهِ" (نساء:۱۳۰)

اگر بیوی میاں ایک دوسرے سے جدا ہو جائیں تو اللہ تعالیٰ اپنی قدرت کاملہ سے ان میں سے ہر ایک کو دوسرے کی محتاجی سے بے نیاز کر دیں گے۔

حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانویؒ اس آیت کے ذیل میں لکھتے ہیں:

"اگر دونوں میاں بیوی (میں کسی طرح بھی موافقت نہ ہوئی اور دونوں) جدا ہو جائیں (یعنی خلع یا طلاق ہو جائے) تو (کوئی ان میں سے خواہ مرد اگر اس کی زیادتی ہے یا عورت اگر اس کی کوتاہی ہے یوں نہ سمجھے کہ بدون میرے اس دوسرے کا کام ہی نہ چلے گا، (کیونکہ) اللہ تعالیٰ اپنی وسعت (قدرت) سے (دونوں میں سے) ہر ایک کو (دوسرے سے) بے احتیاج کر دے گا، (یعنی ہر ایک کا مقدر کام بے دوسرے کے چل جائے گا)" (بیان القرآن)

اسلام نے عورت جیسی صنف نازک کو تسلی دی کہ وہ اگر خاوند کے قہر و جبر سے تنگ آ کر خلع چاہتی ہے تو اسے گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ کی زمین وسیع ہے وہ کوئی

marfat.com

دوسرا سبب مہیا کر دے گا، اسی طرح اگر مرد عورت کی کوتاہی کی بناء پر اسے چھوڑنے پر مجبور ہو چکا ہے تو تب بھی اسے پریشان نہ ہونا چاہئے اللہ تعالیٰ اس کے لئے بھی کوئی بہتر سبیل پیدا کر دیں گے۔

بیوی اور خاوند کے درمیان جب تلخ واقعات رونما ہونا شروع ہو جائیں تو گھر کے دیگر دانشمند اور صاحب فراست لوگ ان کے درمیان صلح وصفائی کی کوشش کریں، اسلام نے معمولی معمولی بات پر جھگڑے کو ناپسند کیا ہے، اگر حالات واقعی اس نوبت تک پہنچ جائیں کہ اب صلح کی تمام کوششیں بیکار دکھائی دی جانے لگیں تو یقینی بات ہے۔ ان میں جدائی کی وہ مذموم اور مبغوض صورت ظاہر ہوگی جس کو ''طلاق'' کہا جاتا ہے، اسلام نے عورت کا خیال رکھتے ہوئے طلاق کو اچھا اقدام خیال نہیں کیا، اسی لئے شارعِ اسلام حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اَبْغَضُ الحَلَالِ اِلَی اللّٰہِ الطَّلَاق'' (سنن ابی داؤد)

طلاق حلال ہونے کے باوجود اللہ تعالیٰ کو ناپسند ہے۔

اسلام نے عورتوں کی عزت وعصمت کے تحفظ کے لئے باقاعدہ ایک نظام تشکیل دیا ہے، نکاح اور طلاق کے معاملات کو بازیچہ اطفال نہیں بنا دیا گیا کہ جب چاہیں جس سے چاہیں اسے اپنے نکاح میں لے آئیں اور جب چاہیں اس کا مستقبل داؤ پہ لگا کر گھر کی چار دیوار سے نکال باہر کریں، نزاعی معاملات میں اسلام نے آخری حد تک کوشش کی کہ کسی گھر کی رونق ماند نہ پڑے، کسی گھر کا سکون برباد نہ ہونے پائے، کسی گھر کے اختلافات کی ہوا دور دور تک نہ پہنچے بلکہ گھر کی چار دیواری کے اندر ہی اندرونی معاملات کو سدھار لیا جائے تو بہتر ہے۔

جس طرح نکاح زوجین کے مابین ایک معاہدہ ہوتا ہے، بعض ناگزیر وجوہات کی بناء پر اس معاہدہ کو ختم کرنے کا نام طلاق ہے۔ معارف القرآن میں لکھا ہے کہ اسلامی تعلیمات کا اصل رخ یہ ہے کہ نکاح کا معاملہ اور معاہدہ عمر بھر کے لئے ہو، اس کو توڑنے اور

marfat.com

ختم کرنے کی نوبت کبھی نہ آئے، کیونکہ اس معاملہ کے انقطاع کا اثر صرف فریقین پہ نہیں پڑتا، نسل واولاد کی تباہی و بربادی اور بعض اوقات خاندانوں اور قبیلوں میں فساد تک کی نوبت پہنچتی ہے۔ اور پورا معاشرہ بری طرح اس سے متاثر ہوتا ہے اسی لئے جو اسباب اور وجوہ اس معاملہ کو توڑنے کا سبب بن سکتے ہیں قرآن وسنت کی تعلیمات نے ان تمام اسباب کو راہ سے ہٹانے کا پورا انتظام کیا ہے۔ زوجین کے ہر معاملے اور ہر حال کے لئے جو ہدایتیں قرآن وسنت میں مذکور ہیں ان سب کا حاصل یہی ہے کہ یہ رشتہ ہمیشہ زیادہ سے زیادہ مستحکم ہوتا چلا جائے، ٹوٹنے نہ پائے، ناموافقت کی صورت میں اول افہام وتفہیم کی پھر زجر وتنبیہ کی ہدایتیں دی گئیں اور اگر بات بڑھ جائے اور اس سے بھی کام نہ چلے تو خاندان ہی کے چند افراد کو حکم اور ثالث بنا کر معاملہ طے کرنے کی تعلیم دی۔ (معارف القرآن ص ۵۵۶، ج۱)

اسلام نے خاوند اور بیوی کی راحت کے لئے ازدواجی مراسم قائم کرائے، لیکن بسیار کوشش کے باوجود جب حالات اس قدر دگرگوں ہو جائیں کہ راحت زحمت وعذاب کا روپ اختیار کرلے تو اس میں شریعت نے فسخ نکاح کا قانون بنایا ہے، دوسرے مذاہب کی طرح نہیں کیا کہ مرد اور بیوی دونوں کشاکش کی اس آگ میں جلتے جھلتے رہیں۔ اس لئے مرد کو طلاق کا اختیار دے دیا، طلاق دینے کا اختیار عورت کو نہیں دیا۔ اس لئے کہ مرد کی بہ نسبت عورت میں تحمل اور فکر وتدبر کا فقدان ہوتا ہے.......... اسلام نے جہاں مرد کو طلاق کا اختیار دیا وہاں عورت کو بھی اس بات کی اجازت ہے کہ وہ خاوند کے ظلم و جور کو سہنے اور برداشت کرنے کی بجائے زنجیر انصاف ہلا دے اور عدالت اسلامیہ کا رخ اختیار کرے اور عدالت کے ذریعہ نکاح فسخ کرالے۔

اسلام نے مرد پر اس بات کی پابندی لگائی کہ وہ غصہ کی حالت میں یا طیش میں آکر اس اختیار کو استعمال نہ کرے، معارف القرآن میں حضرت مفتی محمد شفیعؒ لکھتے ہیں۔

''دوسری پابندی یہ لگائی کہ حالت غیظ وغضب میں یا کسی وقتی اور ہنگامی ناگواری میں اس

marfat.com

اختیار کو استعمال نہ کریں، اس حکمت کے ماتحت حالت حیض میں طلاق دینے کو ممنوع قرار دیا، اور حالت طہر میں بھی، جس طہر میں صحبت و ہمبستری ہو چکی ہے، اس میں طلاق دینے کو اس بناء پر ممنوع قرار دیا کہ اس کی وجہ سے عورت کی عدّت طویل ہو جائے گی، اس کو تکلیف ہوگی، ان دونوں چیزوں کے لئے قرآن کریم کا ارشاد یہ آیا "وَطَلِّقُوهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ" یعنی طلاق دینا ہو تو ایسے وقت میں دو جس میں بلاوجہ عورت کی عدّت طویل نہ ہو، حیض کی حالت میں طلاق ہوئی تو موجودہ حیض عدت میں شمار نہ ہوگا، اس کے بعد طہر اور پھر طہر کے بعد حیض سے عدت شمار ہوگی، اور جس طہر میں ہمبستری ہو چکی ہے اس میں یہ امکان ہے کہ حمل رہ گیا ہو تو عدت وضع حمل تک طویل ہو جائے گی، طلاق دینے کے لئے مذکورہ وقت طہر کا مقرر کرنے میں یہ حکمت ہے کہ اس انتظار کے وقفہ میں بہت ممکن ہے کہ غصہ فرو ہو، معافی تلافی ہو کر طلاق کا ارادہ ہی ختم ہو جائے۔

تیسری پابندی یہ لگائی کہ معاہدہ نکاح توڑنے اور فسخ کرنے کا طریقہ بھی وہ نہیں رکھا جو عام بیع وشراء کے معاملات و معاہدات کا ہے، کہ ایک مرتبہ معاہدہ فسخ کر دیا، تو اسی منٹ میں فریقین آزاد ہو گئے، اور پہلا معاملہ بالکل ختم ہو گیا، ہر ایک کو اختیار ہو گیا کہ دوسرے سے معاہدہ کر لے، بلکہ معاملہ نکاح کو قطع کرنے کے لئے اول تو اس کے تین درجے تین طلاقوں کی صورت میں رکھے گئے، پھر اس پر عدت کی پابندی لگا دی کہ عدت پوری ہونے تک معاملہ نکاح کے بہت سے اثرات باقی رہیں گے۔ عورت کو دوسرا نکاح حلال نہ ہوگا، مرد کے لئے بھی بعض پابندیاں باقی رہیں گی۔

چوتھی پابندی یہ لگائی کہ اگر صاف وصریح لفظوں میں ایک یا دو طلاق دی گئی ہے تو طلاق دیتے ہی نکاح نہیں ٹوٹا، بلکہ رشتہ ازدواج عدّت پوری ہونے تک قائم ہے، دوران عدّت میں اگر یہ اپنی طلاق سے رجوع کرے تو نکاح سابق بحال ہو جائے گا۔ لیکن یہ رجوع کرنے کا اختیار صرف ایک یا دو طلاق تک محدود کر دیا گیا، تا کہ کوئی ظالم شوہر ایسا نہ کر سکے کہ ہمیشہ طلاق دیتا رہے پھر رجوع کر کے اپنی قید میں رکھتا ہے اسی لئے حکم یہ دے دیا

marfat.com

کہ اگر کسی نے تیسری طلاق بھی دے دی تو اب اس کو رجوع کرنے کا بھی اختیار نہیں، بلکہ اگر دونوں راضی ہوکر آپس میں دوبارہ بھی نکاح کرنا چاہیں تو بغیر ایک مخصوص صورت کے جس کا ذکر آگے آتا ہے دوبارہ نکاح بھی آپس میں حلال نہیں''۔ (معارف القرآن ص ۵۵۸، ج۱)

قرآنی تعلیمات کے مطابق طلاق دو ہی مرتبہ ہے، پھر ان دونوں مرتبہ کی طلاقوں میں یہ لچک رکھ دی کہ ان سے بیوی میاں کا نکاح بالکل ختم نہیں ہوتا بلکہ عدّت پوری ہونے تک مرد کو اختیار ہے کہ رجوع کرکے بیوی کو اپنے نکاح میں روک لے، یا پھر رجوع نہ کرے عدّت پوری ہونے دے، عدت پوری ہونے پر نکاح کا تعلق ختم ہو جائے گا اگر کسی شخص نے تیسری طلاق بھی دے دی تو بیوی ہمیشہ ہمیشہ کے لئے حرام ہو جاتی ہے۔ اسے دوبارہ رجوع کرنے کا اختیار نہیں ہے، تین طلاقوں کے بعد اگر بیوی میاں ایک دوسرے کو پھر سے قبول کریں تو پھر بھی نکاح نہیں ہوگا، اس پر شریعت نے اسے سزا دی ہے کہ اگر دوبارہ گھر آباد کرنا چاہتا ہے تو عورت عدت گزارنے کے بعد دوسرے خاوند سے نکاح کرے، ازدواجی تعلقات قائم کرے پھر اتفاق سے اگر وہ شوہر اس کو طلاق دے دے یا مر جائے تو اس کی عدت پوری کرنے کے بعد پہلے خاوند سے نکاح کرسکتی ہے۔

عورت کی عِدّت

اسلام نے یہ تعلیم دی ہے کہ طلاق کے بعد عورت عدّت گزارے، عدّت کی مختلف صورتیں ہیں اور ان کا مختلف عرصہ ہے۔

۱۔ حیض والی عورتوں کی عِدّت تین طہر ہے، طہر ایک حیض کے ختم سے دوسرے حیض کے شروع تک کے درمیانی عرصہ کو کہا جاتا ہے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ ''وَالْمُطَلَّقٰتُ يَتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ ثَلٰثَةَ قُرُوْٓءٍ'' (البقرہ) مطلقہ عورتیں تین طہر (حیض) تک انتظار کریں۔

۲۔ بغیر حیض والی عورتیں خواہ بوڑھی ہونے کی وجہ سے ان کا حیض بند ہو چکا ہے، اگر

marfat.com

انہیں عِدّت کے تعین میں شبہ ہو تو ان کی عدت تین مہینے ہے، اسی طرح ان کی بھی جنہیں حیض شروع ہی نہیں ہوا۔

۳۔ حاملہ عورتوں کی عِدّت وضع حمل تک ہے ارشاد ہے۔ "وَ اُوْلَاتُ الْاَحْمَالِ اَجَلُهُنَّ اَنْ يَّضَعْنَ حَمْلَهُنَّ" (سورۃ الطلاق:۴)

۴۔ جس عورت کے ساتھ ازدواجی تعلقات قائم نہیں کئے گئے، اس سے پہلے ہی اسے طلاق دے دی گئی تو اس کے لئے کوئی عدت مقرر نہیں ہے۔

۵۔ جن عورتوں کے خاوند فوت ہو جاتے ہیں ان کی عدت چار ماہ دس دن ہے۔

عِدّت کے احکام

۱۔ اسلام نے تعلیم دی ہے کہ عدت کے دوران عورت شوہر کی بیوی تصور ہوگی، اس دوران اس کے قیام وطعام کے تمام اخراجات شوہر کے ذمہ ہیں۔

۲۔ عدت کے دوران عورتوں کو گھروں سے نکالنے کی اجازت نہیں ہے، اور نہ انہیں خود جانے کی اجازت ہے۔

۳۔ عدت کے دوران شوہر کو رجوع کرنے کا اختیار دیا گیا ہے۔

۴۔ پوری عدت گزر جانے کے بعد طلاق واقع ہو جائے گی۔

۵۔ عدت کے دوران مردوں کو حکم ہے کہ وہ اپنی حیثیت کے مطابق عورتوں کو رہائش دیں۔

۶۔ عورتوں کو دوران عدت خواہ مخواہ پریشان نہ کیا جائے۔

۷۔ اگر بیوی حاملہ ہو تو وضع حمل تک اس کا خرچ شوہر کے ذمہ ہے۔

۸۔ طلاق کے بعد اگر عورت بچے کو دودھ پلائے گی تو اس کے اخراجات بھی مرد کے ذمہ ہیں۔

ایلاء

جاہلیت کے زمانہ میں بیوی خاوند کے درمیان جدائی کی ایک قسم یہ تھی کہ لوگ

marfat.com

ایک لمبی مدت تک کے لئے اپنی عورتوں سے ازدواجی تعلقات چھوڑنے کی قسم کھا لیتے تھے، یوں عورتوں کو تنگ اور پریشان کیا جاتا تھا۔ اللہ تعالٰی نے اس کی مدت چار ماہ مقرر کر دی ہے، اگر چار ماہ سے کم مدت ہوگی تو ایلاء نہ ہوگا۔

ارشاد الٰہی ہے۔

"لِلَّذِيْنَ يُؤْلُوْنَ مِنْ نِّسَاۗىِٕهِمْ تَرَبُّصُ اَرْبَعَةِ اَشْهُرٍ" (البقرہ)

وہ لوگ جو اپنی بیویوں سے ترک تعلق کی قسم کھا لیتے ہیں ان کے لئے چار ماہ کی مہلت ہے۔

حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ازواج مطہرات کے بعض مطالبات سے ناراض ہو کر ایک ماہ کے لئے ایلاء کیا اور جا کر مسجد نبوی کے بالا خانے میں مقیم ہو گئے۔ (بخاری)

ایک روایت کے مطابق آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قسم کے بدلے کفارہ ادا کیا تھا، حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ چار مہینے گزر جائیں تو مرد کو مجبور کریں گے یا قسم سے رجوع کرے یا اسے طلاق دیدے۔ (بخاری بحوالہ اسلامی ریاست)

ظِہار

جدائی کا تیسرا طریقہ جو عرب میں رائج تھا وہ ظِہار تھا، ظِہار کا مطلب یہ کہ کوئی شخص اپنی بیوی سے یوں کہے کہ تو مجھ پر ایسی ہے جیسے میری ماں کی پیٹھ اور اسے اپنے اوپر حرام کر لیتا۔

اسلام نے جو تعلیم دی ہے اس کا خلاصہ یہ ہے۔

۱۔ کہ کسی کا منہ سے ماں کہہ دینے سے فی الواقعہ ماں نہیں بن جاتی، ماں تو وہی ہے جس نے جنا ہے۔

۲۔ ظِہار کرنے والوں کو رجوع کرنا چاہیئے اور رجوع سے پہلے کفارہ دینا چاہئے۔ اس کا کفارہ ایک غلام آزاد کرنا ہے یا دو ماہ کے روزے رکھے یا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے۔

marfat.com

خُلع

اگر عورت کسی بناء پر مرد سے آزادی چاہتی ہے تو وہ حق مہر یا اس کا کچھ حصہ یا کچھ معیّن رقم دے کر طلاق حاصل کر سکتی ہے، اور اگر مرد کسی طور پر ایسا کرنے کے لئے تیار نہ ہو تو بذریعہ عدالت خلع کرایا جا سکتا ہے، اسلامی تعلیمات میں اسے ایسا کرنے کی اجازت دی گئی ہے وہ اس صورت میں کہ جب دونوں کو اندیشہ ہو کہ وہ حدود اللہ کو قائم نہ رکھ سکیں گے۔

لِعان

بیوی میاں میں جدائی کا ایک طریقہ لعان ہے۔ لعان یہ ہوتا ہے کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی پر زنا کی تہمت لگائے اور عورت اس کا انکار کرے تو دونوں عدالت کے سامنے پیش ہوں پہلے مرد کھڑا ہو کر چار بار اللہ کی قسم کھا کر کہے کہ اس عورت نے زنا کیا ہے اور پانچویں باریوں کہے کہ اگر میں جھوٹا ہوں تو مجھ پر اللہ کی لعنت ہو، پھر اس کے بعد عورت بھی اٹھ کر اس طرح چار بار اللہ کی قسم کھا کر کہے کہ یہ مرد جھوٹا ہے اور میں بری ہوں اور پانچویں باریوں کہے کہ اگر میں جھوٹی ہوں تو مجھ پر اللہ کی لعنت ہو۔

طلاق والی عورت سے سلوک

"فَمَتِّعُوْهُنَّ وَسَرِّحُوْهُنَّ سَرَاحًا جَمِيْلًا" (احزاب:۴۹)

اسلام نے عورتوں پر رحم و کرم کرتے ہوئے مردوں کو یہ حکم دیا ہے کہ وہ عورتوں کو اگر بسانے کا ارادہ نہیں رکھتے تو عمدہ طریقے سے انہیں رخصت کر دیں، اسے کچھ تحفے تحائف دے دیئے جائیں۔ صرف تحفے تحائف اور جوڑے ہی دینے کو عمدہ طریقہ خیال کر کے اسے عدالتوں کے کٹہرے میں کھڑا کر کے ذلیل و رسوا کرنے کی ناپاک کوشش نہ کی جائے۔ کسی شخص کو اگر عورت پسند نہیں ہے یا علیحدگی کی کوئی ضروری اور لازمی وجہ بن گئی ہے، جس کی بناء پر ان کا اکٹھا رہنا مشکل دکھائی دے رہا ہے تو اچھے لوگوں کی طرح اسے طلاق دے کر رخصت کیا جائے۔ اس کے عیوب لوگوں کے سامنے رکھ کر شکایات کے انبار لگانے

marfat.com

کی خسیس حرکت کرنے کی کوشش نہ کی جائے تاکہ یہ بات پھیلے تو دوسرا کوئی بھی اسے قبول نہ کرے، اگر گزارہ نہ چل سکے تو طلاق کے معاملہ کو عدالتوں، کچہریوں اور پنچایتی جرگوں کی نذر کرکے اسے معلق نہ کیا جائے، بلکہ اسے طلاق دے کر فارغ کیا جائے۔

قرآن حکیم میں دوسرے مقام پر اسی کی تائید موجود ہے۔

"مَتِّعُوْهُنَّ عَلَى الْمُوْسِعِ قَدَرُهٗ وَعَلَى الْمُقْتِرِ قَدَرُهٗ" (البقرہ)

یعنی طلاق یافتہ عورت کو حیثیت کے مطابق جوڑا کپڑے کا دے کر رخصت کیا جائے۔

دوسرے مقام پر ارشاد باری ہے۔

"وَلِلْمُطَلَّقٰتِ مَتَاعٌ بِالْمَعْرُوْفِ حَقًّا عَلَى الْمُتَّقِيْنَ" (البقرہ)

طلاق یافتہ عورتوں کو دستور کے مطابق سامان دینا پرہیزگاروں کے لئے لازم ہے۔

marfat.com

خواتین اور تعلیم وتربیت

ہمارا معاشرہ زوال وانحطاط کے طویل دور سے گزرتے ہوئے اب ایسے مقام پر پہنچ چکا ہے کہ اس کی تہہ میں دبی ہوئی برائیاں ابھر ابھر کر برسرعام آ گئی ہیں اور اب کوئی باشعور اور روشن ضمیر شخص معاشرے کی موجودہ حالت پر اطمینان کا اظہار نہیں کرسکتا۔ اسی لئے یہی وہ وقت ہے جس میں ہمیں اپنے معاشرے کے حقیقی مرض کی تشخص کر کے اس کے علاج کی فکر کرنی چاہئے۔ یوں تو گوناگوں سماجی برائیوں نے چاروں طرف سے ہمارا احاطہ کرر کھا ہے اور ہماری قومی اور اجتماعی زندگی کا سب سے زیادہ افسوسناک اور تکلیف دہ پہلو یہ ہے کہ ہمارے یہاں بے دینی اور الحادکی رو ایک طوفان کی صورت اختیار کر چکی ہے اور اس نے پورے معاشرے کو اپنی لپیٹ میں لے لیا ہے۔

عورت نصف انسانیت ہے۔ مرد انسانیت کے ایک حصہ کی ترجمانی کرتا ہے تو دوسرے حصہ کی ترجمانی عورت کرتی ہے۔ عورت کو نظر انداز کر کے نوع انسانی کے لئے جو بھی پروگرام بنے گا وہ ناقص اور ادھورا ہوگا۔ ہم ایسی کسی سوسائٹی کا تصور نہیں کر سکتے جو تنہا مردوں پر مشتمل ہو اور جس میں عورت کی ضرورت نہ ہو دونوں ایک دوسرے کے لئے یکساں محتاج ہیں۔ نہ عورت مرد سے مستغنی ہوسکتی ہے اور نہ مرد عورت سے بے نیاز۔ عورت کی سعی و جہد میں جو خلا رہتا ہے اسے مرد پورا کرتا ہے اور مرد کی دوڑ دھوپ میں جو نقص اور کمی ہوتی ہے اس کو عورت پورا کرتی ہے۔

بے خوف لہجے میں کرتی ہوں گفتگو
خود ساختہ خداؤں سے ڈرتی نہیں ہوں میں
وہ نقطۂ شعور ہوں قرطاس زیست پر
پھیلوں اگر کبھی تو سمٹتی نہیں ہوں میں

موجودہ تہذیب عورت اور مرد کے درمیان روابط قائم کرنے میں بھی ناکام رہی

marfat.com

ہےاور جنسی مسئلہ حل کرنے میں بھی۔ اس نے عورت اور مرد کا سماجی رشتہ متعین کرنے میں غلطی یہ کی ہے کہ عورت کو اس کے حقیقی مقام سے ہٹا کر مرد کی صف میں کھڑا کر دیا ہے چنانچہ وہ مرد کے دائرہ میں تگ ودو کرتی ہوئی نظر آتی ہے لیکن اس میدان سے غائب ہے جس کے لئے فطرت نے اس کی تخلیق کی ہے۔ جنسی جذبات کو موجودہ تہذیب نے اس قدر ابھارا ہے کہ انسان کے دماغ پر انہی کا غلبہ ہو گیا ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہے کہ ٹھوس کاموں سے توجہ ہٹتی جا رہی ہے اور لذت پسندی کا رجحان فروغ پا رہا ہے۔ موجودہ تمدنی و معاشرتی حالات پر غور وفکر کرنے والا انسان اس اعتراف پر مجبور ہے کہ عورت اور مرد کے غلط رشتہ نے موجودہ تہذیب کی بنیادیں ہلا دی ہیں اور انسان کو ایک ایسے مقام پر لا کھڑا کیا ہے جہاں سکون اور چین کے ہزار سامانوں کے باوجود وہ ان سے محروم ہے۔

ثمر ملے گا برائی کا پھر برائی سے
جو کانٹے بوئے ہیں تو پھول چن نہیں سکتے

ہماری بدقسمتی سے آج ہمارے اندر ایک ایسا طبقہ کثیر تعداد میں پیدا ہو چکا ہے جو پوری طرح مغربی تہذیب پر یقین رکھتا ہے۔ یہ طبقہ نہیں چاہتا کہ اس ملک میں اسلامی قدروں کو وہ فروغ اور عروج حاصل ہو جو ان کو اپنے غلط طور طریقوں، خلاف اسلام سرگرمیوں اور دوسرے اللے تللوں کو چھوڑ دینے پر مجبور کر دے۔ یہ مغرب کی اندھا دھند نقالی ہی کا نتیجہ ہے کہ ہمارے معاشرے میں بے حیائی، عریانی اور فحاشی کو روز افزوں مقبولیت حاصل ہو رہی ہے۔ بداخلاقی کا سیلاب ہمارے عوام کو بالعموم اور نوجوانوں کو بالخصوص بے روک بہائے لئے جا رہا ہے۔ غور کرنے کا مقام ہے کہ کیا اس صورت حال کا ایک لمحہ کے لئے بھی گوارہ کیا جا سکتا ہے؟ جب ہم یہ کہتےہیں کہ اسلامی تصورات کو ذہنوں میں راسخ کیا جائے تو اس کا مفہوم یہ ہےکہ اسلام کی عام تعلیمات، اخلاقی ہدایات اور اصلاحی ضابطوں کو ایک طرف تو تعلیم وتربیت کے ذریعےسے ذہنوں کا حصہ بنا دیا جائے کہ دوسری طرف اس مقصد کے لئے قانون کی طاقت کو بھی استعمال کیا جائے۔

یہ ایک تاریخی حقیقت ہے کہ مسلمان خواتین نے اپنے دین کے لئے بڑی بڑی

marfat.com

قربانیاں دی ہیں۔اس کے لئے انہوں نے قریب ترین تعلقات اور رشتوں پر چھری پھیر دی، خاندان اور قبیلہ سے جنگ مول لی، مصیبتیں جھیلیں، گھر بار چھوڑا غرض یہ کہ مفاد دین سے ان کا جو بھی مفاد ٹکرایا اسے ٹھکرانے میں انھوں نے کوئی تامل اور پس و پیش نہیں کیا اور آخری وقت تک اپنے رب سے وفاداری کا جو عہد کیا تھا اس پر کوئی آنچ نہ آنے دی۔ حضرت معاویہؓ نے ایک مرتبہ ایک تقریر کرتے ہوئے مصنوعی بالوں کی ایک لٹ اپنے ہاتھ میں لے کر مدینہ والوں سے سوال کیا کہاں ہیں تمہارے علماء؟ (کیوں وہ اس پر تنقید نہیں کرتے) میں نے اس کے استعمال سے رسولؐ اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو منع فرماتے ہوئے سنا ہے۔ آپؐ نے فرمایا بنواسرائیل اس وقت تباہ ہوئے جبکہ ان کی عورتوں نے اسے اختیار کیا۔ بات کچھ عجیب سی معلوم ہوتی ہے کہ عورت کے ایک عمل سے پوری قوم تباہ ہو جائے لیکن حضور اکرمؐ کا یہ منشا نہیں ہے کہ یہ عمل ان کی تباہی کا واحد ذریعہ بنا تھا بلکہ آپ ایک متعین عمل کے ذریعے اس ذہن و مزاج کی طرف اشارہ کرنا چاہتے تھے جو افراد کو تیزی کے ساتھ ہلاکت و بربادی کی طرف لئے چلا جاتا ہے۔ اگر کوئی قوم سادگی کی بجائے تصنع اور تکلف کی عادی اور جفاکشی کی بجائے عیش و راحت کی طالب بن جائے تو کشمکش حیات میں وہ کبھی ثابت قدم نہیں رہ سکتی۔ شریعت ان ہی اسباب تباہی سے عورت کو محفوظ رکھنا چاہتی ہے تاکہ زندگی کے کارزار میں اس کو نامرادیوں کا سامنا نہ کرنا پڑے اور وہ کامیابی کے ساتھ اپنے فرائض پورے کر سکے۔

خواتین نے اپنوں ہی کو حق پر ثابت قدم رکھنے کی کوشش نہیں کی بلکہ معاشرہ میں جہاں کہیں ان کو بگاڑ نظر آیا اس کو بدلنے اور اس کی جگہ خیر و فلاح کو قائم کرنے کی جدوجہد کرتی رہی ہیں۔ سمیراء بنت نہیک کے متعلق ابن عبدالبر نے لکھا ہے۔ وہ بازاروں میں گھوم پھر کر لوگوں کو بھلائی کا حکم دیتیں اور برائی سے روکتیں تھیں۔ ان کے ہاتھ میں ایک کوڑا ہوتا تھا جس سے وہ لوگوں کو برائی کے ارتکاب پر مارتی تھیں۔ اس معاملے میں خواتین امت نے نہ تو رعایا کی پرواہ کی اور نہ فرمانرواؤں اور حاکموں کی ان کے ایمانی جذبات نے جس

marfat.com

طرح دین کے کھلے دشمنوں کا مقابلہ کیا ہے اسی طرح دین کے نام لیواؤں کے فساد فکر کو بھی برداشت کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ کلمہ حق کے اظہار میں نہ تو باطل کی بڑی قوت ان کے لئے مانع بنی اور نہ جابر و سخت گیر حکام کی زیادتی و سختی۔

تاریخی شہادتیں اس بات کا ثبوت ہیں کہ اسلامی معاشرہ کے سود و زیاں اور نفع و ضرر سے مسلمان عورت کسی تماشائی کی طرح غیر متعلق نہیں رہ سکتی کیونکہ معاشرے کے بناؤ اور بگاڑ اور اصلاح معاشرے کا نقصان اس کا اپنا نقصان اور معاشرے کا فائدہ اس کا اپنا فائدہ ہے۔ وہ معاشرے کو خیر کی بنیادوں پر قائم رکھنے میں مدد دے گی تو لازماً شر کی راہ پر لے جانے کی مخالفت اور مزاحمت بھی کرے گی۔ بھلائیوں کا خیر مقدم کرے گی تو برائیوں پر احتجاج بھی کرے گی۔ یہ اس کا فطری حق ہے جو اجتماعی زندگی نے اس کو عطا کیا ہے۔ شریعت اس کے اس حق کو تسلیم کرتی ہے اور زندگی کے مختلف معاملات میں خواہ وہ انفرادی ہوں یا اجتماعی اس کو اپنے جذبات و احساسات رائے، خیال، پسند اور ناپسند کے اظہار کی اجازت عطا کرتی ہے۔ یہ اظہار اپنی حدود کے اندر زبان و بیان، تحریر و انشاء غرض جس ذریعے سے بھی ہو شریعت اس پر کوئی قدغن نہیں لگاتی۔ مختلف سیاسی و غیر سیاسی مسائل میں عورت کی رائے اور فہم سے اسلامی معاشرہ نے جس طرح فائدہ اٹھایا ہے۔ اسی طرح اپنی تعمیل و تشکیل میں اس کی عملی صلاحیتوں سے وہ مدد حاصل کرتا رہا ہے اور کرتا رہے گا۔ عورتوں نے رضا کارانہ طور پر جنگی خدمات بھی انجام دیں ہیں۔ فرمایا رسول پاکؐ نے کہ ”عورتوں کے لئے سب سے اچھی مسجد ان کے گھر کے اندر کا درجہ ہے“۔ معلوم ہوا کہ مسجدوں میں عورتوں کا جانا اچھا نہیں۔ یہ بھی جان لیں کہ نماز کے برابر کوئی چیز نہیں جب اس کے لئے گھر سے نکلنا اچھا نہیں ہے تو فضول ملنے ملانے کو یا رسموں کے پورا کرنے کو گھر سے نکلنا تو کہیں زیادہ برا ہوگا۔ فرمایا رسول پاکؐ نے کہ ”دورت اگر خوشبو لگا کر غیر مردوں کے پاس سے گزرے تو وہ ایسی ہے یعنی بدکار“۔ بعض عورتیں نام کو تو کپڑا پہنتی ہیں اور واقع میں ننگی ہیں۔ ایسی عورتیں بہشت میں نہ جائیں گی اور نہ اس کی خوشبو پائیں گی۔ رسول پاکؐ نے

marfat.com

ایسی عورت پر لعنت فرمائی ہے جو مردوں کا سا پہناوا پہنے اور مردوں کی سی وضع اور صورت بنائے اور خلاف شرع لباس کی ممانعت فرمائی۔ اسلامی تعلیم نے شرم وحیاء کا درجہ اس قدر بلند کر دیا ہے کہ دور حاضر کے ذہن کے لئے اس کا تصور بھی دشوار ہے۔

نبی کریمؐ کی محبوب ترین بیوی حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے رسول پاکؐ کا قابل ستر حصہ کبھی نہیں دیکھا۔ تہذیب وشرافت اور شرم وحیاء کا ایک یہ معیار ہے اور ایک دوسرا معیار وہ ہے جو اس وقت کی عریاں تہذیب پیش کر رہی ہے کہ بے حجابی اس کا حصہ بن کر رہ گئی ہے۔ یہاں یہ کیفیت ہے کہ تعلقات کی فطری حدود کے اندر بھی شرم وحیاء کا دامن نہیں چھوٹتا، وہاں عریانیت کا یہ عالم کہ مرد وعورت دونوں برسر بازار ننگے ہو کر رہ گئے ہیں۔

ایک طرف زبان ناشائستہ کلمہ تک نکالنے سے گریز کر رہی ہے تو دوسری طرف ہر گلی وکوچہ میں داستان حسن وعشق سنائی جا رہی ہے اور محبت وجوانی کے نغمات گائے جا رہے ہیں۔

ایسے حالات میں سیرت کی تعمیر کا وہ انداز آدمی کو مصیبت کی دلدل میں پھنسنے سے کیسے باز رکھ سکتا ہے۔ اس سلسلے میں ہر ایک شخص کو اپنی ذات کا محاسبہ اور گھر کا ماحول پاک کرنا ہوگا اور یہ کام ماں، بہن، بیٹی اور بیوی کی صورت میں عورت ہی بہتر طور پر انجام دے سکتی ہے۔

رسول پاکؐ کا واضح ارشاد ہے کہ ''سن لو تم میں ہر شخص نگران ہے اور تم میں سے ہر ایک سے اس کی رعیت کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ عورت اپنے شوہر کے گھر والوں اور اس کے بچوں کی نگران ہے اور اس سے ان کے بارے میں پوچھا جائے گا۔'' سب سے پہلا مدرسہ دنیا میں ماں کی گود ہے کیونکہ بچوں کی تعلیم اور تربیت یعنی ان کو دین کا علم سکھانے اور اس پر عمل کر کے دکھانے اور عمل کا شوق پیدا کرنے کا سب سے پہلا مدرسہ ان کا اپنا گھر اور ماں کی گود ہے۔ ماں باپ اور عزیز واقارب بچوں کو جس سانچے میں چاہیں ڈھال سکتے ہیں، جس رنگ میں چاہیں رنگ سکتے ہیں، بچے کا سنوار اور بگاڑ دونوں گھر سے چلتے ہیں۔

بچوں کی تعلیم وتربیت کے اصل ذمہ دار ماں باپ ہی ہیں۔ بچپن میں ماں باپ ان کو جس راستے پر ڈال دیں گے اور جو طریقہ سکھا دیں گے وہی ان کی تمام زندگی کی بنیاد بن جائے

marfat.com

گا۔ بچہ کے دل میں خدا کا خوف، خدا کی یاد، خدا کی محبت اور آخرت کی فکر، اسلام کے حکموں کے سیکھنے اور سکھانے اور ان کے مطابق زندگی گزارنے کا جذبہ پیدا ہو جانے کی پوری کوشش کرنا لازم ہے۔ عورتوں کی بڑی ذمہ داری یہ ہے کہ اپنی اولاد کو دیندار بنائیں اور دوزخ سے بچائیں۔ ہر بچہ کم از کم نو، دس سال تو ماں کے پاس ہی رہتا ہے۔ اس عمر میں اسے دین کی باتیں سکھائیں اور دین دار بنائیں۔ اگر اولاد دین دار ہوگی تو آپ کے لئے دعا کرے گی اور جو دینی علم آپ نے اسے سکھایا تھا اس پر عمل کرے گی تو آپ کو بھی اجر و ثواب ملے گا اور معاشرہ بھی پاک صاف ہوگا۔ رسول پاکؐ نے بہترین عورت کے دو خاص اوصاف بتائے ہیں کہ سب سے بہتر عورتیں قریش کی ہیں جو بچپن میں اولاد پر سب عورتوں سے زیادہ شفقت رکھتی ہیں اور شوہر کے مال کی سب عورتوں سے زیادہ نگہداشت کرتی ہیں۔ ایک مرتبہ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا، اگر ہمیں معلوم ہو جاتا کہ کون سا مال بہتر ہے جسے ہم حاصل کریں تو اچھا ہوتا۔ اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا! ''سب سے بہتر مال ذکر کرنے والی زبان اور شکر کرنے والا دل ہے اور وہ مومن بیوی ہے جو شوہر کی مدد کرے، اس کے ایمان پر''۔ رسول پاکؐ نے تقویٰ کے بعد سب سے بہتر چیز نیک عورت کا ہونا بتایا ہے۔ مسلمان عورت کو اسلام نے حیاء اور شرم سکھائی ہے۔ ایک مرتبہ رسول پاکؐ نے عورتوں اور مردوں کو خلط ملط ہوتے دیکھا تو عروتوں کو حکم دیا۔ ''پیچھے ہو جاؤ کیونکہ تمہیں بیچ راستہ پر قبضہ کرنے کا کوئی حق نہیں ہے۔ تمہیں راستے کے کنارے کنارے چلنا چاہئے''۔ اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ عورتیں راستے میں چلتے وقت اس قدر سمٹی ہوئی اور دیواروں سے لگی ہوئی گزرتی تھیں کہ بسا اوقات ان کے کپڑے دیواروں میں اٹک اٹک جاتے تھے۔ حضرت علیؓ فرماتے ہیں۔ (مجھے اطلاع ملی ہے) کیا تمہیں شرم نہیں آتی کہ تمہاری عورتیں بازاروں میں جاتی ہیں اور وہاں کفار سے ان کی مڈبھیڑ ہوتی رہتی ہے۔ مختلف احادیث کی بناء پر علماء نے کہا ہے کہ عورت کو مسجد جانے کی اجازت اس وقت دی جائے گی جبکہ وہ خوشبو لگائے ہوئے نہ ہو، زیب و زینت سے آراستہ نہ ہو، ایسے پازیب نہ پہنے ہوئے

marfat.com

ہو جس کی جھنکار سنائی دے، بھڑکیلے لباس میں ملبوس نہ ہو (مردوں کے ساتھ خلط ملط نہ ہو) جس سے وہ فتنے کا باعث بنے اور نہ راستہ میں کسی فساد کا خدشہ ہو۔ اسی قسم کی شرائط علماء نے بیان کی ہیں۔ علامہ ابن الہمام حنفی فرماتے ہیں۔ ''جب ہم یہ کہتے ہیں کہ عورت کے لئے گھر سے نکلنا جائز ہے تو یہ جواز اس شرط کے ساتھ ہے کہ وہ زیب و زینت کے ساتھ نہیں نکلے گی اور ایسی ہیئت میں نہ ہوگی جو مردوں کو دیکھنے اور مائل ہونے پر ابھارے''۔

بدکاری کی نشر و اشاعت عورت اور مرد کے بے حجابانہ میل جول سے کچھ کم فتنہ انگیز نہیں ہے۔ خیالات و جذبات کے بنانے اور بگاڑنے میں پبلسٹی کو بڑا دخل ہوتا ہے۔ آدمی کے پاس فکر، احساس اور جذبات کا جو کچھ سرمایہ ہے۔ نشر و اشاعت کے ذرائع اس کا مصرف متعین کرتے ہیں اور بتاتے ہیں کہ اس پونجی کو کس جذبہ کی تسکین کے لئے لگانا چاہئے۔ عفت کی زندگی اسی وقت گزاری جاسکتی ہے جبکہ بدکاری کی طرف دعوت دینے والی زبان کاٹ دی جائے اور معصیت کے چرچوں کو بند کر دیا جائے۔ جس سوسائٹی میں تعلیمی ادارے عفت و پاکبازی کے تصور سے ناآشنا ہوں، ریڈیو اور اخبارات و رسائل بدکاری کے اعلانچی ہوں، ادب و آرٹ کے نام پر معصیت پھلائی جارہی ہو، وہاں کیسے ممکن ہے کہ انسان خواہشات نفس کے اتباع سے بچا رہے۔ جہاں جذبات میں آگ لگانے والی بے شمار قوتیں کام کر رہی ہوں وہاں آدمی اپنے دامن عفت کو کس طرح بچائے۔

کہنے کو بہت کچھ ہے بزرگان وطن سے
ڈرتی ہوں آخر میں ندامت تو نہ ہوگی
ہم لوگ کریں ان سے تغافل کی شکایت
یہ بات کہیں وجہ شکایت تو نہ ہوگی

آدمی پیشہ وروں کے کوٹھوں اور معصیت کے مراکز سے آنکھیں بند کر کے آگے بڑھ سکتا ہے لیکن جہاں پورے معاشرے کو بدکاری کے اڈے میں تبدیل کر دیا گیا ہو وہاں سے وہ کس طرح بھاگے؟ اپنے اخلاق و کردار کی تربیت کے لئے کون سی دنیا آباد کرے؟

marfat.com

آج حال یہ ہے کہ ہر شخص خواہ وہ بازار کا تاجر ہو یا کارخانہ کا ملازم، کالج کا طالب علم ہو یا آفس کا کلرک، وہ کسی ہوٹل میں بیٹھا ہو یا کسی پارک میں سیر وتفریح کر رہا ہو، ہر جگہ صنف مقابل معصیت کا پیغام لئے موجود ہوتی ہے۔ زندیم کا کوئی گوشتہ ایسا نہیں ہے جس میں موجودہ تہذیب نے عورت اور مرد کے ایک ساتھ میل جول و عمل دخل کو لازم نہ کر دیا ہو۔ یہی نہیں بلکہ اس کی یکجائی کو اس قدر رنگین و جاذب بنا دیا ہے کہ قدم قدم پہ نگاہیں بھٹکنے لگتی ہیں اور عزم وارادہ جواب دیتا جاتا ہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہے کہ معاشرہ پر جنسی بھوک اور فاقہ کی کیفیت طاری ہے۔ یوں محسوس ہوتا ہے جیسے ہر طرف شہوانیت بھیک کا پیالہ لئے گھوم رہی ہے۔ جب تک عورت اور مرد کے آزادنہ اختلاط کو ختم نہیں کیا جاتا معاشرہ اس کیفیت سے نجات نہیں پا سکتا۔ آگ اور روئی کا اتحاد ہمیشہ تباہی کا سبب بنا ہے۔ اسلام نے عورت اور مرد کے حدود کار بالکل جدا رکھے ہیں۔ اس لئے ایسے معاشرہ میں میل جول کے مواقع بہت کم میسر آسکتے ہیں جو اسلام کی بنیاد پر قائم ہو۔ اگر کبھی دونوں کو ایک ہی دائرہ میں کام کرنا پڑے تو اختلاط سے بچے رہنے کا اسلام سختی سے حکم دیتا ہے۔ رسول اکرمؐ کا واضح ارشاد ہے۔ ''عورت اپنے شوہر کے گھر والوں اور اس کی اولاد کی نگران ہے اور ان کے متعلق اس سے بازپرس ہوگی کہ کہاں تک اس نے ان کے حقوق کا خیال رکھا''۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جو افراد اس کے زیر اثر ہیں اس کا فرض ہے کہ ان کے حقوق اور مفادات کی نگہداشت کرے، ان کو راہ راست پر چلائے اور غلط روی سے باز رکھے اور اس کے نفع وضرر اور سود وزیاں کی اس طرح نگرانی کرے جس طرح ایک چرواہا جنگل میں بھیڑوں کی کرتا ہے۔ عورت کا فرض یہیں ختم نہیں ہو جاتا بلکہ وہ اس دولت اور ساز وسامان کی بھی محافظ اور امین بنائی گئی ہے جو شوہر نے اسے تصرف میں دیا۔ عورت سماج اور معاشرہ کی جو بھی خدمت انجام دے اس کو چند بنیادی اصولوں کو پس پشت ڈال کر وہ کسی بھی جدوجہد میں حصہ نہیں لے سکتی کیونکہ شریعت کی نگاہ میں اس کی سلامتی اور ارتقاء اور معاشرہ کی فوز وفلاح دونوں ان اصولوں کے ساتھ وابستہ ہیں۔ ان میں پہلا اصول یہ ہے کہ اس کو ہر حال میں اپنی حقیقی پوزیشن پر نظر

marfat.com

رکھنی پڑے گی۔ وہ اصلاً خانگی زندگی کی معمار اور اس کے خوب و ناخوب کی ذمہ دار ہے۔ اس لئے نہ تو ریاست اس امر کی مجاز ہے کہ اس سے کوئی ایسا کام لے جس سے اس کی اصل حیثیت مجروح ہوتی ہو اور نہ خود اس کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ گھر کی دنیا اجاڑ کر زندگی کے دوسرے گوشوں کی آرائش و زیبائش میں لگ جائے۔ اگر وہ اپنے فرائض منصبی کی وجہ سے تمدن و سیاست کی گتھیاں سلجھا نہ سکے تو اسلام کی نظر میں یہ کوئی معیوب بات نہیں لیکن اپنی حقیقی ذمہ داریوں کو بالائے طاق رکھ کر زندگی کے دوسرے دائروں میں اس کا جولانیاں دکھانا معصیت ہے۔ اگر اس کے دست و بازو کی توانائی مشینوں اور اسلحہ جات کی تیاری میں صرف نہیں ہوتی، اس کے قدم ملک و ملت کی راہ میں غبار آلود نہیں ہوتے تو یہ اس کی ناکامی کی دلیل ہوگی اس کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنی قوت کے خزانوں کو ایسے دست و بازو اور ایسے دل و دماغ کی تیاری میں صرف کرے جس میں قوموں کی قسمت کے فیصلے کا عزم و حوصلہ ہو اور جو صحیح معنوں میں ملت کے معمار اور اس کے خیر خواہ اور خیر اندیش ہوں۔ ایک صحابی اپنی بیوی کو 30 ہزار دینار دے کر حج پر گئے اور کہا کہ گھر کی اچھی طرح حفاظت کرنا۔ عورت نے بعد میں تمام دینار بچے کی تربیت پر خرچ کر دیئے اور بچے کو عالم بنا دیا۔ جس پر شوہر نے آ کر بیوی کو داد دی اور کہا واقعی تم نے میرے بچے کو عالم بنا کر میرے دینار کی قیمت ادا کر دی۔ یہ عورت ہی کی تربیت کا نتیجہ تھا۔ آج کل ہم عورتیں اگر ایسے ہی ہو جائیں تو ہمارے بچے بھی نیک اور دیندار بن کر معاشرے کی اصلاح میں ایک روشنی کا مینار ثابت ہوں۔ اگر ہمیں بحیثیت عورت اپنی بقاء مطلوب ہے تو سب سے پہلے ہمیں اپنے حقیقی مقصد وجود کا شعور حاصل کرنا ہوگا پھر یہ دیکھنا ہوگا کہ اپنے وجود کو برقرار رکھنے کے لئے ہمیں کن وسائل سے کام لینا ہے اور جو چیزیں ہمارے اجتماعی وجود کے لئے خطرہ کا باعث ہیں ان کا انسداد کس طرح کرنا ہے۔

جو راہ میں پہاڑ ہوں تو بے دریغ اکھاڑ دو
اٹھاؤ اس طرح نسان، فلک کے دل میں گاڑ دو

marfat.com

عورتوں کا جہاد اور ان کے لئے محبوب ترین بات یہ ہے کہ وہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنا دامن سمیٹے رہیں اور شرمگاہوں کی حفاظت کریں۔ فحاشی اور بے حیائی کا سیلاب پورے معاشرہ کو اپنی لپیٹ میں لیتا جا رہا ہے بیشتر خواتین کے سر اور سینے سے دوپٹہ اتر چکا ہے اور سونے پہ سہاگہ یہ کہ ٹی وی نشریات اور دیگر ذرائع ابلاغ انہیں مزید عریاں اور بے حیاء ہونے کی ترغیب دے رہے ہیں ہم اس عریانی اور بے حیائی کا مقابلہ حجاب کو فروغ دے کر ہی کر سکتے ہیں۔ ''مومن عورتوں سے کہہ دو کہ وہ زینت ظاہر نہ ہونے دیں اور اپنے سینوں پر اوڑھنیاں اوڑھے رہا کریں''۔ (النور)

آخر میں، میں اپنی بہنوں کو یہی کہوں گی کہ

زمانے کو ایسی تو بن کر دکھا دے
شرافت کا دنیا پہ سکہ بٹھا دے

(از ماہنامہ اصلاح معاشرہ جولائی ۱۹۹۴ء، مقالہ ڈاکٹر مس فلک ناز)

marfat.com

عورت کا کردار

جب یہ کائنات ظہور پذیر ہوئی تو اس وقت سے عورت معاشرے کا لازمی جز قرار پائی ہے.......... اللہ تعالیٰ نے عورت کی اہمیت کے پیش نظر حضرت آدمؑ کی پیدائش کے بعد حضرت حوا کو ان کے لئے پیدا کیا تا کہ تخلیق نسل کے تصور کو عملی جامہ پہنایا جا سکے.......... چنانچہ ہر دور میں تقاضوں کے مطابق خواتین اپنے فرائض انجام دیتی رہی ہیں۔ عورت اور مرد انسانی زندگی کا لازم وملزوم حصہ ہیں اور انسانی تخلیق میں ان دونوں کا برابر حصہ ہے۔

اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جاسکتا کہ عورت معاشرے کا ایک ناگزیر عنصر ہے جسے نظر انداز نہیں کیا جا سکتا بلکہ سماجی اور تمدنی اصلاح وبقا کا انحصار تقریباً اسی نوع کی حیثیت پر ہے۔ اسلام جو کہ ایک نظام حیات ہے اور انسانیت کی مکمل رہنمائی کرتا ہے، اس مسئلے پر خصوصی توجہ دیتا ہے.......... انسانی تاریخ میں پہلی مرتبہ اسلام نے عورت کو ہر معاملے میں مستقل تشخص عطا کیا۔ کسی اور مذہب میں عورت کو یہ درجہ عطا نہیں کیا گیا۔ اسلام عورت کے متعلق دوسرے مذہب کے غلط تصورات کو باطل قرار دیتا ہے.......... اسلام ہی نے دنیا کو بتایا کہ زندگی مرد وعورت دونوں کی محتاج ہے۔ قدرت دونوں صنفوں سے کام لینا چاہتی ہے.......... اسلام نے عورت کی قدر ومنزلت کے صرف دعوے ہی نہیں کئے بلکہ علم، عمل، تدبیر، بہادری، شجاعت اور تہذیب وتمدن میں اسے اپنی عملی حیثیت سے مردوں کے دوش بدوش لا کھڑا کر دیا ہے۔ عورتوں کی جماعت میں اس نے حضرت خدیجہؓ، حضرت فاطمہؓ، حضرت صفیہؓ اور حضرت عائشہؓ جیسی خواتین کو زہد وتقویٰ، نیکی، پارسائی اور علم وعمل کے قابل تقلید نمونے بنا کر اقوام عالم کے روبرو عبرت وبصیرت کی غرض سے پیش کیا۔

قرآن وسنت نے خواتین کی فکری اصلاح کے ساتھ ساتھ ان کے اخلاق وعمل کی اصلاح پر بھی زور دیا ہے اور وہ تمام آداب سکھائے ہیں جو اسلامی معاشرے کا بہترین فرد

marfat.com

بننے کے لئے ضروری ہے............ تاکہ وہ عزت وحیا کے ساتھ زندگی گزاریں اور کتاب و سنت کی پیروی کو اپنا شعار بنائیں۔

حضور اکرمؐ نے ارشاد فرمایا کہ ''جو عورتیں لباس پہننے کے باوجود عریاں رہتی ہیں اور جو مٹک مٹک کر چلتی ہیں۔ اور اونٹ کے کوہان کی طرح اپنے کندھوں کو ہلا ہلا کر ناز و انداز کا اظہار کرتی ہیں، وہ جنت میں داخل نہیں ہوں گی بلکہ اس کی خوشبو بھی نہ سونگھ سکیں گی حالانکہ جنت کی مہک دور تک پھیلی ہوگی۔

عورت کی اصل خوبی یہ ہے کہ وہ بے شرم اور بے باک نہ ہو بلکہ نظر میں حیا رکھتی ہو۔ دراصل اسلام یہ چاہتا ہے کہ اسلامی معاشرے میں خواتین دین واخلاق کا مجسمہ ہوں .... اسلام کی رو سے عورت بھی معاشرے کے لئے مفید ہوسکتی ہے اگر وہ دین واخلاق میں اونچا مقام رکھتی ہو............ ورنہ ان کی بداخلاقی اور بدکرداری پورے معاشرے کو جہنم میں بدل سکتی ہے۔

حضور اکرمؐ کی تعلیمات پر خواتین اگر صحیح طریقے سے عمل کریں تو ایک ایسا معاشرتی نظام وجود میں آسکتا ہے جو مکمل طور پر پرسکون، باوقار اور مستحکم ہو............ غرضیکہ اسلام نے خواتین کو صحیح مقام دلا کر اور ان کا دائرہ کار متعین کر کے انسانیت کو مختلف فسادات سے بچا لیا ہے۔

معاشرے کی تشکیل میں مرد اور عورت کے کردار کو انسانی تاریخ میں کبھی بھی جدا جدا حیثیت حاصل نہیں رہی .... مرد پر جو ذمہ داری عائد ہوتی ہے اس کو ادا کرنے کے لئے وہ عورت کے تعاون کا ازل سے محتاج رہا ہے۔ عورت اپنی زندگی میں جن فرائض کی ذمہ دار ٹھہرائی گئی ہے انہیں وہ مرد کے تعاون سے ہی ادا کرتی رہی ہے اور اپنے اپنے دائرہ کار میں رہتے ہوئے ہی یہ ایک مثالی معاشرہ تشکیل دیتے ہیں۔

دور حاضر میں یہ المیہ جس سے عورت کو سابقہ پڑ رہا ہے، اس اعتبار سے بے حد افسوسناک ہے کہ اس کے نتیجے میں مسلمان عورت اپنا وہ ایمان اور یقین خطرے میں محسوس

marfat.com

کرتی ہے جس پر اس نے امہات المومنینؓ کو عمل کرتے ہوئے پایا اور جس پر اس کی امت کی دوسری بزرگ ہستیاں بخیر وخوبی، بے خطر ہو کر عمل پیرا ہیں.......... اور اس کا سبب مغرب زدہ طبقہ کی تہذیبی، ثقافتی، فکری، علمی اور ادبی یلغار ہے.......... یہ مغرب زدہ طبقہ اسلام کے اصل تشخص کو ختم کرنے کے درپے ہے۔ اسے مسلمانوں کے اس حقیقی تشخص سے خطرہ ہے جو ان میں کفر اور ایمان کی تمیز کرتا ہے۔ وہ اسی باطنی کیفیت سے مسلمانوں کو محروم کرنا چاہتے ہیں۔ اس طرح امت مسلمہ کے لئے ہر میدان اور شعبہ حیات میں چیلنج کا سامنا ہے.......... اور عورت اس چیلنج کو قبول کرنے میں ابتدا میں زبردست مزاحمت پیش کرتی رہی ہے۔ مخالفین اسلام نے دختر اسلام کو بالعموم اور خاتون مشرق کو بالخصوص اپنا ہدف بنالیا ہے۔ وہ چاہتے ہیں کہ کسی طرح مسلمان عورت کو گھر اور معاشرے کی طرف سے بے سونی اور بے اطمینانی میں مبتلا کر کے مسلم معاشرے کی بنیادوں میں خلاء پیدا کر دیا جائے۔

مغرب کا ذکر آج ہمارے ہاں فخریہ انداز سے کیا جا رہا ہے، جس سے متاثر ہو کر بعض لوگ آزادی نسواں اور مساوات مرد وزن کے نعرے بلند کر رہے ہیں۔ مغرب میں عورت کو آزاد کرنے اور مرد کے برابر لانے کا مقصد عورت کو کوئی برتری دلانا نہ تھا بلکہ اس کا مقصد مرد کی عیش پسندی، تن آسانی اور اس کی جنسی ہوس کو تقویت اور تسکین فراہم کرنا تھا.......... اسلام کے سوا دیگر تمام مذاہب میں عورت ایک ناپاک، حقیر اور ذلیل مخلوق تصور کی جاتی رہی ہے.......... اور اس کو بیرونی معاشرہ تو کیا خود گھر کے اندر بھی ادنی غلاموں جیسے حقوق بھی حاصل نہ رہے.......... لیکن آج وہی مسیحی یورپ ہے جو عورتوں کے حقوق کے سب سے بڑے علمبردار کی حیثیت سے مسلم دنیا پر آوازے کسنا اپنا فرض خیال کرتا ہے۔

اسلام عورت کو گھر میں اس لئے قرار پکڑنے کو کہتا ہے کہ وہ حقیقت سے قریب تر واقعات کو پیش نظر رکھتا ہے۔ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''اپنے گھروں میں وقار کے ساتھ بیٹھی رہو اور قدیم دور جاہلیت کی سج دھج نہ دکھاتی پھرو''۔

اسلام عورت کو گھر کی ملکہ، مختار کل اور بچوں کی نگہبان قرار دیتا ہے، شوہر کی

marfat.com

وفاداری پر جنت کی ضمانت دیتا ہے اور اس کے قدموں تلے جنت رکھتا ہے۔ مردوں پر کسب معاش کی ذمہ داری ڈال کر باہر کی پر ہنگام دنیا کے نت نئے جھمیلوں، فسادات اور آزمائشوں سے اس کو صاف بچالے جاتا ہے اور ہر حال میں مرد ہی کو اس کا کفیل ٹھہراتا ہے۔ اسلام کے نظام رحمت کی دلیل تو یہ امر ہے کہ عورت جب بیٹی ہوتی ہے تو باپ اس کی کفالت کا ذمہ دار ہے، بیوی ہے تو شوہر اس کے اخراجات برداشت کرتا ہے، ماں ہے تو بیٹا اس کا سرپرست ہوتا ہے۔ ہر حال میں اس کا حق مرد پر مقدم رکھا گیا ہے۔ تنگی اور عسرت ہر دو طرح کے حالات میں اسے فکر مند ہونے کی ضرورت باقی نہ رہی کہ وہ روٹی، کپڑا اور مکان کی فکر میں گھر کی دہلیز عبور کر کے معاشرے میں ہر ایک کی نظروں میں کھٹکتی رہے۔ کبھی کسی کے لئے محنت کرے اور کبھی کسی کی جان کی خاطر گھلتی رہے۔

آزادی نسواں کے نعرہ کا مقصد نہ صرف مسلمان عورت کو اس کے بنیادی حقوق سے محروم کرنا ہے بلکہ اس کے ساتھ ساتھ اس کی عزت و ناموس اور دین و ایمان کو مستقل خطرہ میں مبتلا رکھنا بھی ہے۔ ایسے شعبہ جات میں جو مردوں کے لئے مخصوص ہیں، ان میں عورتوں کو ملوث کرنے کا نتیجہ بے حیائی اور برائی کے سوا کچھ نہیں نکلے گا۔ اخلاقی قیود اور قانونی بندشیں بھی انسانی فطرت کی ان خامیوں کی تطہیر اور تزکیہ میں ناکام رہتی ہیں جو اس کے وجود کے ساتھ لازم ہوں۔

افسوس کہ ہمارے معاشرے کی مغرب زدہ عورت کی آنکھوں پر اب بھی پردے پڑے ہوئے ہیں۔ تعجب ہے کہ وہ عورت جو چند گھریلو فرائض اور شوہر کی معمولی درجہ کی خدمت پر راضی نہیں، جو گھر کی چاردیواری کو اپنے آپ کے لئے قید خانہ محسوس کرتی ہے .... جو شوہر کی معمولی ڈانٹ ڈپٹ اور ناراضگی کو غصب حقوق تصور کرتی ہو اور اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی دی ہوئی عزت اور وقار و سکون کو وجہ ظلم جانتی ہو تو کیا وہ پورے معاشرے کے پیچیدہ نظام میں دھاگے کی طرح بنے جانے اور اپنی شخصیت کے نسوانی خدوخال کے مسخ کیے جانے پر رضا مند ہو سکتی ہے .... چادر اور چاردیواری کو قید خانہ سمجھنے والی ہستیاں

marfat.com

دفتروں، کارخانوں اور ہسپتالوں میں سخت قواعد اور ضوابط کی پابندیاں اور تھکا دینے والی مشقت کی کیوں کر اہل ہوسکتی ہیں؟

حضور اکرمؐ کا ایک ارشاد مبارک ہے کہ ''جو عورت خوشبو لگا کر مسجد میں جائے، اس کی نماز قبول نہ ہوگی''۔ چہ جائے کہ وہ خوشبو لگا کر بازاروں اور پارکوں میں گھومے پھرے۔ ایسے ارشادات نبویؐ پڑھتے ہیں تو دل تھام کر رہ جاتے ہیں آج عورت جس طرح شمع محفل بنی ہوئی ہے، یہی گمان ہوتا ہے کہ ''دوسری جاہلیت'' کا دور یہی ہے۔ آج عورت مکمل میک اپ کر کے فرانس کے عطر استعمال کر کے بلاضرورت خریداری کے لئے ننگے سر، نیم عریاں لباس پہن کر نکلتی ہے تو کیا اس معاشرے کو اسلامی معاشرہ کہا جا سکتا ہے۔ یہ آزادی نہیں بلکہ بے راہ روی اور بے حیائی کا کھلا مظاہرہ ہے۔

حدیث نبویؐ ہے کہ ''خوشی اور رحمت کا دروازہ اس گھر کے لئے بند سمجھو جس گھر سے عورت کی آواز غیر کو سنائی دے۔

عورت نے بے پردہ ہو کر خود اپنا مقام گرایا ہے اور آج اس صنف نازک کا وہی حشر ہو رہا ہے جو اسلام سے پہلے دور جہالت میں ہوتا تھا۔ اسلام نے تو عورت کو اونچا مقام دیا تھا۔ اس کے چھینے ہوئے تقدس کو بحال کیا تھا مگر بے پردہ عورتیں اسلام کے اس احسان کو فراموش کر گئیں .... بے پردہ ہوئیں تو اپنے تقدس، قدر، آبرو اور عصمت تک کو کھو دیا۔ چراغ خانہ بننے کی بجائے شمع محفل بن گئیں۔

ہمیں تعلیمات نبویؐ کی روشنی میں اپنے کردار کا جائزہ لینا چاہئے۔ اپنا احتساب خود کرنا ہوگا۔ محاسبے سے معلوم ہوگا کہ ہم اس درجہ احسان فراموش ہستیاں ثابت ہو رہی ہیں کہ الامان والحفیظ

آج کی عورت تو چہرے مہرے، لباس، عادات اخلاق، ایمان اور حیا کے کسی بھی پہلو سے نبی کریمؐ کی تربیت یافتہ نہیں معلوم ہوتی .... حضور اکرمؐ نے ارشاد فرمایا تھا کہ بدگمانی مت کرو، عیب جوئی مت کرو، چھپ کر باتیں مت کرو، فخر مت کرو، حسد اور کینہ مت

marfat.com

رکھو، اللہ کی بندگی سے منہ نہ موڑو، حیا تمہارا زیور ہے، حیا اور ایمان دونوں کی حفاظت کرو، بلا ضرورت اپنے گھروں سے مت نکلو۔

مغرب کی اسٹیج پر عورت کا کردار عبرت کے لائق تو ہوسکتا ہے لیکن کسی تقلید کے لائق ہرگز نہیں .... کیونکہ جن حقائق سے انسان عبرت حاصل کرتا ہے، ان پر عمل پیرا ہونے کی وہ کبھی غلطی کرچکا ہے اور عورت کو زائد حقوق دلانے والے اب اپنی ہی آگ میں سلگ رہے ہیں .... مگر مسلمان عورت آج بھی نظام اسلام کے باعث ہی محفوظ ہے جیسے پہلے تھی۔ قرآن پاک اور سنت کے احکامات اس کو وہ مقام عزت اور وہ باوقار حیثیت عطا کرتے ہیں جن کے خواب بھی نظام باطل کے دانشور نہیں دیکھ سکتے۔

marfat.com

ماں کا مقام

☆ ماں ایک عظیم ہستی ہے جس کے آگے محبت وشفقت اپنا سر جھکاتی ہے۔
☆ ماں وہ انمول موتی ہے جو ایک بار کھو جانے کے بعد دوبارہ نہیں ملتی۔
☆ ماں وہ نعمت ہے جس کا وجود اولاد کے لئے سایہ رحمت ہے اور تحفظ کا ضامن ہے۔
☆ ماں عورت کا وہ روپ ہے جو شہد کی طرح میٹھا اور پھول کی طرح نازک ہوتی ہے۔
☆ ماں گھر کی زینت ہوتی ہے جس کے بغیر گھر ویران اور جہنم کا نمونہ دکھائی دیتا ہے۔
☆ ماں کی جگہ اور کوئی نہیں لے سکتا۔
☆ ماں کے بغیر انسان ادھورا رہ جاتا ہے۔ ماں باپ کی خدمت کرنا ہم سب کا فرض ہے۔
☆ ماں آنکھوں کی ٹھنڈک ہے اور انسان کی پہلی تعلیم ماں کی گود سے ہوتی ہے۔

ایک دفعہ ایک شخص نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھ پر سب سے زیادہ حق کس کا ہے تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم پر سب سے زیادہ حق تمہاری ماں کا ہے۔ اس شخص نے تین بار یہ سوال کیا اور آپؐ نے تین بار ماں کا حق بتایا۔ اور چوتھی بار سوال کیا تو فرمایا تمہارے باپ کا۔ گویا حقوق کی ادائیگی میں ماں فائق ہے۔

جنت ماں کے قدموں تلے ہے۔ اس لئے ہمیں چاہیئے کہ ماں باپ کی بے لوث خدمت کریں اور ان کی عزت کریں۔ اور ان سے اچھے طریقے سے پیش آئیں۔

marfat.com

عورت کے چار روپ

عورت کہنے کو تو صنف نازک ہے مگر اس میں خدا کی قدرت کا زبردست جلوہ کار فرما ہے۔ عورت شرم و حیا کا پیکر، مہر و وفا کا مجسمہ اور صبر و استقامت کی تصویر ہے۔ جہاں بڑے بڑے سور ماؤں کے پاؤں اکھڑ جاتے ہیں تو عورت ثابت قدم نظر آتی ہے۔ نسل انسانی کی بقاء کی ذمہ داری اس کے ناتواں کندھوں پر ہے اور وہ اس فرض کو بخوبی سرانجام دیتی رہی ہے۔ مختلف زمانوں میں عورت کے ساتھ مختلف سلوک ہوتا رہا مثلاً زمانہ جاہلیت کو ہی دیکھیں تو بیٹی کو زندہ درگور کر دیا جاتا تھا گویا بیٹی ایک غیر ضروری مخلوق تھی۔ اسلام نے بیٹی کو عزت بخشی اور عورت کے اس روپ کو وہ درجہ دیا کہ کسی دوسرے مذہب نے نہ دیا تھا حتیٰ کہ وہ والدین کی جائیداد میں حصہ دار بنی۔ اسے سماجی و معاشرتی حقوق ملے اور تعلیم کے زیور سے آراستہ ہو کر بیٹی ایک دُرِّ نایاب بن گئی۔

بیٹی کا مطلوبہ کردار کیا ہونا چاہئے؟ بیٹی ایک مکمل دنیا کا نام ہے۔ ذرا غور کریں تو ایک چھوٹی سی بیٹی کے اندر ایک چھوٹی سی ماں چھپی ہوئی ہے۔ وہ اپنے والدین کی تکلیف، دکھ، بیماری اور پریشانی کو فوراً محسوس کرتی اور ان کے لئے سہارا بننے کی کوشش کرتی ہے۔

آیئے ذرا بہن کا روپ دیکھیں۔ بہن نام ہے ایک راگنی کا، ایک چاشنی کا اور بھائی پر قربان ہو جانے والی دیوی کا جو ہر دم بھائیوں کے لئے دعا گو رہتی ہے۔ بھائیوں کی خوشی اور غم بہن کے بغیر ادھورا رہتا ہے۔ خوشی ہے تو بہن پھولے نہیں سماتی اور اگر پریشانی ہے تو بھائی کے لئے جان دینے کو تیار ہے۔ بہن کا کردار کیا ہونا چاہئے؟ بہن ایک سیسہ پلائی دیوار ہو، آہنی چٹان ہو اور ناقابل تسخیر قلعہ ہو۔ بھائیوں کی آمدنی پر نظر رکھے۔ چھوٹے بہن بھائیوں کی سرپرستی کرتے ہوئے ان کے افعال و کردار پر کڑی نظر رکھے اور ان کے ناجائز مطالبات پر زجر و توبیخ کرے۔ گھریلو ذمہ داریوں کے ساتھ تعمیر کردار کا سلسلہ جاری

marfat.com

رکھے۔ مذہبی وابستگی رکھتی ہو اور خاص طور پر بھائی کو یہ احساس دلاسکتی ہو کہ وہ مستقبل کا امین ہے۔ ملک وقوم کی ترقی کا انحصار اس پر ہے۔ قوم ایک کل یعنی مشین ہے اور وہ اس کا اہم ترین پرزہ ہے۔ اگر وہ ناکارہ ہو جائے گا تو یقیناً مشین کی کارکردگی صفر ہو جائے گی۔ اس کو اس کی اہم شخصیت کا احساس دلاسکتی ہو اور اس کے اندر ملک کی آزادی وسالمیت کی ذمہ داری کا جذبہ اجاگر کرسکتی ہو۔

بہن اپنے بھائیوں کو بتائے کہ ان کا کام تعلیم کے میدان میں کارہائے نمایاں سر انجام دینا ہے پھر زندگی کے سفر میں اپنی منزل کا تعین کرنا، والدین کی خدمت اور اطاعت گزاری کرنا، عزیز رشتہ داروں سے تعلقات استوار کرنا بھی اس کے فرائض میں شامل ہے کیونکہ وہ مستقبل میں ایک خاندان کا مالک ہوگا اور معاشرتی ذمہ داریوں کو سنبھالے گا۔ بہن ایثار وقربانی کا پیکر ہو اور اکثر دیکھا بھی گیا کہ والدین کسی حادثہ کا شکار ہو جاتے ہیں یا ماں وفات پا جاتی ہے تو بہن اپنے دوسرے چھوٹے بہن بھائیوں کے لئے زندگی تیاگ کر دیتی ہے۔ انہیں کامیاب وکامران دیکھ کر اپنے دکھ اور محرومیاں بھول جاتی ہے۔ بہن بھائیوں کو تحفظ دیتی ہے اور ان کے لئے والدین کی کمی پوری کرتی ہے۔

بیوی

بیوی شریک حیات ہے زندگی کی گاڑی کا دوسرا پہیہ ہے اور اس کے بغیر زندگی روکھی پھیکی و نامکمل رہ جاتی ہے۔ قانون فطرت ہے کہ ایک مرد کو تکمیل حیات کے لئے عورت کا سہارا لینا پڑتا ہے۔ خالق ارض وسماء نے انسان کی تخلیق جوڑے کی شکل میں فرمائی تاکہ دونوں مل کر زندگی کا نظام چلائیں اور نسلی بقاء کے ذمہ دار بنیں۔ باہمی ملاپ اور تعاون سے خاندانی نظام کی بنیاد رکھیں۔ بیوی اندرون خانہ ذمہ داریاں سنبھالتی ہے اور مرد فکر معاش میں مصروف رہتا ہے۔ عورت کی ذمہ داریوں کا دائرہ بے شک گھر کی چار دیواری تک زیادہ اہمیت طلب ہے لیکن اس چھوٹی سی دنیا کے نظام کی ہمواری اور استحکام کے لئے بیرونی یعنی خاوند کی دنیا کی ہم آہنگی اور توازن بہت ضروری ہے۔ بیوی کا اہم فریضہ یہ ہے کہ وہ نئی نسل

marfat.com

کی پیدائش اور پرورش بہتر طریقے سے کر سکے اس کے ساتھ ساتھ بیوی کا کردار بے حد مضبوط ہونا چاہئے تاکہ وہ خاوند کو گمراہ ہونے سے بچا لے۔ وہ شوہر کی خیر خواہ، ہمدرد اور خدمت گزار ہو۔ اسے رفاقت و محبت کی لطافت سے ہمکنار کر سکے۔ وہ مہر و وفا کا ایسا مجسمہ ہو جو اپنے اندر سکون و خوشی کا پیغام رکھتا ہو۔ وہ گھر کے ماحول کو محفوظ و پر سکون بنا سکے۔ اور خانہ داری اور انتظامی قابلیت میں ماہر ہو۔ خوش اخلاق و خوش گفتار ہو۔ صورت کی کمی سیرت سے پوری کر سکے۔ شرم و حیا، علم و ہنر صبر و ہمت، استغناء اور تقویٰ جیسی خوبیوں سے مرصّع ہو۔ خاندان کے لئے ایک ستون کی مانند ہو جس کے سہارے کنبے کی عمارت کھڑی کی جا سکے۔

بیوی پردے کی پابند ہو اور پاکدامن ہو۔ نامحرم افراد کے ساتھ روابط کو ناپسند کرتی ہو تاکہ اس کا گھر شکوک و شبہات کی آندھی سے تباہ نہ ہو جائے۔ خوش لباس ہو تاکہ مرد باہر کی دنیا میں دلچسپی نہ لے بلکہ اس کی خواہشات کا مرکز اس کی اپنی بیوی رہے اور اگر کہیں مرد گمراہ ہو جائے تو صبر و استقلال کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑے، بلکہ اسے برائی کے چنگل سے نجات دلانے کے لئے تن، من، دھن کی بازی لگا دے۔ فضول خرچ نہ ہو، خاوند کی آمدنی کو جائز اور کفایت شعاری سے خرچ کرے تاکہ گھر گہوارہ امن بن سکے۔ خاوند کا اعتماد حاصل کرے اور مرد کے رشتہ داروں اور عزیزوں سے بہتر تعلقات استوار کرے۔ اس کے والدین کو اپنا سمجھ کر خدمت کرے۔ ناجائز فرمائشوں اور سیر و تفریح کے بہانے مرد کی کمائی ضائع نہ کرے بلکہ آڑے وقت کے لئے پس انداز کرے۔ اگر بیوی کی خواہشات کا دائرہ وسیع ہو جائے گا تو یقیناً مرد رشوت، چوری اور دیگر معاشرتی برائیوں کا شکار ہوگا اور رشوت اور حرام کا مال اولاد کی پرورش میں شامل ہو کر انہیں اوصاف حمیدہ سے محروم کر دے گا کیونکہ

اے طائر لا ہوتی اس رزق سے موت اچھی
جس رزق سے آتی ہو پرواز میں کوتاہی

بیوی خاوند کی سرگرمیوں پر نظر رکھے۔ اگر آمدنی اس کے حساب سے زیادہ ہو تو باز پرس کرے اور اگر وہ بغیر وجہ زیادہ وقت گھر سے باہر اوباش لوگوں کی صحبت میں گزارے،

marfat.com

شراب نوشی کرے یا دیگر سماجی برائیوں میں گرفتار ہو تو حوصلے سے مردانہ وار حالات کا مقابلہ کرے۔ اللہ تعالیٰ ضرور اجر دیتا ہے۔ ایک نہ ایک دن وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہو جائے گی۔ زندگی کے اجتماعی معاملات میں مرد کو اخلاقی اور روحانی قوت فراہم کرے۔ بیوی اپنے مخصوص دائرہ عمل میں رہتے ہوئے اعلیٰ تعلیم اور فنی تربیت بھی حاصل کر سکتی ہے۔ جس کے ذریعے وہ مرد کے معاشی حالات کو بہتر بنانے کا فریضہ سرانجام دے جیسا کہ فی زمانہ خواتین ملازمت یا سلائی کا کام کر کے خاوند اور بچوں کے لئے مددگار ثابت ہو رہی ہیں مگر ان کا پیشہ باعزت ہونا چاہئے۔ اس میں آوارگی کا عنصر شامل نہ ہو۔

بیوی اپنی خداداد صلاحیتوں اور قابلیت کو بروئے کار لا کر اجتماعی خوشحالی کی ضامن بن سکتی ہے۔ اسے اس طرح سرگرم عمل رہنا چاہئے کہ خاندانی نظام میں دراڑیں پیدا نہ ہوں۔ بعض بیویاں ملازمت کے بہانے گھریلو فرائض کو نظر انداز کر دیتی ہیں یا فیشن پرستی میں مبتلا ہو کر اپنی نجی زندگی کو متزلزل کر دیتی ہیں۔ یہ غلط ہے۔ بیوی کو ہر حال میں متحمل مزاج ہونا چاہئے اور اسے چاہئے کہ ہمیشہ اعتدال و میانہ روی کو اپنائے کہ اس راستے میں عزت ہے۔ بیوی کا معاشرتی شعور پختہ ہو اور وہ ترقی یافتہ ہو۔ قومی معاملات میں بھی سوجھ بوجھ رکھتی ہو اور اگر ہو سکے تو تحریر و تقریر سے بہتر خیالات کا پرچار کر کے تاکہ مرد اس کی صلاحیتوں کا اعتراف کرتے ہوئے اس کے وجود کو اپنے لئے باعث فخر سمجھے۔ اگر بیوی میں جذبہ صادق اور فہم و دانش کے چراغ روشن ہوں تو وہ اپنے فطری دائرہ عمل میں رہ کر اپنی وفاداری کو قائم رکھتے ہوئے اجتماعی اور معاشرتی زندگی میں کارہائے نمایاں سرانجام دے سکتی ہے اور گھریلو زندگی کے علاوہ سماجی و بیرونی زندگی پر بہتر اثرات مرتب کر سکتی ہے۔ خاوند کو راہ راست پر لا سکتی ہے۔ اسے اپنی ذمہ داریوں سے آگاہ کر سکتی ہے اور اکثر دیکھا گیا کہ لاپرواہ اور گمراہ خاوند، بیوی کی شبانہ روز محنت اور صبر و ہمت سے آخر کار ایک دن صراط مستقیم پر چل پڑے۔ اس کا سہرا یقیناً عورت کے سر پر ہے۔ بعض اوقات جو کام ماں نہیں کر سکتی، اخلاق و کردار کی تعمیر میں بیوی وہ کام کر دکھاتی ہے بلاشبہ بیوی کو صورت سے ہٹ کر سیرت میں یگانہ روزگار ہونا چاہئے۔ صورت تو خدا کی بنائی ہوتی ہے، کوشش سے اس

marfat.com

کو بھی پرکشش بنایا جا سکتا ہے مگر فی زمانہ معاشرتی برائیوں، بے حیائی اور بڑھتی ہوئی بے راہ روی کو بیوی کا مضبوط کردار ہی ختم کر سکتا ہے۔ اگر کسی مقام پر بیوی گمراہ ہو جائے تو خاوند کیا سارا کنبہ تباہی کے دہانے پہ کھڑا ہو جاتا ہے لہذا بیوی کو گھر میں مرکزی حیثیت حاصل ہے۔ بیوی صوم وصلوٰۃ کی پابند، محبّ وطن، وفادار اور ذی شعور ہو تو گمراہ مرد بھی راہ راست پر آ جاتے ہیں۔

ماں کیا ہے؟

ماں نام ہے ایک ٹھنڈک کا، ایک سائبان کا، شفقت کے مجسمے کا اور ماں ایک آسمانی تحفظ ہے۔ لطافت و پاکیزگی کا نام ماں ہے۔ دنیا میں انسان کی بہترین ہمدرد ماں ہے ماں ایک تپتی دھوپ میں چھاؤں کا نام ہے۔ سراب دنیا میں آب خنک ماں ہے اور انسانی بقاء کا راز، قوموں کی ترقی، مستقبل کی تابانی، انسانیت کی عظمت، رشتوں کی پہچان اور تقدس، حریت وآزادی، کی پرورش صرف اور صرف ماں کی وجہ سے ہو سکتی ہے۔ آیئے ذرا مشاہیر کی نظر میں ماں کا درجہ ملاحظہ کریں۔

رسالت مآبؐ نے فرمایا ''ماں کے قدموں تلے جنت ہے''۔

سر سید احمد خان نے کہا ''میں آج جو کچھ بھی ہوں اپنی ماں کی بدولت ہوں''۔

مولانا محمد علی جوہرؒ نے اعتراف کیا ''مجھ میں آزادی وحریت کے جذبات اور آزادی کی قدر و قیمت کا احساس میری ماں نے پیدا کیا''۔

نپولین نے کہا ''تم مجھے بہتر مائیں دو، میں تمہیں بہتر قوم دوں گا''۔

شاعر مشرق نے ماں کی عظمت کا اعتراف کچھ اس طرح کیا ہے

تربیت سے میں تری انجم کا ہم قسمت ہوا
گھر میرے اجداد کا سرمایہ عزت ہوا

ماں کی عظمت اور کردار تو زندگی کی بقا کی اولین ضرورت ہے۔ انسان تو اشرف المخلوقات ہے۔ جانور تک اپنی ماں تا کے فرائض کو پورا کرتے ہیں۔ گویا کسی بھی مخلوق کی

marfat.com

نشو ونما اور بالیدگی کے لئے ماں کا وجود جنم دینے کے بعد بھی بہت اہمیت کا حامل ہے۔

ماں کی گود بچے کی پہلی درسگاہ ہے۔ ماں بچے کو بچپن میں جو بخشتی ہے، وہی اس کی رگ و پے میں سرایت کر جاتا ہے۔ ایک مشہور واقعہ ہے کہ ایک بچہ کہیں سے چاقو چوری کر کے لایا، اس کی ماں نے وہ چاقو رکھ لیا بلکہ اس کی تعریف کی۔ بچہ آہستہ آہستہ چیزیں لاتا رہا اور چور بنتا رہا حتی کہ ملک کا نامور چور بن گیا۔ ایک دفعہ ڈاکہ زنی کے دوران گرفتار ہوا۔ مقدمہ چلا اور جب جج نے اس کے ڈاکو بننے کی وجہ پوچھی تو اس نے کہا میری ماں کو بلایا جائے چنانچہ اس کی ماں حاضر ہوئی تو بھری عدالت میں ملزم نے ماں کے منہ پر تھوک دیا۔ لوگ حیران رہ گئے۔ استفسار کرنے پر ملزم نے بیان دیا اور کہا کہ میری زندگی میری ماں نے خراب کی اور مجھے ماں نے ڈاکو بنایا، جب میں چاقو چوری کر کے لایا تھا، اگر مجھے ڈانٹ ڈپٹ کرتی تو میں سیدھی راہ پر چلتا۔ اس کی حوصلہ افزائی سے میں ڈاکو بن گیا لہذا میرے ساتھ میری ماں کو بھی سزا دی جائے جس نے میری غلط تربیت کی۔

ماں کا کردار بے حد جاندار ہونا چاہئے۔ چونکہ ہماری آبادی کا زیادہ حصہ دیہات میں رہتا ہے۔ وہاں تعلیم کی سہولتیں بتدریج مل تو رہی ہیں پھر بھی بہت سی خواتین ناخواندہ ہیں، لہذا اگر ماں زیادہ تعلیم یافتہ نہ بھی ہو تو اس کو مذہبی لگاؤ ضرور ہونا چاہئے۔ خوش اخلاق اور سگھڑ ہو۔ رزق حلال کا خیال رکھتی ہو، محبت، ہمدردی، خلوص و مروت، آزادی و حریت، غیرت و خودداری اور عزت نفس کی اہمیت کو سمجھتی ہو۔ قول و فعل میں تضاد نہ ہو۔ اگر تعلیم یافتہ ماں ہے تو تمام خوبیاں اس میں ایک تحریک پیدا کر دیں گی، وہ نئی نسل کی تربیت اس انداز سے کر سکتی ہے کہ مشاہیر اور عالم پیدا ہوں۔ مجاہد اور متقی انسان پیدا ہوں۔ ایمانداری اور شرم و حیا کو فروغ ملے اور معاشرہ برائیوں سے پاک ہو جائے۔

ایک باکردار ماں بیٹیوں کو فیشن پرستی اور بے حیائی سے روک کر پاک دامنی اور عفت و عصمت کا سبق دے گی۔ ایک بیٹی کی بہتر تربیت پوری نسل کی تربیت کے مترادف ہے اور چراغ سے چراغ جلتا ہے۔ نیکی سے نیکی پھیلتی چلی جاتی ہے۔ کفایت شعار اور امور خانہ داری میں ماہر ماں اپنی بیٹی کی تربیت بھی اپنے خطوط پر کرے گی اور اس سے بے راہ

marfat.com

روی کا خاتمہ ہوگا۔ایک باشعور ماں اپنے بیٹوں کو غلط کاری سے باز رکھے گی۔صبر وقناعت اور حلال رزق کا احساس پختہ کرے گی۔نماز اور دیگر مذہبی فرائض اجاگر کرنے میں سختی سے پابند رہے گی۔ بیٹے کو مسجد کی اہمیت بتائے گی اور اگر نئی نسل کی مذہبی بنیاد مضبوط ہو جائے تو بدی اپنے آپ دفن ہو جائے گی۔نیک اولاد صدقہ جاریہ ہے اس کا ذکر قرآن پاک میں آیا ہے۔والدین جو اپنی دولت دنیا میں چھوڑ جاتے ہیں،ان میں سب سے قیمتی چیز نیک اولاد ہے جو نیکی پھیلانے کا سبب بنتی ہے۔اصل حقیقت یہ ہے کہ عورت کا کوئی بھی روپ ہو بنیادی فرائض اور اوصاف یکساں ہیں۔ایثار وقربانی،محبت وشفقت،احساس ومروت، حب الوطنی،وفاداری،مذہبی حمیت،صبر واستغناء یہ تمام خصوصیات بہر حال عورت میں ہونی چاہئیں تاکہ وہ کسی مقام اور کسی جگہ بھی ہو،اصلاح معاشرہ کا فرض ادا کر سکے۔

حکیم الامت حضرت علامہ محمد اقبالؒ فرماتے ہیں۔

وجود زن سے ہے تصویر کائنات میں رنگ　　اسی کے ساز سے زندگی کا سوز دروں
شرف میں بڑھ کے ثریا سے مشت خاک اس کی　　کہ ہر شرف ہے اسی درج کا درمکنوں
مکالمات فلاطوں نہ لکھ سکی لیکن　　اسی کے شعلے سے ٹوٹا شرار افلاطوں!

حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت حوا علیہا السلام کے علاوہ دنیا کا ہر فرد خواہ وہ مرد ہو یا عورت،ان میں مقام کے اعتبار سے کوئی ادنیٰ ہو یا اعلیٰ کوئی برگزیدہ برحق نبی ہو، اعلیٰ مقام ولی ہو یا کوئی غوث قطب ابدال ہو،ہر کسی کو عورت نے ہی جنم دیا ہے اور اپنے ایام طفولیت میں ہر کسی نے عورت کی سبز گود میں ہی پرورش پائی ہے۔اس طرح خالق کائنات کی طرف سے عورت کو جو مقام عطا کیا گیا وہ بلاشبہ قابل فخر اور رشک ہے۔عورت ماں،بہن، بیٹی اور بیوی کے لازوال انسانی رشتوں میں مرد کے ساتھ شریک سفر زندگی ہے اور اپنے انہی کرداروں کی وجہ سے عورت مرد کو مکمل کرتی ہے یعنی مرد بحیثیت والد،بھائی وشوہر کا کردار ادا کرتے ہوئے عورت کا محتاج ہے۔اسی طرح عورت کو اپنے تمام معاشرتی کردار ادا کرنے کے لئے مرد کی ضرورت پڑتی ہے یعنی مالک کائنات نے مرد اور عورت کو ایک دوسرے کے

marfat.com

لئے لازم وملزوم بنایا اور دونوں ایک دوسرے کے بغیر نامکمل ہیں۔

لیکن ذمہ داریوں اور فرائض وحقوق ہر ایک کی جسمانی توانائیوں اور تخلیق کے مطابق رکھے گئے ہیں تاہم دونوں کی منزل مقصود ایک ہے یعنی کامیاب دنیاوی واخروی زندگی اور ان کا نشان راہ گھر اور معاشرہ ہے۔ ہمارے معاشرتی دستور کے سابق مرد کی ذمہ داری گھر کے باہر سے گھر کے لئے کما کر لانا ہوتا ہے۔ اور عورت کی ذمہ داریاں زیادہ تر گھر سنبھالنا ہوتی ہیں۔ کردار ہر ایک کا اہم ہے۔ کیونکہ عورت ماں، بہن، بیٹی اور بیوی ہوتی ہے وہ جب ماں ہوتی ہے تو اپنی اولاد کی تربیت کا فریضہ وہی انجام دیتی ہے اور جب ہماری عورت ماں کے روپ میں خود کو اچھی تعلیمات پر عمل کرتے ہوئے اپنی اولاد کی تربیت اس طرح کرے کہ اس کے بچے بڑے ہو کر مفید اور فرض شناس شہری رہتے ہوئے سچے مسلمان بھی بنیں۔ وہ اپنے دینی، معاشرتی، شہری، اخلاقی اور قانونی فرائض اس طرح بحسن وخوبی ادا کریں کہ پورے معاشرے میں امن وسلامتی سے مزین اور معاشرتی برائیوں سے پاک فضا میں چلیں۔ جس میں انسانیت خوب پھل پھول سکے۔ اسی طرح جو عورت ماں ہوتی ہے ظاہر ہے کہ وہ کسی کی بیوی بھی ہوتی ہے یہ کردار بڑی سعادت مندی کا کردار ہے۔ اس سلسلے میں اس وقت عورت سے جو کردار ہمارے معاشرہ کو مطلوب ہے۔ وہ اس طرح ادا کر سکتی ہے کہ بحیثیت ایک بیوی گھر کو جنت بنائے اور اپنے شوہر کو اپنے فرائض ادا کرنے پر مجبور کرے نہ کہ اسے حرام دولت کمانے پر مجبور کرے۔ خود بھی سادگی اپنائے اور فیشن پرستی سے اجتناب کرتے ہوئے صبر وشکر سے اپنے شوہر کی حق حلال کی کمائی سے گزارہ کرے اور فرائض منصبی ادا کرے۔

marfat.com

عظمت کردار

انسان کو خداوند قدوس نے اشرف المخلوقات بنا کر دنیا میں بھیجا۔ اللہ تبارک و تعالیٰ نے انسان کے لئے دنیا میں رہنے کے لئے ہر سہولت میسر کی ہوئی ہے۔ اس لئے انسان کو اللہ تعالیٰ کا ہر وقت شکر ادا کرنا چاہئے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے دنیا میں ہر شے کا جوڑا بنایا مثلاً اگر دن ہے تو رات ہے۔ سورج ہے تو چاند ہے۔ زمین ہے تو آسمان ہے۔ گویا دنیا کی ہر چیز کو مثبت اور منفی انداز میں پیش کیا اسی طرح انسان کو بھی۔ جس میں عورت کو مختلف شعبہ ہائے زندگی عنایت کئے یعنی ایک عورت ایک وقت میں ماں، بہن، بیٹی اور بیوی کے روپ میں زندگی کے ہر شعبے میں آدمی کے شانہ بشانہ چل رہی ہے۔ جہاں تک ہمارے معاشرے میں عورت کا مقام ہے اس کو ہر طرح سے عزت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ مسلمان ہونے کے ناطے ہمارے معاشرے میں عورت کو چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے عورت کے متعلق جو قانون لاگو کیا ہے وہ اس پر سختی سے عمل کرے۔ جب تک عورت کا اپنا کردار صحیح نہ ہوگا وہ کسی دوسرے شعبے میں کیا صحیح کردار ادا کرسکتی ہے؟ میرے نزدیک معاشرے کی اصلاح میں عورت اسی وقت بہتر کردار ادا کرسکتی ہے، جس وقت اس کا اپنا کردار درست ہوگا۔ اس کا رہن سہن، بول چال، بیٹھنا اٹھنا، اچھا شفاف علم بلکہ یہاں تک کہ کھانا پینا درست یعنی اسلامی قوانین کے عین مطابق ہوگا پھر جا کر معاشرہ عورت کو اس قابل سمجھے گا کہ جو بھی بات اس کی ماں، بہن، بیٹی یا بیوی کہہ رہی ہے، درست ہے۔

گھر میں عورت کا کردار

گھر ایک ایسی درسگاہ ہے جہاں سے معاشرے میں رہنے سہنے، بیٹھنے، اٹھنے اور طور طریقوں کی ابتدا ہوتی ہے۔

marfat.com

عورت ماں کے روپ میں

ایک عورت اگر ماں ہے تو اس کا اولین فرض ہے کہ وہ اپنے چھوٹے بچے سے لے کر بڑے بچے تک سب کے لئے ان کی تعلیم کے لئے صحیح درسگاہ کا تعین کرے اور اس کے ساتھ ساتھ ان کی دینی تعلیم پر خصوصی توجہ دے۔ بچوں کو گھر سے باہر کا ماحول درست نہ ہونے پر ہرگز باہر نہ نکلنے دے اور بچوں کو سکول سے گھر اور گھر سے سکول جانے کی تلقین کرے تاکہ بچہ اردگرد کے برے ماحول سے واقف ہی نہ ہو۔ وہ صرف اپنے گھر کے ماحول کو اپنائے کیونکہ آج کے بچے کل کے بڑے ہیں۔ کالج وغیرہ میں یونین بازی پر کڑی نظر رکھی جائے جو کہ آج کل ہر برائی کی جڑ ہے۔

محلے میں ایسی عورتوں سے میل جول نہ رکھے جو جھگڑالو اور گھریلو کاموں سے لاپرواہی کی طرف گامزن ہیں اور ہمیشہ بری عورتوں کو معترانہ انداز میں صحیح گائیڈ کرے اور بے وقوف عورتوں کو اچھے طور طریقے اور رہن سہن کی تلقین کرے۔ نوکروں کی بجائے خود گھریلو کام میں ترجیح دے سادگی کو اپنانے کے لئے گھر میں ہر فرد کو تلقین کرے اور خود بھی اس پر عمل کرے۔

فیشن، ویڈیو فلمیں، چھوٹی عمر میں بچوں کو گاڑی وغیرہ مہیا کرنا، بچوں کی جیب میں وافر مقدار میں پیسے ڈال دینا، بچوں کو جنسی کتابیں رسالے پڑھنے سے نہ روکنا.......... اس سے بچے معاشرے کا ناسور بن جاتے ہیں۔ خواتین کو چاہئے کہ ان سب غیر ضروری اخراجات کی بجائے بچوں کو نماز پڑھنا، روزہ رکھنا، قرآن پڑھنا، دینی کاموں میں دلچسپی دلانا، بچوں کو اچھی تربیت کی طرف مائل کرنا جیسے کام کریں، جس سے بڑے ہو کر بچے ڈاکہ زنی، حرام خوری، زنا، چوری اور دیگر برائیوں سے بچ جاتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ عورت اگر اپنے گھر میں ہی اپنی ذمہ داری جو اس پر خدا تعالیٰ کی طرف سے عائد ہے، پوری کرے تو معاشرے کی اگلی نسل بھی باوقار اور صحیح ہو جائے گی اور موجودہ نسل کی بھی کافی اصلاح ہو جائے گی۔ اس سے صاف نتیجہ نکلے گا ایک عورت نے صرف اپنے گھر کو نہیں درست کیا بلکہ

marfat.com

پورے معاشرے کو درست کر دیا ہے۔

عورت بیوی کے روپ میں

بیوی کی حیثیت سے معاشرے میں عورت کو اپنے خاوند کو ایسے قوانین میں ڈھالنا ہے جس سے اس کے خاوند کی معاشرے میں ہر کوئی عزت کرے، اسے عزت کی نگاہ سے دیکھے۔ اس صورت حال سے نمٹنے کے لئے عورت کو چند ایک چیزوں کا خیال رکھنا پڑے گا۔

ا۔ اس کے خاوند کی عادت اگر جھگڑالو قسم کی ہے تو اسے خوش اسلوبی سے پیش آنا سکھائے اور ذہن میں یہ بات رکھنا کہ میں نے اپنے خاوند کی اس عادت کو ختم کرنا ہے۔

۲۔ اگر اس کا خاوند بُری سوسائٹی میں جاتا ہے، جوا کھیلتا ہے، شراب پیتا ہے، زنا کرتا ہے، ڈکیٹ ہے اور دیگر کئی نقص اس میں موجود ہیں تو اس خاتون کو چاہئے کہ پیار محبت سے اس کی آہستہ آہستہ ایک ایک کر کے سب خامیوں سے چھٹی کروا دے۔

۳۔ اپنے شوہر کو نماز پڑھنے کی تلقین کرنا اور خود بھی اس پر کاربند ہونا اور دیگر تمام قوانین شریعت پر عمل پیرا ہونا جو قدرت نے ایک مسلمان پر فرض کیئے ہیں۔

اسی طرح ایک بیٹی اپنے والدین کو اور ایک بہن اپنے بھائی بہنوں کو معاشرے میں وہ مقام دلا سکتی ہے جس سے ان کا نام بھی روشن ہو اور ان کا سارا گھرانہ ان پر ناز کرے۔

ملازمت پیشہ خواتین

مختلف شعبہ ہائے زندگی میں عورت مرد کے شانہ بشانہ ہے۔ اس لئے معاشرے میں اپنے آپ کو منفرد انداز میں پیش کرنا پڑ رہا ہے۔ عورت کا یہ انداز اس کی پہچان بن چکا ہے۔ جس میں رہ کر یہ معاشرہ کی اصلاح بڑے احسن انداز میں کر سکتی ہے۔ ہمارے ملک

marfat.com

میں عورت دو ایسے شعبہ ہائے زندگی جن کو معاشرے میں بڑی عزت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے اور پہچانا جاتا ہے، سے منسلک ہے۔

۱۔ تعلیم ۲۔ میڈیکل

خواتین کے لئے ان دونوں شعبوں میں رہ کر معاشرے کی اصلاح کرنا اتنا ہی آسان ہے جتنا کہ اپنے گھر میں رہ کر۔

تعلیم میں خصوصی طور پر چھوٹے سے لے کر بڑے تک معاشرے کے تقریباً ساٹھ ستر فیصد انسان ان کے تجربہ سے مستفید ہوتے ہیں اور میڈیکل میں بقایا چالیس فیصد کی خدمت کا موقع مل جاتا ہے۔ میرے تجربہ کے مطابق جتنا وقت اللہ تعالیٰ نے عورت کو معاشرے میں تعمیر و ترقی اور سلجھاؤ کے لئے دیا ہے شاید ہی اور کسی کو یہ میسر ہو۔

(مقالہ ڈاکٹر لیاقت علی، اصلاح معاشرہ جولائی ۱۹۹۴ء)

marfat.com

ماں کا مثالی کردار

ایک قافلہ بغداد کی طرف جارہا تھا کہ راستے میں ڈاکوؤں کے ایک گروہ نے اسے گھیر لیا اور ایک ایک مسافر کی تلاشی لے کر لوٹنا شروع کر دیا۔ اسی قافلے میں ایک ننھا سا معصوم بچہ بھی تھا جو دینی تعلیم حاصل کرنے کے لئے بغداد جارہا تھا۔ ایک ڈاکو کو جب لوٹ کھسوٹ سے قدرے فرصت ملی تو اس بچے کے قریب آیا اور ازراہ مذاق پوچھا ''لڑکے تیرے پاس بھی کچھ ہے؟''

''جی ہاں، میرے پاس چالیس دینار ہیں جو میری ماں نے قمیض کے اندر سی دیئے ہیں''۔ بچے نے فوراً جواب دیا اور پھر اسے دینار دکھادیئے۔ ڈاکو کو یہ بات عجیب سی لگی چنانچہ وہ اسے اپنے سردار کے پاس لے گیا تو سردار نے اس سے پوچھا۔ ''لڑکے تم نے یہ دینار کیوں دکھادیئے؟حالانکہ یہ تو قمیض کے اندر چھپے پڑے تھے''۔ تو لڑکے نے جواب دیا۔

''رخصت کرتے وقت میری ماں نے نصیحت کی تھی کہ بیٹا کبھی جھوٹ نہ بولنا اور ہمیشہ سچ بولنا چنانچہ ان دیناروں کو چھپانے کیلئے مجھے جھوٹ بولنا پڑتا تھا اس لئے میں نے یہ دینار دکھادیئے''۔

یہ سنتے ہی ڈاکوؤں کا سردار گہری سوچ میں پڑ گیا کہ ایک چھوٹا سا بچہ اپنی ماں کی نصیحت پر پوری طرح عمل کر رہا ہے اور میں ایک باشعور انسان ہو کر اپنے مالک حقیقی کے واضح احکام کی خلاف ورزی کررہا ہوں۔ یہ جرم ہے اور اس کی سنگین سزا مجھے ملے گی۔ چنانچہ اس نے اسی وقت اس بچے کو سینے سے لگالیا۔ اس کی آنکھیں اشکبار ہوگئیں اور اس نے جرم سے ہمیشہ کے لئے توبہ کرلی۔

اس بچے کی سچائی کی بدولت نہ صرف مسافروں کو لوٹا ہوا مال مل گیا بلکہ سب

marfat.com

ڈاکوؤں کی عاقبت بھی سنور گئی۔ یہ بچہ بغداد پہنچا اپنی ماں کی نصیحت کے مطابق علم حاصل کیا اور شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کے عظیم نام سے مشہور ہوا۔

یہ ہے اس ماں کی تعلیم و تربیت کا ثمر جس کے بے شمار فوائد آپ کے سامنے ہیں۔ یہ ایک مسلّمہ حقیقت ہے کہ بچے کی پہلی تربیت گاہ اس کی ماں کی گود ہوتی ہے۔ اس لیئے اگر ماں صبح سویرے اٹھ کر نماز پڑھتی ہے تو بچہ بھی اس کی نقل اتارتے ہوئے سجدے میں جاتا ہے۔ اگر وہ قرآن مجید کی تلاوت کرتی ہے تو وہ بھی اس میں شامل ہونے کی کوشش کرتا ہے۔ اگر ماں صفائی پسند ہے، کمرے اور صحن کو صاف ستھرا رکھتی ہے، کمرے کی اشیاء کو قرینے اور ترتیب سے رکھتی ہے تو بچے کی عادات واطوار میں نفاست اور ترتیب وتزئین خود بخود پیدا ہو جاتی ہے۔ اگر ماں کا طرز گفتگو شستہ اور شائستہ ہے تو بچہ بھی خوش گفتار اور خوش اخلاق ہوگا۔ اسی طرح اگر ماں جھوٹ، غیبت، چوری اور دنگا فساد سے پرہیز کرتی ہے تو بچہ بھی ایسی سب قباحتوں سے پاک ہوگا چونکہ آج کا بچہ کل کا باپ ہوتا ہے اور ایسے ہی بچوں کے اجتماع سے معاشرہ بنتا ہے۔ اس لئے اگر بچے نیک، مؤدب، فرض شناس اور دیانتدار ہوں تو معاشرہ بھی قابل صد تحسین ہوگا۔ قوم بھی پر وقار ہوگی اور ملک بھی خوشحال اور ترقی یافتہ ہوگا۔

marfat.com

عورت کا کھویا ہوا مقام

اولاد کی تعلیم وتربیت میں کمی آچکی ہے۔اس کمی کا ازالہ کرنے کے لئے ماں کو اپنا کردار ادا کرنا ہوگا، چنانچہ اگر ماں تعلیم یافتہ ہے تو اس کا فرض ہے کہ وہ اپنی تعلیم سے سب سے پہلے اپنی اولاد کو فیض یاب کرے اور اگر غیر تعلیم یافتہ ہے تو بھی اس کو اپنی اولاد کی تربیت اس انداز ے کرنی چاہئے کہ جس سے اس کے بچوں میں حصولِ علم کا شوق پیدا ہو۔ ایک ماں کو چاہئے کہ وہ اپنے بچوں کو اسلامی رنگ میں پروان چڑھائے۔مغربی تہذیب سے مرعوب ہوکر اپنے بچوں کے اخلاق وکردار کو تباہ نہ کردے۔ان کو اعلیٰ اسلامی اقدار سے روشناس کرائے اور ان کو ایسی صفات سے متصف کرے جو ایک مفید شہری اور اچھے مسلمان میں ہونی چاہئیں۔اس کے ساتھ ساتھ ایک مصروف عمل ماں کو یہ علم بھی ہونا چاہئے کہ اس کی مصروفیت کے اوقات کے دوران اس کا بچہ کن کاموں میں مشغول رہتا ہے۔

لیکن یہ سب کچھ اسی وقت ہوسکتا ہے جب خواتین خود دینی اور دنیاوی علوم سے بہرہ ور ہوں گی۔ ہمارے ملک میں تعلیم کا تناسب بہت کم ہے۔اس کی بڑی وجہ سہولیات کا نہ ہونا ہے۔اس کمی کو پورا کرنے کے لئے رضا کارانہ کام کرنا ہوگا۔یعنی پڑھی لکھی خواتین کو یہ ذمہ داری نبھانا ہوگی کہ وہ ان پڑھ خواتین کو ضروری اور بنیادی تعلیم دیں۔آج کی عورت کی سب سے بڑی جہالت یہ ہے کہ وہ اپنے اس مقام سے لاعلم ہے جو اسے اسلام نے عطا کیا ہے۔ وہ اپنے حقوق وفرائض سے بے خبر ہے۔جس کی وجہ سے مغرب سے مرعوب معاشرے میں عورت کو گمراہ کرنا آسان ہو چکا ہے۔اس کو پردے سے نفرت دلا کر عریانی و فحاشی کا نشان بنا کر رکھ دیا گیا ہے۔ پھر اس تباہ و برباد ہو جانے والی عورت ہی کو معاشرے میں بگاڑ کا سب سے بڑا سبب بھی گردانا جاتا ہے۔اس صورتحال سے نکلنے کے لئے تعلیم یافتہ اور اسلام کی روشنی سے منور قلوب واذہان رکھنے والی عورت ہی کو معاشرے میں بگاڑ کا سب

marfat.com

سے بڑا سبب بھی گردانا جاتا ہے۔ اس صورتحال سے نکلنے کے لئے تعلیم یافتہ اور اسلام کی روشنی سے منور قلوب واذہان رکھنے والی خواتین کو سرگرم عمل ہونا ہوگا۔ ان کو آج کی گم کردہ راہ عورت کو اپنا اصلی مقام پہچاننے میں مدد دینا ہوگی۔ آج کی عورت کو قرآن وسنت کی اعلیٰ تعلیم حاصل کر کے روشنی کے ان میناروں سے رہنمائی حاصل کرنا ہوگی تاکہ وہ اپنے مرتبے کو جان سکے۔ آج کی عورت کو فحاشی کے خلاف جدوجہد کرنا ہوگی۔ اسے معاشرے کو یہ بتانا ہوگا کہ وہ ایک بگڑے ہوئے معاشرے میں مزید بگاڑ کا باعث بننے کے لئے تیار نہیں ہے۔ وہ ایک اشتہار نہیں ہے بلکہ وہ باعث عزت واحترام ور باوقار ہستی ہے جس کے وجود سے تصویر کائنات میں وہ رنگ پیدا ہوئے ہیں جنہیں صدق وصفا، ایثار وقربانی، مودت و رحمت، سادگی وانکساری اور شجاعت وبلند خیالی کہا جاتا ہے۔

تاریخ ہمیں بتاتی ہے کہ عہد نبویؐ سے لے کر اسلام کے دور عروج اور اس کے بعد کے دور میں مسلمان خواتین نے وقتاً فوقتاً کئی اہم کارنامے انجام دیئے ہیں۔ چنانچہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بارے میں آپؓ کے شاگرد خاص اور بھانجے عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

''میں نے حضرت عائشہؓ سے زیادہ آیات کے شان نزول، فرائض، سنت، شعروادب، عرب کی تاریخ اور قبائل کے انساب وغیرہ اور مقدمات کے فیصلوں، حتیٰ کہ طب جاننے والا کبھی کسی کو نہیں دیکھا''۔ (بحوالہ: عورت اور اسلام، سید جلال الدین عمری)

حضرت سعیدؓ بن المسیب صاحب علم وفضل ہستی کی صاحبزادی کے بارے میں یہ واقعہ کتب تاریخ میں درج ہے کہ انہوں نے اپنی صاحبزادی کا نکاح اپنے شاگرد ابووداعہ سے کر دیا۔ شادی کے بعد دوسرے دن ابووداعہ جب حضرت سعیدؓ بن مسیب کے حلقہ درس میں شرکت کی تیاری کرنے لگے تو صاحبزادی نے کہا: تشریف رکھئے۔ سعیدؓ بن مسیب جو تعلیم دیتے ہیں وہ میں یہیں دے دوں''۔ (بحوالہ عورت اور اسلام سید جلال الدین عمری)

اس واقعہ سے جہاں ایک باپ کا اپنی بیٹی کو تعلیم وتعلم میں ماہر بنانے کا پتہ چلتا

marfat.com

ہے وہاں یہ بھی معلوم ہوا کہ قبول اسلام میں سبقت حاصل کرنے سے لے کر، استقامت، ذکر وعبادت، خیرات وانفاق، دعوت وتبلیغ، معاشرتی وسماجی خدمات اور سیاسی محاذ پر (ایک حد تک) مسلمان خواتین نے اپنا کردار ادا کیا ہے اور تاریخ کے صفحات میں اپنے کردار وعمل کے ان مٹ نقوش چھوڑے ہیں۔ آج کی عورت اگر چاہے تو ان معزز ہستیوں کے کردار کو اپنے لئے نمونہ عمل بنا سکتی ہے۔

باکمال خواتین کی لاجواب باتیں

ایک دفعہ بصرہ کے کچھ لوگ حضرت رابعہؒ بصری کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہنے لگے۔ "اے رابعہ! مردوں کو کیوں ایسے مرتبے حاصل ہوئے جو عورتوں کو کبھی نہیں مل سکے۔ کیا اس کا سبب یہ نہیں ہے کہ عورتیں ناقص العقل ہوتی ہیں، اسی لئے دو عورتوں کی گواہی ایک مرد کے برابر ہوتی ہے۔ دوسرے یہ کہ اللہ نے مرتبہ نبوت پر ہمیشہ مردوں ہی کو فائز کیا اور اس اعزاز سے عورتوں کو ہمیشہ محروم رکھا"۔

حضرت رابعہؒ نے جواب دیا بھائیو! کیا تم نے کبھی سنا ہے کہ کسی عورت نے آج تک خدائی کا دعویٰ کیا ہو۔ یہ استکبار بھی صرف مردوں ہی کے حصے میں آیا کہ انہوں نے خدائی تک کا دعویٰ کرنے سے گریز نہ کیا۔ رہی دوسری بات تو یہ درست ہے کہ اللہ نے کبھی کسی عورت کو مرتبہ نبوت پر فائز نہیں کیا مگر یہ بھی تو سوچو کے جتنے نبی، صدیق، شہید اور ولی ہوئے ہیں وہ عورتوں ہی کے بطن سے پیدا ہوئے ہیں انہی کی گود میں تربیت پائی اور پروان چڑھے۔ کیا عورتوں کا یہ مرتبہ کچھ کم ہے؟ یہ سن کر لوگ لاجواب ہوگئے۔ (بحوالہ چار سو باکمال خواتین از طالب الہاشمی)

۲۔ حضرت سعید بن مسروق رحمۃ اللہ علیہ کی اہلیہ اور تبع تابعین کے گل سرسبد حضرت امام سفیان ثوریؒ کی والدہ نیک سیرت اور صاحب علم خاتون تھیں۔ حضرت سفیانؒ کے حصول علم کی راہ میں جب والدین کی معاشی حالت رکاوٹ بننے لگی تو ام سفیانؒ کے جذبہ دینی اور ہمت مردانہ نے اس کو دور کر دیا۔ ایک دن انہوں نے حضرت سفیانؒ کو حصول علم کی

marfat.com

ترغیب دیتے ہوئے فرمایا: ''اے میرے بیٹے تم حصول علم میں مشغول رہو، میں چرخہ کات کر تمہارے اخراجات پورے کروں گی''۔

ام سفیانؒ نے بیٹے کو صرف حصول علم ہی کی ترغیب نہیں دی بلکہ ان کو نصیحت بھی کی کہ یہ علم ان کے اخلاق و کردار کو سنوارنے کا سبب ہو۔ ان کے بگاڑنے کا باعث نہ ہو۔ وہ عبادت ہو، تجارت نہ ہو ان کا بار ہو مارنہ ہو۔ چنانچہ ایک بار بڑی دلسوزی سے نصیحت کی کہ ''بیٹے جب تم دس حرف لکھ چکو تو دیکھو کہ تمہاری چال ڈھال اور حلم و وقار میں کوئی اضافہ ہوا یا نہیں۔ اگر کوئی اضافہ نہیں ہوا تو علم نے تم کو کوئی فائدہ نہیں پہنچایا''۔ (بحوالہ ایضاً)

افراد مل کر معاشرہ تشکیل پاتا ہے۔ افراد میں مرد و زن دونوں شامل ہیں۔ مرد و زن کا تعلق بطور میاں بیوی شروع سے ہی چلا آ رہا ہے۔ یہی جوڑا دیگر افراد کی تخلیق کا سبب بنتا ہے۔ اگر یہ دونوں فریق صالح ہوں گے تو ان کی ذریت صالح ہوگی الا ماشاء اللہ چند مستثنیات کے جو رب کریم نے اپنے قادر مطلق ہونے کے ثبوت کے لئے رکھی ہوئی ہیں۔ افراد کی تیاری میں بچپن کی تربیت کا بہت زیادہ دخل ہوتا ہے۔ طبائع کی ساخت میں کچھ دیگر عوامل بعد میں اثر انداز ضرور ہوتے ہیں مگر سب سے پہلی درسگاہ ماں کی گود ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ ہر بچہ فطرت سلیمہ پر پیدا ہوتا ہے اس کے والدین اس کو یہودی، نصرانی یا مجوسی بنا دیتے ہیں۔

رب ذوالجلال کا ارشاد ہے کہ ''جو صالح عورتیں ہیں وہ اطاعت شعار ہوتی ہیں اور مردوں کے پیچھے اللہ کی حفاظت و نگرانی میں ان کے حقوق کی حفاظت کرتی ہیں۔ (النساء:۳۴)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آیت کے اس حصہ کی تشریح میں ارشاد فرمایا کہ ''سب سے بہتر عورت وہ ہے کہ تو اس کی طرف دیکھے تو تجھے خوش کر دے۔ تو اسے حکم دے تو تیری اطاعت کرے اور جب تو اس کے پاس نہ ہو تو وہ تیری عدم موجودگی میں اپنی (جان و عصمت) اور (تیرے) مال کی حفاظت کرے''۔ (ابوداؤد بخاریؒ)

نیز فرمایا ''نیک بخت بیوی وہ ہے جس کا مہر سب سے زیادہ سہل (الادا) ہو اور

marfat.com

بابرکت نکاح وہ ہے جس میں دشواریوں کو آسان بنایا گیا ہو''۔(زادالمعاد حصہ چہارم ص ۱۴)

نیز فرمایا: ''دنیا ایک پونجی ہے اور اس کی بہترین پونجی نیک بخت عورت ہے''۔(مسلم)

معاذؓ بن جبل جب یمن کے گورنر تھے ان کے پاس ایک بوڑھی عورت آئی اور پوچھا کہ شوہر کا بیوی پر کیا حق ہے۔انہوں نے فرمایا ''خدا سے ڈرے اور خاوند کی اطاعت و فرمانبرداری کرے حتی کہ اگر جزام نے اس کا گوشت پھاڑ دیا ہو اور اس میں سے خون اور پیپ بہہ رہا ہو اور تم اپنا منہ اس میں لگادو تب بھی حق ادا نہ ہوگا''۔(مسند احمد)

اس سے معلوم ہوا کہ عورت کا میدان کار بحیثیت بیوی اپنے خاوند کی اطاعت (معروف میں) اور اس کے بچوں کی پرورش و تربیت ہے۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسی لئے دیندار عورت سے شادی کی ترغیب دی ہے۔کیونکہ وہ خاوند کے حقوق، بچوں کی نگہداشت اور حقوق اللہ اور حقوق العباد کی حدود سے کماحقہ واقف ہوتی ہے۔حضرت عمر فاورق اعظمؓ کا فرمان ہے۔''عورت اپنے خاوند کی اجازت کے بغیر نفلی روزے بھی نہ رکھے''۔(الفاروق ص ۲۷۰)

سورۃ الاحزاب آیت نمبر ۳۳ اور ۳۴ میں عورتوں کو حکم ہے کہ ''اپنے گھر میں ٹک کر رہو اور اگلی جاہلیت کی طرح زیب و زینت کا اظہار نہ کرتی پھرو''۔سورۃ النور اور سورۃ الاحزاب میں عورتوں کے لئے پردے کے تفصیلی احکامات موجود ہیں۔اس سے ثابت ہوا کہ عورت کا بحیثیت ماں، بہن، بیٹی اور بیوی کے دائرہ کار گھر ہے بیرون خانہ سرگرمیوں کا کوئی جواز نہیں۔عورتوں نے حضورؐ سے عرض کیا کہ ساری فضیلت تو مرد لوٹ لے گئے، وہ جہاد کرتے ہیں اور خدا کی راہ میں بڑے بڑے کام کرتے ہیں ہم کیا عمل کریں کہ ہمیں بھی مجاہدین کے برابر اجر مل سکے۔جواب میں فرمایا ''جو تم میں سے گھر میں بیٹھے گی وہ مجاہدین کے اجر کو پائے گی''۔

ام ورقہ بنت عبداللہ انصاریہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غزوہ بدر

marfat.com

میں شرکت کی اجازت مانگی کہ مریضوں کی تیمارداری کروں گی ممکن ہے کہ اس سلسلہ میں شہادت نصیب ہو حضورؐ نے فرمایا ''تم گھر میں رہو خدا تم کو وہاں شہادت نصیب فرمائے گا''۔ (سیر الصحابیات ص ۱۷۸)

اس لمبی بحث سے یہ ثابت ہوا کہ عورت کا دائرہ کار گھر ہے۔ اس کو شمع محفل بنانا فطرت کے خلاف ہے اسے چراغ خانہ ہی رہنے دیا جائے۔ حضرت عمر فاروق اعظمؓ فرمایا کرتے تھے کہ ''خدا اس شخص کا بھلا کرے جو میرے عیوب کا تحفہ مجھے بھیجے''۔ آج کل تو جو شخص ہمارے حقیقی عیوب بتاتا ہے تو ہم اس کو خوشی کے ساتھ نہیں سنتے بلکہ کہتے ہیں کہ یہ شخص ہماری ترقی یا ماڈرنائزیشن سے حسد کر رہا ہے۔ دقیانوسی ملا، بنیاد پرست وغیرہ۔

بیوی کی حیثیت سے عورت کی وفا شعاری کی مثال حضرت ھاجرہ زوجہ حضرت سیدنا ابراہیمؑ کی زندگی میں موجود ہے۔ جب وہ ان ماں بیٹے کو جنگل بیابان غیر ذی ذرع علاقہ میں چھوڑ کر پلٹے تو حضرت ہاجرہ نے پوچھا کہ آپ ہمیں کس کے سپرد کر چلے ہیں حضرتؑ نے جواب دیا کہ اللہ کے، تو حضرت ہاجرہ ایک لفظ شکایت زبان پر نہ لائیں اور اپنے عظیم خاوند کو خدا حافظ کہہ دیا۔

دوسری مثال حضرت ایوبؑ کی بیوی کی ہے جب حضرت کے جسم کا کوئی حصہ سوائے آنکھوں اور زبان کے کیڑوں سے خالی نہ رہا تو سب رشتہ دار نوکر چاکر ساتھ چھوڑ گئے حتی کہ انہیں شہر بدر کر کے جنگل میں پہنچا دیا صرف ایک بیوی جو حضرت یوسفؑ کے خاندان سے تھیں، نے ان کا ساتھ دیا یعنی اس حالت میں بھی ان کی خبر گیری کرتی رہیں۔

حضرت خدیجۃ الکبریٰؓ کی وفا شعاری تو الم نشرح ہے کہ انہوں نے اپنی تمام دھن دولت رسولؐ اللہ کے تصرف میں دے دی انہوںؐ نے ایک ایک کوڑی اسلام کی راہ میں صرف کر دی مگر وفا شعار بیوی نے اف تک نہ کی بلکہ اسلام کی سربلندی کے لئے مزید خرچ کرنے کی ترغیب دیتی رہیں۔

marfat.com

مولانا محمود الرشید حدوٹی

استاذ جامعہ اشرفیہ لاہور،

مدیر اعلیٰ ماہنامہ "آب حیات" کالم نویس روزنامہ پاکستان، ہلغار، اوصاف،

چند شاہکار تصانیف

اسلامی نظام حیات

اسلام کا معاشی نظام

اہل سنت والجماعت

ایمان کے ڈاکو

مطالعہ قرآن

بت شکن

دعوت و تبلیغ

مطالعہ اسلام

دیوار چمن سے زنداں تک

نغمہ زنداں

اسلام اور نوجوان

اسلام اور عورت

موت کا سوداگر

ملنے کا پتہ: مرکز تحقیق وتصنیف، جامعہ اشرفیہ مسلم ٹاؤن، فیروز پور روڈ، لاہور